الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعۂ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ

مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی المسمی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد اول

مشتمل بر ہشت رسایل مفصلۂ ذیل

عقاید ضروریہ	مسایل ضروریہ	صورت نماز	تجوید الحروف
دوائر التجوید	قواعد التجوید	ہدایۃ القراء	خطب

سگ آستانہ حضرت ایشان فقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر

عفی عنہ بکمال تصحیح بقالب طبع رسانید

در مطبع مفید دکن بماہ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

طبع شد

فہرست جلد اول لذات مسکین

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات پیر دستگیر منبع فیوضات مرشدی مروج طریقہ نقشبندیہ مجددیہ
ہادی شریعت خیر البشر مجدد مائۃ رابعۃ العشر سیدنا و مولانا و مرشدنا
حضرت محمد نعیم المعروف مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہم العالی المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

١٣١١ھ

جلد اوّل

سگِ ناچیز آستانۂ حضرت ایشان قلبی و روحی فداہ فقیر حقیر
مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر عفی عنہ باستفاضۂ
یاران طریقہ بکمال تصحیح و تہذیب بقالبِ طبع رسانید

در مطبع مفید دکن حیدرآباد دکن طبع شد

رسالہ عقائد ضروریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے یعنی نہیں ہے دوسرا شریک اُسکا اور وہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور وہ اللہ تعالیٰ موجود ہے یعنی ذات سے اپنی موجود ہے نہ دوسرے سے اور وہ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے یعنی وجود اُسکا واجب اور لازم ہے۔ جان اللہ تعالیٰ کے تئیں صفتیں حقیقیہ ہیں اور وہ قدیم ہیں۔ جیسا کہ حیات۔ علم۔ قدرت ارادت۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ تکوین۔ بس اللہ تعالیٰ حی ہے یعنی جیتا ہے بغیر جسم وجان کے۔ اور علیم ہے یعنی جانتا ہے بغیر وہم وخیال کے۔ اور قدیر ہے یعنی سب چیز پر قادر ہے۔ اور مرید ہے یعنی ارادہ کرنے والا ہے

تمام کام ارادے سے اُسکے ہوے اور ہوتے ہین۔ آور سمیع ہے یعنی
سُننے والا ہے بغیر کانون کے۔ آور بصیر ہے یعنی دیکھنے والا ہے بغیر
آنکھون کے۔ کوئی چیز نظر سے اُسکے پوشیدہ نہین ہے۔ آور متکلم ہے
یعنی باتین کرنے والا ہے بغیر زبان کے۔ اور مُتکوّن ہے یعنی پیدا کرنے
والا ہے تمام ممکنات کا ان صفتون کے تیئن صفات کاملہ بھی کہتے
ہین۔ جان کہ علما محققین نے صفات ثبوتیہ حقیقیہ کے تیئن لاہو
ولاغیرہ فرماے ہین یعنی یہ صفتان نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات
سواے صفات حقیقیہ کے صفات اضافیہ بے شمار ہین جیسا کہ خالقیت
رازقیت۔ احیا۔ اماتت۔ آبس اللہ تعالےٰ خالق ہے یعنی پیدا کرنیوالا
عالم کا ہے۔ آور رازق ہے یعنی رزق دینے والا تمامونکا ہے۔ آور مُحیی
ہے یعنی زندہ کرنیوالا ہے۔ اور مُمیت ہے یعنی مارنے والا ہے —
ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ جسم وجسمانی نہین ہے یعنی
تن دار نہین ہے اور جوہر نہین ہے۔ جان کہ جوہر بھی قسم سے تن کے
ہے۔ آور عرض نہین ہے یعنی سیاہ یا سفید یا مانند انکے اور کوئی صفت دار
نہین ہے۔ اور مُصوّر نہین ہے یعنی صورت دار نہین ہے۔ آور مرکب
نہین ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے جمع نہین ہے۔ آور معدود نہین ہے
یعنی مانند یک دو تین کے شمار کئے نہین جاتا ہے۔ جان کہ اللہ تعالےٰ

ایک ہے نہ ایسا ایک کہ دو تین۔ چار۔ پانچ۔ اُس ایک سے گنے جاتے
ہین۔ اور محدود نہین ہے یعنی اطراف گھیرا نہین گیا ہے۔ اور مُتناہی نہین ہے
یعنی انتہا نہین رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ لنبا چوڑا اونچا چھوٹا کشادہ تنگ
نہین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کشادہ ہے نہ ساتھ اِس کشادگی کے کہ فہم مین
ہماری آوے۔ اور گھیرا ہے ہمارے تئین نہ ایسا کہ سمجھ مین ہماری اوے
ایمان لے آتے ہین ہم کہ اللہ تعالےٰ واسع ہے اور محیط ہے اور قریب ہے
لیکن کیفیت اُنکی نہین جانتے ہین ہم۔ جان کہ اللہ تعالےٰ نہ داخل عالم ہے
نہ خارج عالم ہے نہ متصل عالم ہے نہ منفصل عالم ہے ایسا داخل اور خارج اور متصل
اور منفصل کہ قیاس مین ہمارے آوے اور یقین جان کہ ذات اللہ تعالیٰ
کی جہات سِتہ سے خالی ہے یعنی آگے پیچھے اوپر نیچے سید ہے بائین کسی
طرف تخصیص کی گئی نہین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ساتھ کسی چیز کے ملتا نہین
ہے اور کوئی چیز ساتھ اُسکے ملتی نہین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کسی شی مین
ومہستا نہین ہے اور کوئی شی بیچ اُسکی دہستی نہین ہے جیسا کہ پانی بیچ
ڈہیلے کے یا آگ بیچ پتھر کے۔ اور کوئی زمانہ شامل اللہ تعالیٰ کو نہین ہے
نہ ماضی نہ حال نہ استقبال۔ اور اللہ تعالےٰ مان اور باپ سے اور زن و
فرزند سے پاک ہے یعنی کسی نے اُسکو جنا نہین ہے اور کوئی اُس سے
جنے نہین گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کہانے پینے سے سونے جاگنے سے مبرا ہے

پس کسی طور سے غفلت کو دخل جناب باری مین نہین ہے ہمیشہ حاضر اور ناظر ہے۔ جان کہ اطلاق شی کا حضرت بیچون پر کرتے ہین نہ ایسی شے کہ بیچ ممکنات کے ہے کہ وہ حادث ہے اللہ تعالے حدوث سے منزہ ہی جان کہ اللہ تعالے بیچون و بیچگونہ اور بے شبہہ اور بے نمونہ ہے یعنی جو صفتین کہ بیچ ممکنات کے ہین اُن صفتون سے پاک اور مبرا ہے اور کوئی مانند اللہ تعالے کے نہین ہے بیچ ذات یا صفات کے اور کوئی اللہ تعالے کی مشابہت نہین رکھتا ہے اور کوئی اللہ تعالی کا مخالف اور معاند نہین ہے یعنی کسی طور سے بال برابر مقابلہ کرنے والا نہین ہے اور اللہ تعالے کسیوقت محتاج مدد کا نہین ہے اور کوئی مددگار اُسکا نہین ہے تمام اوئی مخلوق اُسکے ہین کسے طاقت کہ مدد اُسکی کرے جو صفتین کہ کمال کی ہین اللہ تعالے ان صفتون سے صفت کیا گیا ہے اور جو چیزین کہ نقصان کی ہین اللہ تعالے سے مسلوب ہین۔ جان کہ جو نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُس ذاتِ پاک کے لئے ہین وہی نام لینا اور سوائے اُنکے دوسرے نام نہ لینا اگرچہ معنی ایک ہو وین یوا دکہنا نہی نہ کہنا جیسا کہ بیچ اِس زمانہ کے بعضے عوام کہتے ہین رحیم اور رام دونون نام اُسکے ہین بیچ اِسکے کفر ہے۔

فصل بیچ بیان تقدیر کے۔ جان کہ اللہ تعالے جیسا پیدا کرنے والا

بندونکا ہے ویسا ہی پیدا کرنے والا افعال اُنہونکا ہے نیکی ہووے یا بدی تمام مقدر کیئے گئے اللہ تعالے کے ہین لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی نہین ہے ہرچند دونون ساتھ ارادے اور خواہش اُس سبحانہ کے ہین باوجود پیدا کرنے افعال کے اللہ تعالے نے بندون کے تیئن بیچ کرنے کامون کے اختیار عطا فرمایا ہے اور کسب بیچ اُسکے ثابت بندہ مختار ہے نیکی کرے یا بدی پس بسبب اِس اختیار کے نیکی پر ثواب عطا فرماتا ہے اور بدی پر عذاب وارد کرتا ہے۔ یقین جان کہ توفیق اوپر عبادت کے اور گمراہی اوپر معصیت کے اللہ تعالےٰ سے ہے۔

فصل - بیچ بیان رویت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ مومنان اللہ تعالے کے تیئن بیچ بہشت کے ساتھ طور بیچون اور بیچگونگی کے اور بے کیف و بے کیفیت بے مقابلہ بے جہت بے احاطہ دیکھین گے۔

فصل - بیچ بیان ایمان اور اعتقاد فرشتون کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نورانی ہین اور عبادت مین لاثانی ہین بال برابر خلاف حکم نہین کرتے ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین دونون حال سے پاک ہین نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین غذا اُنکی ذکر اور فرمانبرداری الٰہی ہے جل جلالہٗ اولاد اُنہون سے جاری نہین ہے فقط ارواح مجرد ہین گنتی اُنہون کی سواے اللہ تعالےٰ کے دوسرے کو معلوم نہین

ہے ایک حصہ تمام عالم ہے اور نو حصے وہ ہین یہانتک کہ ہر ایک قطرہ کے
ساتھ ایک فرشتہ مؤکل ہے۔ تمام عالم مین دخل اُنھون کو ہے اور
سوائے صورت اپنی ہر کسیکی صورت پر قادر ہین جسکی صورت چاہتے
ہین اُسکی صورت سے ظاہر ہوتے ہین۔ چار اُنھون سے مرتبہ عظیم رکھتے
ہین اور مقام نبوت سے سرفراز ہین۔ ایک جبرئیل۔ دوسرے اسرافیل
تیسرے میکائیل چوتھے عزرائیل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات
جبرئیل علیہ السلام واسطے پیغام لے آنے نبیون پر مقرر ہین۔ اسرافیل
علیہ السلام واسطے پھونکنے صور کے کھڑے ہین۔ میکائیل علیہ السلام واسطے
تقسیم کرنے رزق کے حکم کیئے گئے ہین۔ عزرائیل علیہ السلام واسطے نکالنے
جان جاندارون کے مقرر ہین۔ بعد ان چارون کے اُٹھانے والے عرش کے
ہین۔ بعد انکے ہر ایک اپنے اپنے کام پر اور مقام پر ہے۔ جان کہ رسول
بنی آدم کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات افضل ہین اوپر رسول فرشتون کے
علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور رسول فرشتون کے افضل ہین عام مسلمانونسے
اور عام مسلمان افضل ہین عام فرشتونسے اور عام فرشتے افضل ہین گنہگار مسلمانونسے

فصل ۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے

ایمان لے آ اور یقین جان کہ تمام رسولان صلوات اللہ تعالی علیہم اجمعین
بنی آدم ہین اور بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے طرف خلق اللہ کے ہین

راستہ نیکی کا بتانا اور بدی سے بچانا کام اُنہون کا ہے جو قبول کیا اُنکو
اور اُنکے راستے کو وہ بہشت مین گیا اور جو خلاف اُنکے کیا وہ دوزخ مین
پڑا اور تمام رسولان صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تمام بنی آدم سے اور
فرشتون سے افضل ہین اور معصوم ہین یعنی گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک
اور مُبرا ہین وہ جو فرماے ہین تمام حق ہے اُسمین بال برابر خلاف نہین ہے
جان کہ مرتبہ نبوت اور رسالت کا عبادت سے اور کسب سے نہین حاصل
ہوتا ہے محض فضل آلہی ہے جل جلالہٗ کوئی ریاضت سے رسول نہین
بنتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اُنھون کو معجزے عنایت فرماے ہین۔ معجزہ
اُسکے تئین کہتے ہین جو خرق عادت ساتھ دعوے نبوت کے ہووے
جیسا کہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور عیسیٰ
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے مردہ زندہ ہوتا تھا اسیطور سے
ہر ایک پیغمبر کو ایک دو معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اور نبی ہمارے محمدؐ صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تئین تمام معجزے سب نبیون کے عنایت فرماے
تہے سواے اُن معجزون کے جو آپ چاہتے تہے عنایت فرماتا تہا بلکہ ادنے
امتیون سے آپ کے [illegible] کام خلاف عادت ہوے کہ اوپر کے نبیون سے
ہوے تہے۔ جان کہ کوئی عورت یا کوئی غلام یا کوئی جھوٹا نبی نہین ہوا
سکندر ذوالقرنین اور لقمان حکیم اِن دونون کی نبوت مین اختلاف ہے۔ جو نبی

بولے اُس سے جھگڑا نہ کرکرا قرار اور انکار نبوت سے اِن دونون کے سکوت کرنا۔ اور نبوت مین حضرت خضر علیٰ نبیّنا وعلیہ السلام کے بھی اختلاف ہے لیکن قول صحیح طرف نبوت کے ہے۔ پہلے رسول دادا ہمارے حضرت آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہین اور آخر رسول یعنی ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین محبوبؐ رب العالمین نبیؐ ہمارے رسولؐ ہمارے سردارؐ ہمارے یعنی حضرت محمدؐ مصطفیٰ ہین صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بیٹے عبد اللّٰہ کے عبد اللّٰہ بیٹے عبد المطلب کے۔ عبد المطلب بیٹے ہاشم کے۔ ہاشم بیٹے عبد المناف کے۔ جان کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضے روایت مین دو لاکھ چوبیس ہزار اگرچہ پیغمبر شمار کیے جاتے ہین انحصار انھو نپر نہ کرکر مطلق تمامون پر ایمان لے آنا۔ اگر ایمان ایک پر نہ لایا گویا تمامونپر نہ لایا جان کہ بعضے اُنھون سے نبیؐ ہین اور بعضے رسول ہین رسول اور نبیؐ دونون بھیجے ہوے اللّٰہ جلّ جلالہٗ کے ہین لیکن ساتھ رسول کی کتاب اور شریعت بھی ہے اور ساتھ نبی کے نہین ہے پانچ اُن رسولون مین اولوالعزم ہین یعنی مرتبہ بڑا رکھتے ہین ایک نوحؑ۔ دوسرے ابراہیمؑ۔ تیسرے موسیٰؑ۔ چوتھے عیسیٰؑ علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ پانچوین حضرت محمدؐ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کہ سردار اُن چارون کے ہین ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین اور رحمۃ للعالمین ہین کہ بھیجے ہوئے تمام پر ہین کیا انسان اور کیا جنات

اور سبب پیدائش ممکنات کا آپ ہین کہ واسطے آپ کے اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے
تمام ممکنات کو پیدا کیا اور ربوبیت اپنی ظاہر کیا دین اور شریعت آپ
کی قیامت تک باقی رہیگی۔ بعد آپ کے کوئی رسول نہ ہوا ہے نہ قیامت تک
ہوگا۔ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ آسمان پر ہین قریب قیامت
کے واسطے مارنے دجّال لعین کے اُترینگے آپ کی شریعت پر اور دین پر
عمل کرینگے اور مانند امت آپ کے زندگانی کرینگے آپ کی اُمّت مین
داخل ہونے کا فخر کرینگے۔

فصل ۔بیچ بیان ایمان اور اعتقاد کتابان اللہ جلّ جلالہٗ کے۔
ایمان لے آ اور یقین جان کہ جو کتابان اللہ تعالےٰ نے پیغمبرون پر بھیجا ہے
وہ تمام کلام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور غیر مخلوق ہے کہ اُسمین بال برابر شبہہ
نہین ہے۔ اگر کسی نے شبہہ کیا وہ ایمان سے باہر ہوا۔ جان کہ علماؤن
نے اگرچہ شمار کتابون کا ایک سَو چار تک کئے ہین انحصار او ن پر کرکر
مطلق ایمان لے آنا شاید کہ اس گنتی سے زیادہ ہووین یا کم ہوئین۔
اُن کتابون سے چار کتابان بڑے اور مشہور ہین ایک توریت کہ
اوپر موسیٰؑ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے دوسرے زبور
کہ اوپر داؤدؑ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے تیسری انجیل
کہ اوپر عیسیٰؑ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے چوتھے قرآن

شریف کہ خلاصہ اُن تمام کتابون کا ہے کہ اوپر خلاصۂ عالم اور سردار اولادِ
آدم حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہے
جان کہ تمام کتابین بعد ذکر الٰہی جلّ جلالہٗ اور احکام شرعی کے بھرے ہوئے
تعریف مین حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے اور
آل اور اصحاب اور اُمت آپ کے ہین کہ انبیا اوپر کے علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلٰوۃ
والسّلام ذکر سے اور تعریف سے آپ کے قربِ الٰہی جلّ جلالہٗ پیدا کرتے
تھے۔ جان کہ تمام کتابونپر ایمان لے آنا۔ لیکن تابعداری احکام اُنہون
کی نہ کرنا واسطے منسوخ ہونے احکام اُنہون کے اور قرآن شریف پر
باوجود ایمان کے تابعداری تمام احکام کی فرض اور لازم ہے جسنے
تابعداری نہ کیا اُسنے ایمان قرآن شریف پر نہ لایا۔ اور ایمان لے آکہ
قرآن شریف کلام اللہ تعالے کا ہے نہ کلام پیغمبر صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ
وسلم کا نہ کلام جبرئیل علیہ السّلام کا ہے۔ معجزہ بیچ عبارت اور معانی اُسکے
یہ ہے کہ اگر تمام عالم جمع ہووین مانند چھوٹے سورے کے بنا نہ سکین
اور جان کہ حدیثِ قدسی بھی کلام اللہ تعالے کا ہے۔ لیکن فرق درمیان
مین قرآن شریف اور حدیثِ قدسی کے یہ ہے کہ قرآن شریف واسطے
سے جبرئیل علیہ السّلام کے پہنچا ہے اور حدیثِ قدسی کو واسطہ جبرئیل
علیہ السّلام کا نہین ہے۔ پس معانی اُسکے اوپر قلبِ مبارک حضرت

محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے وارد ہوئے ہین اور عبارت
اُسکی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہین۔ جان کہ بیچ اُس عبارت کے
مانند قرآن شریف کے معجزہ نہین ہے۔ جان کہ جیسا کہ حضرت محمّد رسول اللہ
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین ہین ویسا ہی قرآن شریف
ختم کتب اولین ہے کہ بعد اُسکے نہ دوسری کتاب نازل ہوئی ہے نہ
قیامت تک ہوگی۔ اور احکام اُسکے قیامت تک جاری رہین گے۔

فصل بیچ بیان اُنکا اور اعتقاد معراج شریف کے۔ ایمان لے آ
اور یقین جان کہ معراج حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وآلہ وسلم کا ساتھ جسم مبارک کے بیچ بیداری کے ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ
نے مکہ شریف مین ذات مبارک کے تئین مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک
اور مسجد اقصےٰ سے آسمان اوّل تک اور آسمان اوّل سے عرش تک
اور عرش سے مقام قَابَ قوسَین اَوْ اَدْنےٰ تک لیگیا ہے۔
جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمال
بیچون وبیچگونگی کو ان آنکھون سے دیکھے ہین اور اِس دیکھنے مین بھی
علماؤن نے اختلاف کئے ہین یعنے بعضے عدم رویت کے قایل ہین
اور جان کہ حبیب ربّ العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے
تئین باوجود خاصّہ بیشمار کے دو خاصّہ بڑے ہین۔ ایک معراج شریف

دوسرا مقام شفاعت کہ بیچ اِسکے دوسرے انبیاؤن کے تئین علیٰ نبینّا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام شرکت نہین ہے۔

فصل بیچ بیان ایمان اور اعتقاد روح کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ رُوح مانند تمام ممکنات کے نو پیدا ہے۔ قدیم نہین ہے کسی نے قدیم جانا نہایت بُرائی کیا۔ اور مذہب اہل سُنّت وجماعت کا خلاف کیا۔

فصل بیچ بیان ایمان اور اعتقاد خیریت اُمت حبیب رب العالمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جیسا حضرت **محمّد** رسول اللہ صلی اللہُ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر تمام انبیاؤن کے ہین اُمت آپکی بہتر تمام اُمتون کی ہے۔ اور صحابہ رسُول اللہ صلّے اللہُ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہتر تمام اُمت کے ہین اور بعد صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم کے تابعین اور بعد تابعین کے تبع تابعین ہین۔ جان کہ صحابی رضے اللہ تعالےٰ عنہٗ اُس ذات پاک کے تئین کہتے ہین کہ ساتھ ایمان کے صحبت سے رسُول اللہ صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشرف ہووے اگرچہ وہ صحبت ایک ساعت تھی۔ اور تابعین وہ ہین جو صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم سے ملاقات کئے اور فیض سے اُنھون کے مشرف ہوے۔ اور تبع تابعین وہ ہین جو تابعین کو دیکھے اور فرمانبردار ہے

انھون کے کیئے جیان کہ کوئی عام مؤمن سے مرتبہ اولیا رحمۃ اللہ تعالے علیہم کو نہین پہنچتا ہے۔ اور کوئی اولیاؤن سے مرتبہ صحابی رضی اللہ تعالے عنہ کو نہین پہنچتا ہے۔ اور کوئی صحابیون سے رضے اللہ تعالے عنہم مرتبہ رسولون کو نہین پہنچتا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

فصل بیچ بیان خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے اور بعد انبیاؤن کے علی نبیّنا وعلیہم السلام مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ جانشین مطلق اور خلیفہ برحق حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین سسری ہین اور بعد حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ دوسرے آنسرور صلّی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین آپ بھی سُسرے ہین اور بعد حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت عثمان ابن عفان رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ تیسرے رسول اللہ صلّی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین داماد ہین۔ اور بعد حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالے وجہہ کا ہے کہ آپ خلیفہ چوتھے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ

تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہین آپ ہی داماد ہین۔ اور یقین جان کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور جان کہ بیچ خلافت حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے باوجود اشارہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اجماع تمام صحابہؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا ہوا تھا تمامون نے بجان و دل فضیلت اور تابعداری شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبول کی جس نے اجماع سے انکار کیا وہ کافر ہوا پس مذہب اہل سنت وجماعت کا وہ ہے کہ اوپر ترتیب خلافت کے فضیلت اور محبت ہر ایک سے رکھے یعنی بعد حضرت جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے ویسے ہی محبت زیادہ رکھے اور بعد آپ کے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے محبت رکھے اگر کسی نے مرتبہ چارونکا برابر جانا یا بیچ امور دین کی محبت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دوسرے کی محبت زیادہ کیا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا اور خاصہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ باوجود تفضیل شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے محبت ختنین اور محبت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تئین جزو ایمان فرمائے ہین اور جو کہ یہ محبت نہین رکھا وہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہوا۔ یقین جان کہ صحابہ اور اہل بیت

رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں ایک دوسرے پر نثار تھے اور مانند دودھ شکر کے ملے
ہوئے تھے بال برابر آپسمیں کدورت نہین تھی عیاذاً باللہ اگر کسی ذرکدورت جانا
وہ اپنی خباثت کے تئین اُن ذاتوں پاکوں پر خیال کیا جو لڑائیاں کہ بعد حضرت
جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آپسمین ہوئے وہ واسطے حق کے
تھے نہ واسطے ہوای نفس کی لیکن فرق یہ تھا کہ ایک طرف دو ثواب ملتے تھے اور دوسری
طرف ایک ثواب ہرگز خیال اُن لڑائیوں پر نہ کر کر صاف دلی سی تمام صحابہ اور اہل
بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اعتقاد اور محبت کامل رکھنا نعوذ باللہ منہا کسی نے
ادنی صحابی سی یا اہل بیت سی بغض رکھا یقین کہ اُسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھا بس جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے
بغض رکھا وہ ایمان سی باہر ہوا اور جان کہ بوقت ذکر ہر صحابی اور اہل بیت کے رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کہنا او نیکی سی یاد کرنا جان کہ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم بشارت
دیے گئے جنت کے ہین یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے خوشخبری جنت کے پہنچائے ہین بعضوں کو خاص اور بعضوں کو عام
پس عشرہ مبشرہ مشہور واسطے اسکے ہین کہ وقت واحد مین زبان مبارک
سے نام پاک دسوںکا لیکر بشارت جنت کی فرماے ہین۔ یعنی ابوبکرؓ بیچ جنت کے
اور عمرؓ بیچ جنت کے اور عثمانؓ بیچ جنت کے اور علیؓ بیچ جنت کے اور طلحہؓ بیچ جنت کے اور زبیرؓ
بیچ جنت کے اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف بیچ جنت کے اور سعدؓ بن ابی وقاص

بیچ جنت کے۔ اور سعید بن زید بیچ جنت کے۔ اور ابوعبیدہ بن جراح بیچ جنت کے
اور یہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالی عنہم باوجود بشارت خاص کے تمام بشارات
عام مین شریک ہین۔ بعد خلفاء چہار رضے اللہ تعالی عنہم کے چھ صحابی
رضی اللہ تعالی عنہم کہ باقی عشرہ مبشرہ سے مرتبہ انھونکا ہے۔ بعد عشرہ
مبشرہ رض کے مرتبہ اہل بدر رض کا ہے۔ یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالے
عنہم کہ جنگ بدر مین شریک تھے۔ بعد اہل بدر کے مرتبہ اہل احد رض کا ہے
یعنی جو صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم کہ جنگ احد مین شریک تھے۔
بعد اہل احد کے مرتبہ اہل بیعت رضوان کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ
تعالے عنہم کہ نیچے جہاڑ کے بیعت کئے تھے مرتبہ انہونکا ہے۔ جان کہ
عام مہاجران رضے اللہ تعالے عنہم فاضل ہین عام انصار رضی اللہ
تعالے عنہم سے۔ جان کہ صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم بمقتضائے آیہ
شریفہ کے کہ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ بیچ شان پاک انھون کے
(رحم کرنیوالے آپسمین ہین)
نازل ہے آپس مین محبت اور رحم ایک دوسرے پر کرتے تھے
اور جیسا عاشق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
تھے ویسا ہی عاشق ایک دوسرے پر تھے اور جان اپنی نثار
کرتے تھے۔ اور جو لڑائیان کہ آپسمین ہوئے بہ سبب اجتہاد کے
ہوئے نہ واسطے ہوائے نفس کے نہ واسطے محبت جاہ کے

نہ واسطے ریاست کے نہ واسطے ملک کے نہ واسطے مال کے۔
جان کیبیچ ان لڑائیون کے حق طرف حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے
وجہہ کے تہا اور طرف دوسرون کے خطا تہی جبکہ وہ خطا خطاے
اجتہادی تہی سبب ایک درجہ ثواب کا تہا نہ موجب عذاب کا۔
اسی جاسے سے مقام اور مرتبہ اُن ذاتون پاکون کا دریافت
چاہئے کرنا کہ جنکی خطا پر اللہ تعالے ثواب عطا فرماتا تہا پس کسی نے اِس
خطا پر عتاب کیا یا زبان لعن اور طعن کو دراز کیا اُسنے اللہ تعالے سی
معارضہ کیا جسنے کہ اللہ تعالے سے معارضہ کیا وہ ایمان سے اپنے
ہاتھہ دہویا۔ جان کیبیچ ان لڑائیون کے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالے عنہا کہ محبوبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
کی تہین اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضے اللہ تعالے عنہا کہ عَشرَہ
مُبشّرہ سے تہے وہ تہے اور حضرت معاویہ رضے اللہ تعالے عنہ کہ
سالے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تہے اور
عادل اور فاضل تہے اور صحابہ بُجبّاؤن اور شرفاؤن رضی اللہ
تعالی عنہم سے تہے اور کاتب وحی تہے اور صاحب اجتہاد تہے وہ،
اور کتنی لڑائیان بہ سبب اِس اجتہاد کے حضرت علی مرتضے کرم اللہ
تعالی وجہہ سے کئے اگرچہ بیچ اس اجتہاد کے خطا تہی موجب ثواب کے

تھے نہ موجب عذاب کے اور حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ نے
فرمائے ہین کہ بہائیان میرے اوپر میرے باغی ہوئے ہین نہ فاسق
ہین نہ کافر ہین نعوذ باللہ منہا کسینے فاسق کہا یا کافر بولا یا زبان لعن و
طعن کو دراز کیا اُسنے خلاف حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا
کیا اور دل کو آپ کے آزردہ کیا۔ جان کہ جب دو بہائی آپسمین لڑتے
ہین اور غیر کی طرف رجوع کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ تم دونون بہائی
آپس مین ایک ہو ہمارے تئین کیا کہ ہم بیچ اسکے کہین اگر ایک کو
کچہہ کہتے ہین دوسرا خفا ہوتا ہے پس صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم
آپسمین برادر حقیقی سے زیادہ تھے کسینے ایک سے بے ادبی کیا سبکو
نارضا کیا پس سلامتی بیچ اسکے ہے کہ اپنے تئین بیچ معاملہ اِن بزرگوارون
کے دخل نہ دینا اور موافق مرتبہ ہر ایک کے تامون سے محبت کہنا
جان کہ یہ آیہ شریفہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ بیچ شانِ مُبارک
جیب خدا صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے نازل ہے اور صحابہ رض
رضے اللہ تعالیٰ عنہم اِس خُلق عظیم سے فیض پاکر مُتخلق ساتہ اخلاق
حمیدہ کے ہوکر صفاتِ ذمیمہ سے پاک اور مُبرّا ہین جسنے گمانِ بد سے
اِن پاک ذاتون مین خیال حسد او بغض اور کینہ کا کیا بس اُسنے
تاثیر سے صحبت مبارک آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے

ف۵ اور تحقیق کہ تو یا محمد البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے ۲

آنکھین اپنی ڈہانپا اور فرمائے آپنے کہ بہتر زمانون کا زمانہ میرا ہے اُسنے
بد تر زمانون کا گردانا اور صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم کہ بہتر اور سردار
خیرالامم کے ہین بد تر اِس اُمت کے بلکہ بد تر تمام امتون کے کیا
نعوذ باللہ من ذلک۔ جان کہ اولیا غوث قطب محبوب رحمۃ اللہ تعالی
علیہم کا دنی صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کے مرتبہ کو نہین پہونچتے ہین۔
صحبت سے اُنہون کے حسد اور بغض اور کینہ صاف ہو کر نفس امّارہ
مطمئنہ ہوتا ہے پس جسنے کہ ہمنشینانِ جناب حبیب رب العالمین کو
نسبت حسد اور بغض اور کینہ کی لگایا اُسنے کیا بڑی جرأت کیا اور مرتبہ
سے صاحب اُن صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے کہ سردار انبیاؤن کے
ہین صلی اللہ تعالی علی نبیّنا وعلیہم السلام مُنہہ پہیرا نعوذ باللہ من ذلک

فصل ۱۔ بیچ کیفیت یزید شدید کے۔ جان کہ یزید شدید نے کہ حضرت
امام حسین رضے اللہ تعالی عنہ کو شہید کیا ایسا بُرا کیا کہ ابتدائے زمانہ سے
یہانتک کسی نے نہین کیا اور انتہا تک کوئی نہین کریگا پس کسینے اُسے
اچہا جانا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے خارج ہوا اور اپنے تئین
یزیدیون مین داخل کیا اُسسے اور اُسکے کام کو بُرا جانکر خدا پر چہوڑنا۔ اور
لعنت اُسپر نہ کرنا۔ جان کہ لعنت نہ کرنا واسطے اسبات کے نہین ہے کہ
وہ بدبخت قابل لعنت کے نہین ہے بلکہ واسطے اِسکے ہے کہ مذہب اہل

سنت وجماعت مین کسی پر لعنت کرنے سے عبادت کرنا بہتر ہے
اگر لعنت بہتر ہوتی پہلے شیطان۔ اور نمرود۔ اور ہامان۔ اور شدادُ
اور فرعون۔ اور ابوجہل۔ اور ابولہب پر لعنت کیا کرتے پس جسے کہ
اللہ تعالے نے لعنت کیا ہماری لعنت کرنے سے کیا ہوتا ہے اور
جو کہ قابل لعنت کے نہین ہے جسکی لعنت اُسپر ہوتی ہے اسواسطے
لفظ لعنت سے پرہیز کرنا اور ہر کسیکو کہہ ندینا۔

فصل ۱۱ - بیچ فضیلت ازواج مُطہّرات رضی اللہ تعالی عنہنّ کے -

ایمان لے آ اور یقین جان کہ ازواج مُطہرات یعنی بی بیان پیغمبر صلّی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے رضی اللہ تعالی عنہنّ تمام اُمتون کی مان
ہین فضل سے اللہ تعالی کے ایسی سرفراز ہین کہ زمانے کی عورتون سے
ممتاز ہین۔ جان کہ بزرگی مین اور ثواب مین کوئی عورت اِنکے برابر
نہین ہے وہ تمام بی بیان گیارہ ہین اور بعضی روایت مین زیادہ ہین
کسی جاہل نے اِن مُطہّرات رضی اللہ تعالی عنہنّ سی بغض رکھا یا زبان
طعن کو دراز کیا بیشک اُسنے اپنے پر دروازہ لعنت کا کھولا۔ جان کہ اُن
تمام بی بیان رضی اللہ تعالے عنہن مین پہلی مرتبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے
اور بعد آپکے مرتبہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے اور بعد حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے مرتبہ باقی بی بیان جمیع ازواج مطہرات سی مین اُنہونکا ہے رضی اللہ تعالے

عَنْہنَّ۔ اور جان کہ یہ دو بی بیان حضرت حوّا اور حضرت آسیہ اور حضرت مریم۔ رضے اللہ تعالیٰ عنہن سے فاضل ہین اور بعد ازواج مطہراتؓ کے جو بی بیان کہ صحابیات ہین افضل ہین اوپر غیر صحابیات کے رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ جان کہ اولاد اور آل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئین جان سے زیادہ عزیز رکھنا اور دریاے محبت مین ڈوبے رہنا زیور ایمان اور زینت اسلام ہے۔ یقین جان کہ فضیلت کو اولاد بنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نہین پہنچتا ہے جیسا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْفَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یعنی فاطمہ گوشت کا ٹکڑا میرا ہے رضے اللہ تعالےٰ عنہا اِس بزرگی مین دوسرے کو دخل نہین ہے۔ اور فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہ زہرا سردار ہین بی بیان جنت کی اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سردار ہین جوانان جنت کے جان کہ حضرت جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیچ غنیۃ الطالبین کے حضرت عایشہ صدیقہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا کے تئین اوپر فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالیٰ عنہا کے بزرگی دیئے ہین اور اکثر علماے اہل سنت و جماعت اوپر اسبات کے ہین کہ بعضے خصلتون مین حضرت عایشہ صدّیقہ رضے اللہ تعالےٰ عنہا افضل ہین اوپر فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالیٰ عنہا کی

اور بعضے خصلتون مین حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا افضل ہین اوپر
عایشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا کے۔ جان کہ اولاد مبارک حضرت
سیّد المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے آٹھہ ہین چہار صاحبزادے
اور چہار صاحبزادیان رضے اللہ تعالے عنہم ایک حضرت قاسم دوسرے
حضرت عبد اللہ تیسرے حضرت ابراہیم چوتھے حضرت طیب رضی اللہ
تعالی عنہم اور طاہر لقب حضرت عبد اللہ کا ہے۔ اور چہار صاحبزادیون سے
ایک حضرت زینب دوسرے حضرت رقیہ۔ تیسرے حضرت ام کلثوم
چوتھے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالے عنہن۔ جانکہ حضرت ابراہیم
رضے اللہ تعالے عنہ ماریہ بنت شمعون قبطی رضی اللہ تعالے عنہا سے
تھے۔ اور باقی تمام حضرت خدیجۃ الکبرے رضے اللہ تعالی عنہا سے

فصل ۱۲ ۔ بیچ ترتیب بزرگی اولاد چہار یار رضے اللہ تعالے عنہم کے۔
جان کہ اوپر قول اصح کے بزرگی اولاد چہار یار رضے اللہ تعالے عنہم
کی موافق ترتیب بزرگی اُنھون کے ہے۔ یعنی جیسا بزرگی حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کو اوپر باقی صحابہ رضے اللہ تعالے
عنہم کے ہے ویسا ہی اولاد آپ کی بزرگ ہین اولاد سے تمامون
کے اور بعد اولاد حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کے بزرگی
اولاد کو حضرت عمر بن خطاب رضے اللہ تعالے عنہ کے ہے۔ اور بعد

اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے ہے اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ہے جو اولاد کہ سوائے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے تھے اسواسطے کہ اولاد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی بزرگی اولاد پر تماموں کے ہے اور اوپر قول دوسرے کے
بزرگی علم اور تقویٰ پر ہے یعنی جسکا تقویٰ اور علم زیادہ اسکی بزرگی زیادہ۔

فصل ۱۳ - بیچ پہچاننے چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔
جان کہ چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے بارہ تھے
اور ساتھ قول بعضوں کے دس تھے۔ انمیں سے حضرت امیر حمزہ رضی اور
حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہما مشرف ایمان سے ہو کر اصحاب جلیل
الشان ہوئے۔ اور ابوطالب جو باپ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالے
عنہ کے تھے اور ابولہب ان دونوں نے زمانہ اسلام کا پایا لیکن مسلمان
نہیں ہوئے باقی چھہ چچا آگے دعوت کے اوپر دین و ملت اپنی کے مرے

فصل ۱۴ - بیچ ایمان اور اعتقاد رویت اللہ تعالے کے۔ ایمان لا
اور یقین جان کہ دیکھنا اللہ تعالے کے تئیں بیچ آخرت کے ان آنکھوں سے
بے جہت اور بے مقابلہ اور بے کیف و کیفیت ہے۔ اہل سنت و جماعت
کسینے بیچ اسکے اختلاف نہیں کیا انکار کرنے سے رویت کے کافر ہوتا ہے

جان کہ بیچ دنیا کے شب معراج مین ان آنکھون سے بغیر حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہین دیکھا ہے اور کوئی نہین دیکھنے کا بس کسینے باوجود اختلاف ہونے بیچ دیکھنے حبیب رب العالمین صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا مین ان آنکھون سے دیکھنے کا دعوے کیا وہ اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا بلکہ زندیق ہوا اور جان کہ دیکھنا اللہ تعالےٰ کا اس دنیا مین ساتہ چشم باطن کے اوپر صفت بیچون وبیچگونگی کے جائز ہے۔ اور بیچ دیکھنے خواب کے اختلاف ہے لیکن اکثر مشایخ اوپر جواز رویت کے ہین۔ اور دیکھنا اللہ تعالےٰ کا بیچ بہشت کے اوپر مرد اور عورت کے عام ہے جیسا کہ اخص خواص کے تئین دولت رویت صبح وشام ہوگی اور بعضون کے تئین روز جمعہ مین اور تمامون کے تئین روز عیدین مین میسّر ہوگی اور بعضے علما کہتے ہین کہ دولت رویت خاص واسطے مردون کے ہے نہ واسطے عورتون کے اور بیچ رویت فرشتون کے اختلاف ہے اکثر علما فرماتے ہین کہ دیدار اللہ تعالےٰ کا فرشتون کو میسّر نہین ہونیکا اور بعضے علما کہتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کے تئین ایک مرتبہ میسّر ہوگا اور جان کہ جنات جو کافر ہین ساتہ کافرون کے

بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہینگے۔ اور جو جن کہ مسلمان ہین موافق قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے سوائے بہشت کے مکان دوسرے مین رہینگے۔ اور موافق قول صاحبین رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے بیچ جنت کے رہینگے۔ لیکن دیدار سے اللہ تعالے کے محروم رہینگے۔

فصل ۱۵ ۔ جان کہ شیعہ کہتے ہین کوئی پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام کافر سے پیدا نہین ہوئے۔ اور کوئی بیٹا پیغمبر کا کافر نہین ہوا۔ یہ قول غلط محض ہے اسواسطے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام فرزند آذر بت تراش کے تھے اور نوح علی نبینا وعلیہ السلام کا بیٹا کافر تھا۔ اور یقین جان کہ تمام رسولان نسب پاک سے ہین کوئی کافر سے جنے گئے ہین بیچ پاکی اُنہون کے شبہہ نہین ہے واسطے جائز ہونے نکاح بیچ کفر کے۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم حج وداع کو تشریف فرما ہوئے قبر والدین پر رونق افزا ہوکر دُعا اور التجا جناب باری مین کئے۔ اللہ تعالے نے اُن برگزیدہ جہان کے تئین قبر مین زندہ کیا اور وہ دونون ذات مبارک ایمان سے مشرف ہوئے۔ یہ خاصہ والدین جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

فصل ۱۶ بیچ بیان خرق عادت کے۔ جان کہ خرق عادت انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام سے ظاہر ہوئے اُسے معجزہ کہتے

ہین اور اولیا سے یعنی دوستان خدا سے ظاہر ہووے اُسے
کرامت کہتے ہین اور وہ کرامت حقیقت مین معجزہ اُس نبی کا ہے کہ
وہ ولی جسکی اُمت مین ہے اور عام مسلمان مرد صالح سے ظاہر
ہووے اُسے معونت کہتے ہین اور کافر یا فاسق فاجر سے ظاہر
ہووے اُسے مکر اور استدراج کہتے ہین اور جو چیز کہ سحر سے یا طلسمات
سے ظاہر ہووے اُسے خرق عادت نہین کہتے ہین اور انبیا علی
نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام سے اگر نبی ہونیکے ظاہر ہووے اُسے ارہاص
کہتے ہین جو کہ معجزہ سے انکار کیا اُس سے اللہ تعالےٰ بیزار ہوا اور
جو کرامت کا انکار کیا وہ راہ صواب کو چھوڑا اور راہ خطا اختیار کیا

فصل ۔ بیچ بیان امام کے ۔ جان کہ تابعداری امام اپنے کی بیچ
ہر زمانے کے اُوپر خلق اللہ کے لازم ہے ۔ امام وہ ہے کہ جو مرد مومن
اور عاقل ہووے اور بالغ ہووے اور آزاد ہووے اور ساتھ زہد
و تقوے کے معمور ہووے اور اکثر احکام شریعت پر قادر ہووے
صاحب عدل ہووے اور صاحب سیاست ہووے اور اوپر
امامت اُسکے چالیس آدمی پرہیزگار متفق ہو کر بیعت کرین اور
گردن اپنی تابعداری مین اُسکے رکھین پس وہ امام برحق ہے
اتفاقاً امام سے کوئی فسق ظاہر ہووے اور زہد مین اُسکے فتور واقع

ہووے مرتبۂ امامت سے معزول نہین ہوتا ہے جان کہ شیعہ
کہتے ہین کہ امام معصوم ہووے اور اہل زمانہ سے افضل ہووے
یہ قول غلط ہے کہ معصوم سوائے پیغمبرون علیہم السلام کے دوسرا
نہین ہے پس جس سے کہ موافق شریعت کے اہل زمانہ کے
کام نکلین وہ قابل امامت کے ہے کیا ضرور کہ اہل زمانہ سے
افضل ہووے اور شیعہ کہتے ہین کہ امام مہدی رضے اللہ تعالےٰ
عنہ واسطے خوف دشمنون کے چھپے ہوئے ہین یہ بات شان سے
امام کے دُور ہے اور قول شیعون کا غلط ہے جان کہ وقت ظہور
اُنہون کے اللہ تعالےٰ بنی فاطمہ رضے اللہ تعالےٰ عنہا سے پیدا
کریگا اور وہ امام برحق ہین اور دشمنان دین پر غالب ہین اور
دوسرے قوم جاہل کہ جنکو غیر مہدی کہتے ہین ایک فقیر کے تئین
جونپور مین امام مہدی سمجھکر مرتبہ کو اُسکے برابر مرتبہ حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا کر ایمان
سے اپنے ہاتہ دہوئے ہین نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد۔

فصل ۸ ۔ بیچ بیان ایمان کے۔ جان کہ ایمان وہ ہے کہ اللہ تعالےٰ
کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی رسالت
دِل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بعد اُسکے جو چیزین

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے سے
خلق اللہ کو پہنچائے ہین اور آپ فرمائے ہین اُسے دل سے
یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بس ایمان جب یقین دل
ہوا وہ کسی چیز سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے لیکن عمل صالح
سے زیب و زینت اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے کوئی ایمان
سے سوال کرے اور پوچھے کہ تم مسلمان ہو جواب دینا الحمد للہ
کہ ہم مسلمان ہین یقیناً نہ آنکہ انشاء اللہ تعالے بولنا۔

فصل ۱۹ - بیچ بیان اعتقاد متفرقہ کے۔ جان کہ کرامات اولیا
رحمۃ اللہ تعالے علیہم کے بیچ دنیا کے حق ہین یعنی دوستان الٰہی
جل جلالہ سے خرق عادات ہوتے ہین ایمان لے آ اور یقین
جان کہ اللہ تعالے دعا اپنے بندون کی قبول کرتا ہے اور حاجتین
اُنھون کی دنیوی اور اخروی برلاتا ہے لیکن بدلہ کافرون
کی دعا کا دنیا مین ہے نہ آخرت مین جان کہ دعا سے اور
خیرات سے اور پڑھنے سے کلام شریف کے اور درود شریف
کے بخشنے سے مُردون کو ثواب اور فائدہ پہنچتا ہے اور ارواح
اُنکے خوش ہوتے ہین اور دعا دیتے ہین اور مدد کرتے ہین
اور عنایت اللہ تعالے کی یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے کا کم نہ

بی بی زینب کے تئین جو عورت زید کی تھی اور زید پالے ہوے فرزند
پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہانتک کہ اُنکو زید بن
محمد پکارتے تھے بعد طلاق دینے زید کے نکاح انکا پیغمبر صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وسلم سے اوپر آسمان کے کیا اور جبرئیل علیہ السلام گواہ تھے
رکھا جان کہ مفتریان سُست مذہب کہتے ہین کہ جب نظر رغبت پیغمبر
صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اوپر زینب کے پڑی زید سے
طلاق ہوئی اسی طور سے کہ نظر مبارک جس عورت پر پڑتی تہی اور
شوہر اُسکے حرام ہوتی تہی یہ افترا محض ہے اوپر اِسکے اعتقاد پکا
کرنا اور ایمان کو ہاتہ سے نہ کھونا جان کہ جو لڑکی یا لڑکے کافرون
کے مرتے ہین بعضے علما فرماتے ہین کہ بیچ بہشت کے خدمت مین
مسلمانون کے رہین گے اور بعضے فرماتے ہین کہ ساتہ مان اور باپ
اپنے بیچ دوزخ کے رہین گے لیکن قوت قول اوّل کو ہے یقین جان
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے مسح موزیکا بیچ سفر کے تین دن
اور تین رات ہین اور بیچ حضر کے یعنی بیچ گھر کے ایک دن اور
ایک رات ہے جان کہ جسکی زندگی تمام ہوتی ہے اللہ تعالی بیماری
وغیرہ کا سرانجام کرتا ہے اور مارتا ہے اُنہین سرانجام مین ایک
قتل ہے کہ سواے موت آنے کے کوئی کسیکو قتل نہین کرتا ہے

تعظیم دونون قبلون کی کرنا ایک بیت المقدس کہ قبلہ تمام انبیائون
ما تقدم کا ہے علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام دوسرا کعبۃ اللہ
کہ قبلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا
ہے نماز اوپر ہر جنازے کی پڑہنا صالح نیک کردار ہو یا گنہگا
بداطوار جان کہ ایمان درمیان مین خوف ورجا کے ہے
یعنی اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈرتے رہنا رحم وکرم سے
اُسکے اُمید وار ہونا نہ آنکہ ایک طرف ہوجانا اور جان کہ خلافت
سیدالمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی تیس برس تہی
اور وہ تیس برس حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
وقت مین تمام ہوے بعد تیس برس کے بادشاہت اور امامت
تہی جان کہ مجتہد سے بیچ امور اجتہاد اُسکے کبہی صواب ہوتا ہی
اور کبہی خطا لیکن اللہ تعالےٰ خطا پر ایک ثواب اور صواب پر
دو ثواب بعضے کہتے ہین کہ دس ثواب عطا فرماتا ہے جانکہ کوئی
کام اللہ تعالےٰ پر واجب ولازم نہین ہے لیکن تمام وعدے
اور وعید اُسکے حق ہین اور ایمان مقلد کا معتبر ہے بیچ مسلمانی اُسکی
کچہہ شبہہ نہین ہے اور ایمان وقت یاس مین مقبول نہین ہی
یعنی وقت نظر آنے عذاب آخرت کے ایمان لانا قبول نہین

ہے کوئی نشہ مین ہو کافر کہنا اگرچہ اُس سے کلام کفر صادر ہووے
اور حقیقت ہر شی کی ثابت ہے اور یقین جیسا کہ آگ کی حقیقت گرم
ہے اور جلا دیتا ہے اور پانی کی حقیقت سرد ہے اور ڈبا دیتا ہے یہ
حقیقت نہ وہم سے کم ہوتی ہے اور نہ خیال سے نہ اعتقاد سے بدلتی
ہے جیسا کہ آگ کو سرد تصور کرنے سے سرد نہین ہوتی ہے اور
جلانا موقوف نہین کرتی ہے اسیطور سے ہر ایک چیز کی حقیقت
حق ہے جان کہ کوئی زاہد صالح متقی کے تئین یقیناً بہشتی نہ جاننا
اور کوئی گنہگار بدبخت کے تئین یقیناً دوزخی نہ کہنا واسطے مُبہم
ہونے خاتمہ کے اور نہ معلوم ہونے تقدیر کے جان کہ تمام چیزین کہ
اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے وہ تمام رزق ہے لیکن بعضون کو حلال
کیا ہے اور بعضون کو حرام کیا حلال سے راضی ہے اور حرام سے
راضی نہین ہے نہ آنکہ حلال رزق ہے اور حرام رزق نہین ہے
یقین جان کہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کے سوائے سب چیزین
حادث اور مخلوق یعنی نئی پیدا کیئے گئے ہین قدیم نہین ہین آخر
سب فنا ہوینگے نیک وہ چیز ہے جسے شرع نے نیک کہی اور بد
وہ چیز ہے جسے شرع نے بد بولی یہان رسم اور عقل کا دخل نہین ہے
اہل قبلہ کے تئین کافر نہ بولنا یعنی جو لوگ کہ منھ طرف قبلہ کے کر کے

نماز پڑہتے ہین اگر انسے فروع دین مین خطا واقع ہووے اطلاق کفر کا نہ کرنا۔

فصل ۲۰ بیچ بیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے۔ ایمان لے آاور یقین جان کہ آدمی بسبب گناہ کبیرہ کے یا صغیرہ کے کافر نہین ہوتا ہے لیکن لایق عذاب کے ہوتا ہے پس اللہ تعالے مختار ہے توبہ کرنے سے بخشنے یا بغیر توبہ کے بخشنے یا موافق اُن دونون کے عذاب کرے جان کہ سواے کافرون کے اور مشرکون کے بیچ دوزخ کے کوئی ہمیشہ نہین رہنے کا اور کسی طور سے انکو نجات دوزخ سے نہین ہونے کی اور گنہگار مسلمان بیچ دوزخ کے موافق گنہ کے عذاب دیکہکر وہان سے نکلکر بیچ بہشت کے داخل ہوگا اور ہمیشہ بیچ اسکے رہیگا لازم ہے ہر مسلمان کو گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے بچے اور نہایت پرہیز کرے۔ گناہ کبیرہ یہ ہین اللہ تعالی کی رحمت سے نا اُمّید ہونا اور غضب سے اُسکے بیفکر ہونا عورت پرہیز گار کو تہمت زنا کی کرنا جہوٹی قسم کہانا اور سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کہانا شہادت جہوٹی بہرنا سچی شہادت چہپانا کسی پر جادو کرنا۔ یا جادو کروانا یتیم کا مال کہانا۔ سود کہانا۔ سود کی پیسہ

لینا۔ شراب پینا۔ تمام نشہ کی چیزین کرنا۔ چوری کرنا۔ خون ناحق کرنا۔ پرائی عورت سے زنا کرنا۔ لڑکے سے برا کام کرنا۔ لڑائی سے کافرون کی بہاگنا اگرچہ مسلمانون سے چند ہووین۔ مان باپ کوایذا دینا۔ بیچ حرم مکہ کے جو چیزان کہ منع ہین کرنا۔ گوشت سور کا کہانا۔ جہوٹ بولنا۔ روزے ماہ رمضان کے بغیر عذر شرعی کے کہانا۔ نماز نہ کرنا۔ نماز بیوقت پڑہنا۔ زکوۃ مال کی ندینا۔ بہائی بہن اور جواہل قرابت ہین اپنے بغیر عذر شرعی کے قرابت ترک کرنا۔ مسلمانون سے ناحق جنگ کرنا۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کی شان مین بد بولنا۔ رشوت کہانا۔ چغلی نزدیک بادشاہ اور امیر کے کہانا۔ باوجود قدرت کے امر معروف نہی منکر نہ کرنا۔ جاندار کو آگ مین جلانا۔ عورت بیفرمانی مرد کی کرنا مرد اوپر عورت کے ظلم کرنا۔ بیچ ماپ کے اور تول کے کمی کرنا درمیان مین مرد اور عورت کے جدائی اور لڑائی ڈالنا۔ علمائے دین کی اہانت کرنا کسی پر ظلم کرنا۔ کسیکو پیچہے بدی سے یاد کرنا۔ کسی کے حق مین گمان بد کرنا۔ آپنے تیئن غیرون سے اچہا جاننا۔ کسی سے وعدہ کر کے وفا نہ کرنا۔ غیر عورت کو

نظر بد سے دیکھنا۔ امانت مین خیانت کرنا۔ قصداً خدائتعالےٰ کا
فرض ترک کرنا۔ قرآن شریف پڑھکے بھولجانا۔ بتون کے نام کا
کھانا کھانا۔ تہوار مین کافرون کے اور جترا مین بتون کے جانا
سوائے خدائتعالےٰ کے دوسرے کو سجدہ کرنا۔ قرآن شریف کی
مجلس مین دوسرے کام مین مشغول ہونا۔ جماعت ہمیشہ ترک
کرنا۔ مسلمانون کو کافر کہنا۔ گلہ کسی کا سُننا۔ ظالمون کی خوشامد
کرنا۔ قضیۂ ناحق پر فیصلہ کرنا۔ مول چکا کر زبردستی کم دینا۔ جورو
باندی سے حیض و نفاس کی حالت مین صحبت کرنا۔ اناج کی گرانی
سے خوش ہونا۔ نامحرم عورت کے پاس اکیلے بیٹھنا۔ جانورون
سے جماع کرنا۔ رسم کافرون کی پسند کرنا۔ نجومی اور برہمن کی
باتون کو سچا جاننا۔ دعوے اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا۔ مُردے
پر پیٹنا پکار کے رونا۔ کھانے کو بُرا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجون
سے سُننا۔ عبادت لوگون کے بتانے کو کرنا۔ بے اجازت گھر مین
کسی کے چلے جانا۔ کسیکو مسخرگی سے بیحرمت کرنا۔ شطرنج اور چوسر
اور جوا کھیلنا۔ دو طرف سے شرط باندھنا۔ سیندہی شراب بیچنے والا
اور ناچنے گانے والا۔ سود کھانے والا۔ کہ سوائے اسکے دوسرا حیلہ
نہین کرتا ہے۔ اسکے گھر کا کھانا کھانا۔ سوائے اسکے گناہ کبیرہ

بہت ہین۔ اللہ تعالے سب سے مسلمانون کو بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکھے۔ جان کہ سوائے گناہ کبیرہ کے گناہ صغیرہ بے شمار ہین۔ یعنی کبیرہ سے چھوٹے۔ اور جو گناہ صغیرہ ہمیشہ کرے وہ کبیرہ ہوتا ہے۔

فصل ۲۱ ۔ بیچ بیان افعال و اقوال کے کہ آدمی اُس سے کافر ہوتا ہے

یقین جان کہ بندۂ مسلمان بعضے کامون سے اور باتون سے کافر ہوتا ہے اور مسلمانی سے باہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالے تمام مسلمانون کو انہون سے بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکھے اللہ تعالے کا شریک کرنا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرنا یہانتک کہ چادر مبارک کو آپ کے اہانت سے میلی بولنا۔ موے مبارک کو اہانت سے بال کہنا یا کوئی ایک پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام سے پھر جانا۔ فرشتون سے اللہ تعالے کے عداوت رکھنا۔ کتابون سے اللہ تعالے کے منکر ہونا۔ دِن قیامت کے تئین باور نا جاننا اور سوائے اِسکے جو باتین کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی پہنچی ہین اُنکو یقین نا جاننا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا اور اُسکے خوف سے بیفکر ہونا۔ کلمۂ کفر اعتقاد یا غیر اعتقاد سے بولنا۔ کاہن کی باتون کو جو غیب کی بات بولتے ہین

انکو یقین جاننا۔ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو اُسکے تئین ہلکا جاننا۔ جو چیزین
کہ لایق اللہ تعالے کو نہین ہین اُن چیزون سے تعریف کرنا۔ اور
اللہ تعالے کے نام کی مسخر گی کرنا۔ یا امر و نہی کو اُسکے مسخر گی
کرنا۔ وعدہ اور وعید سے اللہ تعالے کے منکر ہونا۔ نجومی کی
باتون کو یقین جاننا۔ اور غیب کی باتین کرنا۔ کہ علم غیب سوا ے
اللہ تعالے کے دوسرے کو نہین ہے۔ لیکن اللہ تعالے اپنی
عنایت سے نبیؐ کو وحی سے۔ اور ولی کو الہام سے علم غیب
عنایت فرماتا ہے۔ سواے اِنکے دوسرے کو لازم نہین ہے
کہ باتین غیب کی بولے۔ اور شرع نے جسے حلال کہے اُسے حرام
جاننا۔ اور جسے حرام بولی اُسے حلال جاننا۔ اور کسی حرام چیز کی
آرزو کرنا کہ کاشکے حلال ہوتی۔ یا حلال چیز کی آرزو کرنا کہ کاشکے
حرام ہوتی۔ یا کسی سے کفر ثابت ہوا اور پر اُسکے خندہ کرنا یا کسیکو
سات کفر کہنے کے رضا دینا۔ اور نماز بغیر طہارت کے پڑھنا۔ یا
قصداً قبلہ سے منھہ پھیر کر نماز پڑھنا۔ یا حرام کام کو بسم اللہ سے
شروع کرنا یا شریعت کی مسخر گی یا اہانت کرنا۔ جان کہ سواے اِسکے
کفر کی باتین بہت ہین کہ بیچ اِس مختصر کے گنجایش نہین ہے۔
اللہ تعالے ان سب سے تصدق سے رسول اللہ صلی اللہ تعالے

علیہ وآلہ وسلم کے محفوظ رکھے۔

فصل ۲۲ بیچ بیان کراماً کاتبین کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہین کہ نیکی اور بدی آدمی کی لکھتے ہین۔ نیکی سیدہی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدی بائین طرف کا فرشتہ لکھتا ہے۔ اور بعضے علما فرماتے ہین کہ دو فرشتے صبح سے شام تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔ اور دوسرے دو شام سے صبح تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔

فصل ۲۳ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد مرنے کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ نے جسے پیدا کیا ہے اور روح بدن مین اسکے ہونگا ہے آدمی ہو یا فرشتہ ہو یا جن ہو یا وحش ہو یا طیور ہو سب کو مرنا ہے اور اِس دنیا سے جانا ہے۔ اور یقین جان کہ بعد مرنے کے قبر مین زندہ ہونا ہے بیچ اسکے سوال و جواب ہے اور ثواب و عذاب ہے یعنی دو فرشتے ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر۔ سیاہ رنگ ازرق چشم۔ ساتہ صورت وہشت ناک کے بیچ قبر کے آوینگے اور تین سوال کرینگے۔ ایک مَنْ رَّبُّكَ یعنی کونسا ہے رب تیرا۔ دوسرا مَنْ نَبِیُّكَ یعنی کونسا ہے نبی تیرا۔ تیسرا مَا دِیْنُكَ یعنی کونسا ہے

دین تیرا پس جو ایمان سے مرا ہے فضل سے اللہ تعالے کے جواب دیگا کہ رب میرا اللہ تعالے ہے اور نبی میرے حضرت محمد ﷺ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہین اور دین میرا اسلام ہے۔ بعد اُس جواب باصواب کے وہ فرشتے کہینگے کہ تو مانند دلہن کے خوش اور خرّم سو رہو۔ قبر اُسکی کشادہ ہوویگی۔ ایک دریچہ بہشت سے کہلیگا۔ اور جو بے ایمان مرا ہے اُس سے جواب نہین بن پڑیگا پس قبر اُسکی تنگی کریگی یہانتک کہ پسلیان اُسکی اِدہر سے اُدہر نکلین گی اور گرز آتشین سے مارینگے دریچہ ایک دوزخ سے کہلیگا پس قیامت تک اسیطور سے عذاب رہیگا۔ جان کہ جو گنہگار مومن کہ بیچ دن جمعہ کے یا رات جمعہ کے دفن ہوویگا قیامت تک اُسی عذاب قبر نہین ہونیکا۔ جان کہ سوال و جواب ثواب و عذاب منحصر قبر مین نہین ہے۔ کسیکو شیر کہاوے۔ یا جلجاوے۔ یا ڈوب جاوے قدرت سے اللہ تعالے کے سب جانے سوال و جواب ثواب و عذاب

فصل ۲۴ بیچ بیان نشانیان قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دن قیامت کا آنیوالا ہے۔ یعنی جو ذی روح کہ دنیا مین مرے ہین اُسدن سب زندہ ہووینگے اور اپنے اپنے جسم سے اُٹھینگے کسی نے قیامت سے انکار کیا وہ کافر ہوا۔ اور جو نشانیان قیامت کی

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے ہین وہ تمام حق ہین کہ اُسمین بال برابر شبہ نہین ہے۔ ایک نشانی پیدا ہونا امام مہدی رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے اور وہ امام اولاد سے سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضے اللہ تعالے عنہا کے ہوونگے اور نام آپکا محمد اور نام باپ کا عبد اللہ ہوویگا۔ بلند بینی کشادہ پیشانی۔ ہوونگے ابر سر پر سایہ کریگا فرشتہ ابر مین سے پکاریگا۔ یہ مہدی ولی اللہ ہین۔ امام آخر الزمان ہین۔ اطاعت اِنہون کی کرو۔ جہان کو ظلم سے پاک کرینگے۔ بچھونا عدل و انصاف کا بچھاوینگے۔ مسلمانون کو نعمت ظاہری و باطنی سے سرفراز فرماوینگے۔ اور باغ دین کو تروتازہ کرینگے۔ دوسری نشانی قیامت کی ظاہر ہونا دجال کا ہے اور وہ دجال بنی آدم سے ہے جزیرہ دریا مین قید ہے اور کافرون سے ہے۔ یہانتک کہ دعوے خدائیکا کریگا۔ پیشانی مین اُسکے۔ کاف۔ فے۔ رے۔ لکھا ہوگا ایک آنکھ مین انگور کے مانند اونچا ہوگا۔ دوسری آنکھ سے دیکھیگا۔ واسطے آزمایش خلق اللہ کے اللہ تعالے اُسکے تئین استدراج دیگا۔ یعنی قدرت بڑی عنایت فرماویگا۔ بسبب اُس قدرت کے خلق اللہ کو گمراہ کریگا۔ آگے نکلنے اُسکے تین برس کی

نشانی ۱ قیامت کی

نشانی ۲ قیامت کی

بارش کی ہو گی۔ قحط پڑیگا۔ جب باہر آویگا کہیگا۔ کہ مین خدا ہون۔
پس جو شہر والے یا گانون والے اقرار اُس کمبخت کی خدائیگا کرینگے
اور خدائے بیچون سے پہرینگے۔ اُس شہر پر اور گانون پر کہیگا۔ کہ
پانی برسو۔ پانی برسیگا۔ زمین کو کہیگا کہ نعمتان اپنے باہر لا۔ زمین
طرح طرح کے میوے باہر لائیگی۔ گائے بکریان کو کہیگا کہ دُودہ
زیادہ دیو وہ دودہ زیادہ دینگے۔ اور جو شہر والے یا گانون
والے کہین گے کہ تو دجال ہے کہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے تیرے سے خبر فرمائے تہے تو وہی شیطان ہے
ہمارا اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ اور نبی ہمارے حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم ہین۔ پس اُس شہر پر
اور گانون پر کہ جسمین دوستان الٰہی ہووینگے کہیگا پانی نہ برسے
پانی نہ برسیگا۔ قحط زیادہ ہوئیگا۔ وہان کی زمین کو کہیگا کہ نعمتین اپنی
باہر مت لا زمین میوے نہین دینگی۔ اور گائے بہینس کو کہیگا
کہ دُودہ مت دیو۔ وہ دودہ نہین دینگے۔ چند روز کی تکلیف
اُنہو پر ہووے گی آخرت مین ثواب اسکی بہت سی ملیگی۔ اور کہیگا
کہ تمہارے مان اور باپ جو مر گئے ہین زندہ ہو کر میری خدائیگا اقرار
کرین۔ جب تم یقین کرو گے۔ پس اسیوقت شیاطین سامنے حضرت

مان اور باپ اُن لوگون کے ظاہر ہو کر اُسکی خدائیکا اقرار کرینگے بعضے نادان اِس بات سے دام مین اُسکے آوینگے۔ اور بعضے ایمانداروں کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک طرف اُسکے باغ اور پانی ہوگا۔ اُسے بہشت کہیگا۔ وہ حقیقت مین دوزخ ہے۔ دوسری طرف اگ ہوگی اُسے دوزخ کہیگا وہ حقیقت مین بہشت ہے جسنے اُسکی خدائیکا اقرار کیا اُسے اپنی بہشت مین ڈالیگا۔ اور جسنے انکار کیا اُسے اپنی دوزخ مین ڈالیگا۔ اِسیطور سے تمام جہان چالیس روز مین۔ روایت دوسری مین چالیس برس مین خراب کریگا۔ لیکن مدینہ منوّرہ اور کعبۃ اللہ مین دخل اُسکا نہین ہوئیگا۔ اللہ تعالےٰ شر سے اُسکے مسلمانون کو بچاوے۔ اور حفاظت مین اپنے رکھے۔ تیسری نشانی قیامت کی اُترنا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا ہے۔ یعنی بیچ وقت فتنۂ دجّال کے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانون کو واسطے مقابلہ اُسکے تیار کرینگے۔ اور مسلمان مقابلہ سے اُسکے ہراسان ہووینگے۔ اُسی عرصہ مین حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام آسمان سے اُترینگے۔ وقت نماز عصر کا ہوگا۔ پس حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واسطے تعظیم

نشانی ۳ قیامت کی

امت محمد صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ایک نماز پیچھے حضرت امام مہدی رضے اللہ تعالے عنہ کے پڑہینگے اور باقی نمازان آپ پڑہاوین گے اور مانند مجتہدون کے اوپر شریعت محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے چلین گے اور خلق اللہ کے تیئن اوپر اُسیکے بلاوینگے اور داخل ہونے سے اُمت مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے فخر اپنا کرینگے امام کے تیئن اور مسلمانون کے تیئن اُترنے سے آپ کے بڑا سرور اور بڑی قوت ہوگی۔ بعد نماز کے نیزہ لیکر واسطے مقابلہ دجال کے متوجہ ہووینگے جس کافر کو کہ بو آپ کے دم کی پہنچی گی اُسیوقت مرگیا۔ اور بو دم کی نظر جہانتک پہنچتی ہے وہان تک پہنچیگی۔ دجال خوف سے آپ کے لرزان اور ترسان بہاگے گا۔ اور آپ پیچہا اُسکا کرینگے یہانتک کہ نزدیک دروازے دور انکے کوہ زیتون ہے۔ وہان نیزے سے مارینگے۔ اور وہ نیزہ خون بہرا ہوا مسلمانون کو بتاوینگے۔ بعد ازان جو مسلمان کہ ظلم سے اُسکے تکلیف پائے تہے اُنکو نہایت سرفراز فرماوینگے اور تسلی بخشین گے۔ چوتھی نشانی قیامت کی آنا یاجوج اور ماجوج کا ہے۔ یعنی حضرت عیسٰی علی نبینا وعلیہ السلام کے تیئن اللہ تعالے

نشانی قیامت کی ۴

حکم فرماویگا کہ تم ساتہ مسلمانون کے کوہ طور مین پوشیدہ ہوکہ ہم ایک گروہ کو باہر لاتے ہین۔ کسی کے تئین طاقت مقابلہ اُنکی نہین ہے۔ اُسیوقت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ساتہ مسلمانون کے کوہ طور مین پوشیدہ ہوونیگے۔ پس سدّ سکندری ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ وہان سے یاجوج اور ماجوج باہر آوینگے۔ وہ بنی آدم مین اور کافر ہین۔ قد یاجوج کا ایک بالشت۔ اور ماجوج کا ساٹہہ گز کا اونچا ہوگا۔ تمام جہان خراب کرین گے۔ یہانتک کہ جو چیز سامنے آویگی۔ آدمی۔ بیل۔ گدہا۔ گہوڑا۔ چرند۔ پرند۔ جہاڑ۔ پہاڑ سب کہا جاوینگے۔ پانی دریا کا پی جاوینگے۔ خلق اللہ کو مارینگے۔ اور عمارتان گراوینگے۔ یہانتک کہ بیت المقدس تک پہونچین گے آپس مین کہین گے کہ اہل زمین کو مارے اب اہل آسمان کو مارینگے پس تیران طرف آسمان کے روانہ کرینگے۔ اُن تیرون کو اللہ تعالےٰ خون آلودہ کریگا۔ بہت خوش ہووینگے کہ اہل آسمان کو مارے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور مسلمان کہانے پینے سے عاجز ہوکر دعا کرینگے۔ اللہ تعالےٰ ایک پہوڑا گردن مین اُنہون کے نکالیگا تمامون کے تئین دفعۃً مار یگا۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کوہ طور سے نیچے آوینگے۔ ایک بالشت زمین گندگی سے اُنہونکے

خالی نہین رہنے کی کہ مسلمان کھڑے رہین ۔ پھر دعا کرینگے ۔ جانور
بڑے بڑے اللہ تعالے بھیجوا ئیگا ایک ایک کو پکڑ کر دریا کے کنارے
آفتاب نکلنے کی جائے پر ڈالین گے ۔ بعدہٗ پانی بہت
برسیگا ۔ زمین پاک ہوگی خلق اللہ جہان کی پانچ برس تک تیر و کمان
اُنکے جلا وینگے ۔ بعد اسکے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام بیچ مکہ
کے رہینگے ۔ خلق اللہ کو دین محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ
وسلم پر بلا وینگے ۔ عدل اور انصاف بیشمار فرما وینگے ۔ دنیا مین برکت
زیادہ ہوگی زمین نعمتان اپنی باہر لا ویگی ۔ سوائے دین محمدی
صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے کوئی ملت نہین رہنے کی تمام
مسلمان اور خلق اللہ جہان کے خوش وخرم اور با آرام رہین گے
بعد سات برس کے بعضی روایت مین بعد چالیس برس کے حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام انتقال فرما وینگے اور قبہ نبی صلی اللہ
تعالے علیہ وآلہ وسلم مین دفن ہووینگے ۔ پانچوین نشانی قیامت کی
نکلنا دابۃ الارض کا ہے ۔ وہ دابۃ الارض جانور ہے ۔ چہرہ اُسکا
مانند چہرہ آدمی کے ہوگا ۔ اور دو بازو پر دو پر ہووینگے ۔ سر مانند
سر بھیلی کے اور کان مانند کان ہاتھی کے ۔ اور سینہ گردن مانند گردن
اونٹ کے ۔ دُم مانند دُم بکری کے ۔ رنگ مانند رنگ چیتے کے

نشان قیامت کی

ہو گا۔ قد ساٹھ گز اونچا ہو گا۔ اور ایک روایت مین آسمان تک پہنچیگا
جان کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بیچ طواف کعبہ کر چکینگے
زمین نیچے پانون کے ہلے گی صحن مسجد حرام کا ٹکڑے ٹکڑے ہو گا
دآبۃ الارض قریب رُکن سے کے نکلنا شروع کریگا۔ تین دن تک
نکلتے رہیگا۔ جب باہر آویگا زبان عربی فصیح سے باتین کریگا۔ چار طرف
منھہ پھرا کر کہیگا۔ تمام دین باطل ہین مگر دین اسلام۔ آسمان تک
آواز اُسکا پہنچیگا عصا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا۔ اور انگوٹھی
حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کی نزدیک اُسکے ہو گی جسکی
پیشانی پر کہ عصا اور مہر رکھیگا بیچ پیشانی مسلمان کے نقطہ سفید ظاہر
ہو گا۔ منھہ اُسکا مانند ستارے کے روشن ہو گا۔ اور نقش انگوٹھی کا اُٹھیگا
اِنَّہٗ مُؤْمِنٌ یعنی تحقیق وہ مسلمان ہے۔ بیچ پیشانی کافر کے
کالا نقطہ پیدا ہو گا۔ منھہ اُسکا مانند دیگ کے کالا ہو گا نقش انگوٹھی
کا اُٹھیگا۔ اِنَّہٗ کَافِرٌ یعنی تحقیق وہ کافر ہے۔ بعد اُسکے مسلمان
کو کہیگا اَنْتَ مُؤْمِنٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی تو مسلمان ہے
اہل جنت سے۔ اور کافر کو کہیگا اَنْتَ کَافِرٌ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ
یعنی تو کافر ہے اہل دوزخ سے۔ چھٹی نشانی قیامت کی نکلنا آفتاب
کا ہے مغرب سے وہ رات بڑی دراز ہو گی۔ صبح کو آفتاب دکھائی دیگا

نشانی قیامت کی ۶

ہوا مغرب سے نکلکر یاؤ آسمان تک پہنچیگا۔ بعد اُسکے اُسیطرف ڈوبیگا
پہر موافق معمول کے مشرق سے نکلا کریگا۔ جان کہ دروازہ توبہ کا اُس
دن سے بند ہوگا یعنی توبہ کافرون کی کفر سے۔ اور منافقون کی نفاق
سے قبول نہین ہونے کی۔ اور توبہ مسلمانون کی گناہون سے قبول
ہوگی۔ اُسدن آدہے آدمی اور آدہے جن بڑی ہول سے مرینگے
ساتوین نشانی قیامت کی۔ پیدا ہونا دُہونیکا ہے وہ مشرق سے
مغرب تک بہرجائیگا۔ مسلمانون کو اُس سے زکام پیدا ہوگا۔ اور کافرون
کو حالت نشہ ظاہر ہوگی۔ کافرون کی ناک سے اور کانون سے اور
پیچہے سے نکلیگا۔ آٹہوین نشانی قیامت کی نکلنا آگ کا ہے۔ وہ
مشرق سے یا عدن سے نکلکر مغرب تک چلی جاویگی۔ نوین نشانی
قیامت کی خسف ایک بیچ مغرب کے ہے یعنی طرف مغرب کے
ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔ دسوین نشانی قیامت کی خسف ایک
بیچ مشرق کے ہے یعنی طرف مشرق کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا
گیارہوین نشانی قیامت کی خسف ایک بیچ جزیرہ عرب کے ہے۔
یعنی بیچ ملک عرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

فصل ۵ ـ بیچ بیان دن قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان
کہ بعد ظاہر ہونے یہ نشانیون کے۔ اور بعد وفات حضرت عیسیٰ علی

ساتوین نشانی قیامت کی ۷
نشانی قیامت کی ۸
نشانی قیامت کی ۹
نشانی قیامت کی ۱۰
نشانی قیامت کی ۱۱

نبینا وعلیہ السلام کے ہوا مشک سے زیادہ خوشبو طرف یمن کے چلیگی۔ تمام مسلمان نہایت فرحت اور خوشبوئی سے جان دیویں گے بد ترین آدمی کافران اور فاسقان رہینگے مانند حیوانون کے رستے بازارمین جفتی کرینگے اور گناہون مین نہایت ڈوبین گے یہانتک کہ کوئی نام اللہ تعالے کا نہین لینے کا۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام کو حکم صُور پھونکنے کا فرماویگا۔ بمجرد صور پھونکنے کے دِن قیامت کا قایم ہوگا۔ تمام مخلوق جہان کے مرینگے جہاڑ پہاڑ اور مکانات مانند روئی کے اُڑین گے آسمان ٹکرے ٹکڑے ہووینگے۔ زمین خراب ہوگی۔ آفتاب اور ماہتاب اور تارے کالے ہوکر گرینگے بہشت اور دوزخ لوح وقلم اور کرسی اور فرشتے فنا ہووینگے۔ اُس صور سے کوئی جاندار باقی نہین رہنے کا مگر اللہ تعالے جسے چاہے وہ نہین مریگا۔ چالیس برس تک فنا رہین گے اللہ تعالیٰ فرماویگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی واسطے کسکے ہے ملک آجکے دِن پہر آپ ہی فرماویگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی واسطے اللہ تعالےٰ کے ہے ایسا اللہ کہ واحد ہے اور قہار ہے۔

فصل بیچ بیان اُٹھنے خلق اللہ کے بیچ دن قیامت کیے

جان کہ اللہ جل جلالہ بہشت۔ اور دوزخ۔ عرش وکرسی لوح اور قلم

آسمان زمین ۔ جبرئیل ۔ میکائیل ۔ اسرافیل ۔ عزرائیل علیہم السلام
اور حاملان عرش ان تماموں کے تئین بعد فنا کرنے کے پیدا کریگا
بعد چالیس برس کے اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام کے تئین حکم دوسرا
صور پہونکنے کا فرماویگا ۔ تمام قالب تیار ہو وینگے ۔ پہر اسرافیل
علی نبینا وعلیہ السلام دوسرا صور پھونکین گے ۔ ارواحین صور سے
نکل کر اپنے اپنے قالب مین داخل ہو وینگے ۔ تمام قالب زندہ
ہوکر اُٹھ کھڑے رہین گے ۔ جان کہ کسی کو شیر کہاوے یا کوئی
جلجاوے یا کوئی ڈوب جاوے یا کوئی اعضا کٹ کر بدن سے
گر جاوے قدرت سے اللہ تعالے کے تمام تیار ہوکر انسان اور
جنات تمام مخلوقات کہ پیدا ہوئے تہے آپنے اپنے جسم سے
اُسدن اُٹھین گے اور میدان حشر مین حاضر ہو وینگے ۔ بعد اُسکے
پھرنا نہین ہے جان کہ سواے آدمی اور جنات کے تمام چرندے
اور پرندے کہ ایک دوسرے پر ظلم کیئے ہین بدلا اُسکا اللہ تعالے
دلواکر سب کو معدوم اور ناچیز کریگا مگر وہ جانور کہ ذبح ہوئے ہین
اُنکے تئین مٹی جنت کی بناویگا ۔ اور آفتاب سوا نیزے پر آئیگا
زمین تانبے کی ہوگی ایسی برابر کہ انڈا مرغی کا مشرق مین تہین
مغرب سے دیکھے گا ۔ تمام آدمی موافق اعمال اپنے کوئی شخص ٹک

کوئی پنڈلیون تک کوئی رانون تک۔ کوئی کمر تک۔ کوئی بغل تک
کوئی حلق تک۔ کوئی لبون تک پسینے مین ڈوبے رہین گے۔
جان کہ دِن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ اور ایسی سختی
رہیگی کہ کوئی اپنے مین آپ نہین رہنے کا۔ یہانتک کہ باپ بیٹے
سے بیٹا باپ سے اور مان بیٹی سے بیٹی مان سے خویش خویش
سے دوست دوست سے بھاگین گے اور سب پیغمبران اولوالعزم
علی نبینا وعلیہم السلام نفسی نفسی پکارین گے۔ اور حبیب رب
العالمین یعنی محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اُمتی اُمتی فرماتے رہین گے۔

فصل بیچ بیان شفاعت کے۔ ایمان لا اور یقین جان
کہ شفاعت حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے واسطے اُمت مرحومہ کے۔ اور واسطے تمام اُمتون کے بلکہ واسطے
ملائکہ اور مرسلین کے صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور واسطے
جمیع ممکنات کے حق ہے کہ ہر ایک کو موافق مرتبہ اُسکے شفاعت
فرماوینگے۔ جان کہ جائین شفاعت کی بہت ہین مانند عرصات کے
اور پلصراط کے اور وقت سوال وجواب کے اور حساب وکتاب
کے اور دخول دوزخ کے سوا اسکے بہت سے مقام ہین۔ کوئی مقام

اور کوئی جائے مصیبت کی۔ اور محنت کی۔ اور عذاب کی نہین
ہے کہ بغیر شفاعت حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
وسلم کے نجات ہووے۔ سب جائے شفاعت آپ کی درکار
ہے۔ پس دن قیامت کے تمام آدمی کھڑے رہنے سے عرصات
کے اور گرمی سے آفتاب کے نہایت حیران اور پریشان ہوکر
واسطے شفاعت کے طرف آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاوینگے
اور ساتھ عاجزی کے عرض کرینگے کہ اللہ تعالے نے آپکو اپنے
ید قدرت سے بنایا ہے۔ باپ ہمارا کیا ہے خلیفہ اپنا گردانا ہے
اور تمام ملائک سے سجدہ کروایا ہے۔ آپ جناب باری میں
عرض کرکر اس مصیبت سے نجات دلواؤ۔ حضرت آدم علی نبینا
وعلیہ السلام فرماوینگے اللہ تعالی آج بڑے جلال مین ہے ایسا
مین ہے کبھی نہ ہوا تھا نہ آگے ہوگا۔ مین نہایت شرمندہ ہون
میرے تئین گیہون کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور مین نے
اُسکے تئین کھایا۔ یہ کام بڑا میرے سے نہین ہونیکا۔ تم طرف
نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ۔ تمام خلق اللہ حضرت نوح
علی نبینا وعلیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے آپ نبی اللہ
ہو ہمارے تئین اس عذاب سے خلاصی دلواؤ۔ آپ فرماوینگے

یہ کام عظیم الشان میرے سے نہین ہونیکا مین وقت طوفان کے
واسطے بیٹے اپنے کے دعا کیا میرا بیٹا کافر تہا۔ وہ دعا خلاف مرضی
اللہ جل جلالہ کے تہی۔ تم طرف ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ
پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے
آپ کے تئین اللہ تعالی نے دوست اپنا بنایا ہے۔ آپ جناب
باری مین ہماری شفاعت کرو۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام
فرماوینگے میرے سے دنیا مین تین کام ہوئے کہ مین اُس سے
شرمندہ ہون۔ اول یہ کام کہ تمام کافران واسطے جترا کے باہر شہر
کے چلے۔ میرے تئین ساتہ اپنے بلائے۔ مینے بیماری کا عذر کیا۔
حقیقت مین بیمار نہین تہا۔ اور دوسرا کام یہ کہ جب وہ چلے گئے
مین بتخانہ مین جا کر کلہاڑی سے تمام بتون کی ناک کان توڑ کر کلہاڑی
بڑے بت کے کاندہے پر رکہا۔ جب باہر سے آئے بتون کو دیکہکر
غمگین ہوئے۔ آپسمین کہے کہ یہ کام ابراہیم کا ہے کہ وہ اُنہون
کی تعظیم نہین کرتے تہے۔ اور گالیان دیتے تہے۔ بس وہان سے
میرے گہر کو آئے۔ کہے کہ تمنے ہمارے خداؤن کو توڑے ہین
مینے جواب دیا کہ یہ کام بڑا اُنہون کا کیا۔ دیکہو کلہاڑی اُس کے
کاندہے پر ہے۔ حقیقۃً توڑا مین تہا اور بڑا تمامون کا مین تہا

ظاہراً اُسکا نام لیا۔ تیسرا کام یہ ہے کہ ایک بادشاہ ستمگر عورتونکو
ظلم سے پکڑتا تہا۔ بی بی سارا جو عورت میری تہی چچیری بہن میری
تہی۔ جب لوگ اُس ظالم کے پکڑنے آئے کہا مین کہ یہ بہن میری
ہے۔ مین اِن تینون کامون سے نہایت شرمندہ ہون۔ کام شفاعت
کا موسیٰؑ سے ہوگا۔ سب نزدیک موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے
آوینگے اور عرض کرینگے آپ کلیم اللہ ہو۔ اور رسول اُولوالعزم
ہو۔ ہماری شفاعت کرو۔ اِس مصیبت سے خلاصی بخشواؤ۔ حضرت
موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام فرماوینگے۔ کہ مینے ایک قبطی کو مُکّی مارا
وہ اُس مُکی سے مرگیا۔ ایسے جلال مین اللہ تعالے ہے۔ کہ کبہی
نہین ہوا تہا۔ اور کبہی نہین ہونے کا مجہے اسوقت کلام کرنے
کی طاقت نہین ہے۔ تم طرف عیسیٰ علیہ السلام کے جاؤ۔ اور
حاجت اپنی عرض کرو۔ وہان سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و
علیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے کہ آپ کے تئین
اللہ تعالے نے بغیر باپ کے پیدا کیا روح اللہ خطاب فرمایا۔
اور دم سے آپ کے مُردونکو زندہ کروایا۔ آج ہماری مدد کرو
اِس درد وغم سے خلاصی بخشواؤ۔ آپ فرماوینگے۔ دنیا مین جب
قوم نے میری خدا سے مُنہ پہیرے۔ میرے تئین خدا بولے اِس بات سے

مین گلتا ہون۔ مجھے اسوقت دم مارنے کی طاقت نہین ہے تم
حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور مصیبت اپنی عرض کرو۔ حضرت
آدمؑ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور
تمام انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام ساتہ امتون اپنے نیچے
جہنڈے محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے آوینگے۔ اور
باعاجزی تمام عرض کرین گے کہ ای حبیب رب العالمین۔ رب
العالمین نے کبھی سخن آپکا رد نہین کیا۔ واسطے آپ کے زمین اور آسمان
اور تمام ممکنات پیدا کیا۔ آپ پناہ دینے والے بیکسون کے۔ اور غمکو
پہنچنے والے غمگینون کے ہو۔ رحمۃ للعالمین۔ شفیع المذنبین ہو۔ ہم
غریبون پر رحم فرماؤ۔ اور جناب باری مین شفاعت کرو۔ بمجرد سماعت
فرمانے کے آپ کہڑے رہین گے۔ میدان شفاعت مین تشریف لاوینگے
مقام محمودہ مین سجدہ فرماوینگے۔ حمد وثنا جناب الٰہی کی کرینگے۔ کہ
کسینے نہین کیا تہا۔ اور کوئی نہین کریگا۔ بعدہ اللہ تعالے فرماویگا
اے محبوب میرے سر اُٹہاو۔ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ مین دنیا اور
آخرت واسطے محبت تمہاری پیدا کیا ہون۔ ربوبیت اپنی واسطے
دوستی تمہاری کے ظاہر کیا ہون۔ اگر تم نہوتے فلک سے اور ملک سے

نشان نہوتا تم نہوتے زمین اور آسمان کا ٹھکان نہوتا تم نہوتے عرش
کرسی لوح اور قلم بہشت اور دوزخ سے نام نہوتا۔ تم نہوتے آدم
اور حوا کا کام نہوتا۔ اے حبیب میرے۔ وے محبوب میرے سر
اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ عرش سے فرش تک تمام میری
رضا طلب کرتے ہین۔ اور مین تمہاری رضا طلب کرتا ہون۔
بعد اُسکے جناب سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سر
سجدہ سے اُٹھا دینگے۔ اور عرض کرینگے خدایا امت ایک گنہگا
رکھتا ہون مین۔ اگر عذاب کرے تو اُنہون کے تئین پس وہ
بندے تیرے ہین۔ اور بخشے تو انہون کے تئین یقین کہ تو غفور
رحیم ہے۔ اللہ تعالے گرمی کو آفتاب کے اور تکلیف کو عرصات
کے کم کریگا۔ سوال وجواب حساب وکتاب شروع فرما دیگا اور
ایک حصہ امت مرحومہ کو بخشیگا۔ اِس امر سے ملائکہ مقربین
اور تمام نبیین اور مرسلین کو تسکین ہوگی۔ پھر جناب سید المرسلین
صلوات اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ اجمعین سر مبارک کو دوبارہ
سجدے مین لیجا دینگے۔ دیر تک اُمتی اُمتی فرما دینگے اور عرض
کرینگے اے کریم وے رحیم امتِ گنہگار کے تئین بخش۔ پھر حکم ہوگا
اے حبیب میرے وے محبوب میرے اے نبی میرے وے

رسول میرے سر اٹھاؤ بعد اس حکم کے جناب سید المرسلین حبیب رب
العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کو اٹھا وینگے
حمد و ثنائے الٰہی بجا لاوینگے۔ پھر اللہ تعالے اور ایک حصہ امت
مرحومہ کو بخشیگا۔ پھر جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلوات
اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین سہ بارہ سر مبارک سجدے مین لیجاوینگے
رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ فرماتے رہینگے پھر حکم
ہوگا اے محمدؐ میرے وے حامد میرے سر اٹھاؤ اور مانگو گیا مانگتے
ہو آپ سر مبارک کو اٹھا وینگے حمد و ثنا بجا لا کر عرض کرینگے الٰہی
یہ فرمان تیرا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ اور
البتہ قریب ہے عطا کریگا تیرے تئین رب تیرا پس راضی ہوگا
تو اِس وعدے کو اپنے وفا کر امت گنہگار کو عطا کر پس دریاے
رحمت جوش مین آوے گی حکم ہوگا غَفَرْتُ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍؐ
یعنے بخشا مین تمام امت محمدؐ کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے
دوسرے امتون کے اور مخلوقاتون کے واسطے شفاعت فرماوینگے
اللہ تعالے شفاعت آپ کی قبول فرماویگا تماموں کے تئین بخشیگا
پس اُسدن پردہ آنکھون سے سب کے اُٹھیگا مرتبہ حبیب رب
العالمین سید المرسلین صلوات اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین کا معلوم

ترجمہ
اے پروردگار
میرے بخش تو
امت کو میرے
اے پروردگار میرے
بخش تو امت کو
میرے ۱۲

ہوگا کہ جیسا آج کے دن بادشاہت اللہ تعالے جل جلالہ کی ہے ویسا محبوبیت اور قربیت حبیب رب العالمین کی ہے تمام فرع ہین آپ اصل ہین آپ دعوتی ہین تمام طفیلی ہین الٰہی تمام امت محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئین قدم مبارک سے نزدیک کر کر دامن شفاعت سے لپیٹ آمین یا رب العالمین۔

فصل ۱۸ بیچ بیان حساب کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالے اپنے بندون سے حساب لیگا جو سبکسار ہین اُنکو اُس حساب سے آسانی ہے اور جو گرانبار ہین اُنکو پریشانی ہے۔

فصل ۱۹ بیچ بیان سوال کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالے سوال اپنے بندون سے کریگا پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھیگا کہ تمنے میری امانت وحی اوپر انبیاؤن کے کسطور سے پہنچائے بعدہ انبیاؤن کو صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین پوچھیگا کہ تمنے احکام میرے اوپر بندون میرے کے کسطور سے ادا کئے عبادات مین پہلے سوال نماز کا ہوگا اور معاملات مین خون کا اِسی طور سے اللہ تعالے تمام مخلوقات سے سوال فرماویگا اور جواب اُسکا سنے گا۔ سوال وجواب سے لرزہ تماموں کے بدن مین پڑیگا۔

فصل بیچ بیان اعمالنامہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ

اعمالنامہ جس مین نیکی اور بدی لکھی ہوگی مسلمانون کے تئین آگے پیچھون
کے تئین سید ہے ہاتہ مین دیوینگے منافقون اور کافرون کے تئین
سینہ چیر کر بایان ہاتہ پیچھے نکالکر دیوینگے اور کہین گے کہ آپنے اپنے
اعمالنامے پڑہو اور اعمال دریافت کرو۔

فصل ۱۳ ۔ بیچ بیان میزان کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ
اعمال بندون کے ترازو سے یا کسی اور چیز سے کہ کمی اور زیادتی
معلوم ہو تولینگے۔ نیکی تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین
دوزخ سے چھٹکارا ہے۔ فرشتون سے مبارکبادیکا پکارا ہے بدی
تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین جا بچا ٹھکارا ہے نعوذ باللہ منہا

فصل ۱۴ ۔ بیچ بیان پل صراط کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ خلق اللہ
پل صراط پر سے گذرینگے۔ جان کہ اوپر دوزخکے ایک پل ہے اور وہ
تین ہزار برس کا راستہ ہے بال سے باریک اور تلوار سے تیز ایک
ہزار برس کا چڑہاؤ اور ایک ہزار برس کا برابر اور ایک ہزار برس کا
اُتار تمام خلق اللہ اُسپر سے گذرینگے۔ کافران اور منافقان اور گنہگاران
کٹ کٹ کر دوزخ مین گرینگے مسلمان موافق قوت ایمان کے
کوئی مانند بجلی کے کوئی مانند ہوا کے۔ کوئی مانند گھوڑے کے
کوئی مانند آدمی کے۔ کوئی مانند چیونٹی کے۔ اور کوئی اُس سے بدتر

چلینگے۔ پل صراط پر اندہارا بہت ہوگا۔ جناب حبیب رب العالمین
واسطے امت اپنی کے تشریف فرما ہووینگے۔ روشنی مین نور محمدی
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام مسلمان گذر کر بہشت مین
داخل ہوجاوینگے۔

فصل بیچ بیان حوض کوثر کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ
جناب سیّد المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ
وسلم کا حوض ہے کہ نام اُسکا حوض کوثر ہے لنبا چوڑا ایک مہینے کے
راستے کا ہے۔ پانی اُسکا دودہ سے سفید شہد سے میٹھا زیادہ
ہے۔ اطراف اُسکے کوزے اور پیالے بلور کے تارون کے
مانند چمکتے ہوے روشن ہین۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و
آلہ وسلم دستِ مبارک سے پانی لیکر حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ
تعالےٰ وجہہ کو عنایت فرماوینگے اور آپ تمام امت مرحومہ کو
تقسیم کرینگے اور پلاوینگے۔ اور فرماے حضرت علیؓ مرتضےٰ کرم
اللہ تعالےٰ وجہہ۔ کہ جسکے دِل مین محبت اور تعظیم جناب صدیق
اکبر رضے اللہ تعالےٰ عنہ کی نہین ہونے کی اُسے ایک قطرہ
پانی نہین دینے کا اور جو کہ ایک قطرہ پانی حوض کوثر کا پیئے گا
اُسے کبھی پیاس نہین ہونے کی۔

فصل ۔ بیچ بیان دوزخ کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دوزخ واسطے عذاب کرنے کافرون کے اور منافقون کے اور واسطے بعضے گنہگارون کے ہے وہ دوزخ کے سات درجے ہین ایک سے ایک سخت پایہ ہے ۔ اور بیچ اُسکے طرح طرح کا عذاب ہے انگار سے اور سردی سے اور سانپون سے اور بچھون سے کہ نام اُسکا جہاڑ سے سینڈ کے ہے اور پانی اُسکا پیپ اور لہو ہے تمام کافرون کو اور منافقون کو اور بعضے گنہگارون کو اُس مین ڈالینگے گنہگار موافق گنہ کے عذاب دیکھکر و یا شفاعت سے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے نکلکر پانی سے حوض کوثر کے نہاکر بہشت مین جاوینگے ۔ کافران اور منافقان ہمیشہ بیچ اُسکے رہینگے اُنکے تیئن عذاب سے کبھی نجات نہین ہونے کی اللہ تعالے مسلمانون کے تیئن تصدق سے نعلین مبارک حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین کے اُس سے بچاوے ۔

فصل ۳۵ بیچ بیان جنت کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جنت واسطے مسلمانون کے ہے اور ادنی جنتی کے تیئن دس برابر دُنیا کے مکان ملیگا اُس جنت کے آٹھ درجے ہین ایک سے ایک زیادہ اور بہتر ہے نعمتون کو اُسکے انتہا نہین ہے اور نعمتان اُسکے ایسی ہین

کہ کسیکے دل مین خطرہ نہین گذرا اور کسیکی آنکھون سے نہین دیکھے
اور کسیکے کانون نے نہین سنے حوران اور غلمان اور مکانات تو تون
کے ہین ہزارہا درخت اور ہزارہا میوے اور طرح طرح کے پوشاک
ہین اور اقسام ہا کے طعام اور جانور ہین چہار ندیان ہین ایک
مین پانی اور دوسرے مین دود تیسرے مین شہد چوتھی مین
شراب نہ ایسی شراب کہ آدمی کو بیہوش کرے اور دردِ سر پیدا
کرے۔ جان کہ جو بہشتی کہ جس کھانے کے طرف یا میوے کے
طرف یا جانور کے طرف خواہش سے دیکھے رو برو موجود ہوتا ہے
اور بخوشی تمام اپنے کے تیئن کہلاتا ہے لذت اُسکے سر پانون
تک رہتی ہے جان کہ لذت ایک میوے کی ستر قسم کی ہے ایک
طرف سے کہاتے جاوینگے دوسری طرف سے طیار ہوگا جس قدر
کہ کہاتے جاوینگے ہوس اور رغبت زیادہ ہوگی بس خوبیان
جنت کی کسیکو بیان کرنے کی طاقت نہین ہے بہشتی جب بیچ
اُسکے داخل ہوگا ہمیشہ بیچ اُسکے رہیگا نہ کبھی مریگا اور نہ کسی
چیز کا غم کریگا اور دریاے رضا مین ڈوبیگا باوجود اِس دولتِ
عظیم کے اور نعمت کریم کے دیکھنا موافق اپنے مرتبے کے ہر روز
یا ہر ہفتے مین جمال مبارک حبیب ربِ العالمین صلوات اللہ تعالی

علیہ و آلہ اجمعین کا ہے کہ تمام لغمتان رو برو اُسکے نا چیز ہین اور
کچھہ مرتبہ نہین رکھتے ہین اور اس سرفرازی کے دوسری سرفرازی
دیکھنا اللہ تعالےٰ کا ہے کہ تمام لغمتان اپنے بہول جاویگا اور دیدار
الٰہی مین ڈوب جاویگا۔ خدایا بتصدق سے نعلین مُبارک حضرت
حبیب تیرے کے دیدار سے تیرے مشرف کر آمین یا ربّ العالمین
وصلّی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمّد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین۔ عنایت سے اللہ تعالیٰ کے اور تصدق سے
نعلین مبارک حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم سے کے رسالہ
عقائد کا ۱۲۶۵؁ بارا سے پینسٹھہ ہجری مین تمام ہوا نام اِسکا عقائد
ضروریہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ اِس رسالہ کے تئین مقبول اہل
زمانہ کا کرے اور بسبب اِسکے مسلمانون کے تئین فائدہ بخشے آمین
یارب العالمین۔ لازم اور ضرور ہے ہر شخص کے تئین کہ موافق
عقائد اہل سنت وجماعت کے اعتقاد اپنا درست کرے اور مضبوط
رکھے کہ سوائے گروہ اہل سنت وجماعت کے کسیکے تئین آخرت
مین نجات نہین ہے۔ بعد درست کرنے عقائد کے عمل موافق شریعت
کے جاری رکھے یعنے جسے کہ شرع نے حلال کہی اُسکے تئین بجان ودل
بجالاوے۔ اور جسے کہ شرع نے حرام کہی اُس سے نہایت پرہیز

کرے اور بچے بمقتضاے بشریت کے اگر خطا ایک واقع ہووے اُس سے
نادم ہووے اور توبہ کرے بعد عقائد کے اور عمل موافق شریعت کے قدم محبت
الٰہی میں رکھے تاکہ مومن عام سے مومن خاص مین داخل ہووے جان
کہ محبت الٰہی بغیر نعلین برداری شیخ کامل مکمل کے حاصل نہین ہوتی ہر علامت شیخ
کامل مکمل کی وہ ہے کہ بال برابر خلاف شرع نکرے نہ ظاہر نہ باطنا بمجرد صحبت
اُسکے غم دنیا دل سے دہو جاوے اور توجہ الی اللہ پیدا ہووے اور وہ خود
راہ دان اور راہ بین ہووے اور مقامات سلوک پیر کامل سے طی کیا ہووے
پس ویسی ذات مبارک کی غلامی اختیار کرے اور عمر اپنی نیچے سایۂ قدم
مبارک اُنہون کے آخر کرے تاکہ نجات اخروی حاصل ہووے اور
عیش ابدی کامل ہووے۔ اور یقین جان کہ طریقہ نقشبندیہ اور
قادریہ اور چشتیہ اور سہروردیہ اور کبرویہ اور طیفوریہ اور طبقاتیہ اور رفاعیہ وغیرہ
سب حق ہین اور پہنچانے والے طرف اللہ تعالیٰ کے ہین اور کسی
طریقہ مین بال برابر خلاف شرع نہین ہے اور کوئی صاحب طریقہ
نے خلاف شرع نہین کیا ہے پس کسی نے نفسانیت سے اپنے
کوئی کام خلاف شرع کیا اور نام پیرون کا لیا اُسنے پیرون کو اپنے
بدنام کیا اور ناراضا کیا اور آخرت اپنی خراب کیا نعوذ باللہ منہا
اور تمام طریقون مین اولیا نجبا نقبا شرفا غوث اور قطب ابدال

اور اوتاد اور محبوب ہوئے ہین۔ لازم کہ اِن سب بزرگان
دین سے اور اکابر راہ یقین سے اعتقاد درست رکھنا اور کسی ایک
اولیار اللہ سے بداعتقاد نہونا کسی ایک سے بداعتقاد ہوا گویا
سب سے بداعتقاد ہوا۔ پس جسنے کہ دوستان الٰہی سے بداعتقاد
ہوا اُسنے راہ جنت چھوڑا اور راہ دوزخ اختیار کیا۔ اللہ تعالےٰ
اُس سے سب مسلمانون کو محفوظ رکھے اور یقین جان کہ سب
طریقون مین طریقہ نقشبندیہ افضل اور اعلیٰ ہے اور سلسلہ
اس طریقہ عالیہ کا حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالےٰ عنہ کو پہنچتا ہے
کہ آپ خلیفہ برحق اور جانشین مطلق جناب حبیب رب العالمین
کے ہین اور محبوب محبوب خدا کے ہین اور باوجود کمالات ولایت
محمدیہ صلعم کے حامل بار نبوت احمدی کے ہین اِسیواسطے بعد سیّد
المرسلین اور بعد انبیار متقدمین صلوات اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے
خلعت سے افضل بشریت کے سرفراز ہوئے ہین پس جو طریقہ کہ
افضل بشر کے تئین پہنچا ہے البتہ سب طریقون مین افضل اور اعلیٰ
ہوگا جان کہ اکابر اس طریقہ کے رحمہم اللہ تعالےٰ واسطے اسیکے
سوائے متابعت سنت سنیہ کے راستہ نہین بتاتے ہین اور
قدم مبارک اپنا دائرہ عزیمت سے باہر نہین رکھے ہین۔ انتہا

دوسرون کی ابتدا مین انہون کے شریک ہے۔ شروع عالم
امر سے فرماے ہین عالم خلق کے تیئن ضمن مین اُسکے صاف
کئے ہین۔ سفر بیچ وطن کے مقرر کئے ہین خلوت بیچ انجمن
کے حاصل کئے ہین۔ حضور اور آگاہی نقد وقت رکھتے ہین
سواے ذات مجردہ کے خواہان دوسرے کے نہین ہین۔
دریاے محبت مین ڈوبے ہوے ہین خصوصًا اِس زمانے مین
زینت عالمین کے اور قوت فاضلین کے راہ بتانے والے سالکین
کے۔ اور پیشوا عارفین کے۔ دلیل متکلمین کے اور نگینہ خاتم
شرع متین کے مقوّم راہ یقین کے۔ نور طریقت کے۔ محمور حقیقت
کے شہسوار میدان معرفت کے۔ آفتاب طریقہ نقشبندیہ کے۔
مہتاب نسبت شریفہ احراریہ کے۔ فیض پہنچانے والے مقامات
مجددیہ کے اور بتانے والے کرامات مظہریہ کے۔ خلفاؤن سے
قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف
بہ غلام علی شاہ دہلویہ کے۔ شیخ میرے مرشد میرے ہادی
میرے حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ دام اللہ ظلالہم
صحبت شریف پہنچانے والی جمعیت کو نظر شریف اٹھانیوالی
غیریت کو باطنًا حضرت شاہ نقشبند اور مجدد الف ثانی ہین ظاہرًا

جسم سے اپنے فانی ہین - خوشا نصیب انہون کے کہ کمر ارادت
کی باندہی اور حلقۂ غلامی کے تیئن کان مین اپنے ڈالے -
اور بجان و دل نعلین برداری کئے - نعمت باطنی کامل کئے
عیش ابدی حاصل کئے - الٰہی اس غریب اور فقیر کے تیئن کہ
نام اُسکا محمد نعیم ہے اور معروف ساتہ مسکین شاہ کے ہر
نعلین برداری مین ممتاز کر - اور فرمانبرداری مین سرفراز کر آمین
یارَبَّ العَالمِین وَصَلَّی اللہ تعالےٰ عَلیٰ خَیرِ خَلقِہٖ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ صلعم و آلہٖ
اَصحَابِہٖ اَجمَعِین بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِین تمت

وَمِن اِرشَادِہِ الشَّرِیفِ مَدَّ اللہ تعالےٰ عَلیٰ رُؤسِ الخَادِمِین ظِلَّہُم العَالِی مَاکَرِرَتِ الاَیَّامُ وَاللَّیَالِی

نامرادی مرادِ اپنی ہے
خوب سمجھو یہ بات اپنی ہے

دِل مقابل وجوب کے اپنا
فی الحقیقت ثبات اپنی ہے

قم باذنی و قم باذن اللہ
جان جانان نہ بات اپنی ہے

ہے مخالف یہ نفس اَمّارہ
آہ اِسمین ممات اپنی ہے

جبھہ سائی درِ محمد کی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم
شاد باد انجات اپنی ہے

ہے خیال وجود مین مسکین
عدم محض ذات اپنی ہے

تمام شد رسالہ

مسائل ضروریہ فی صلوٰۃ المفروضۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین الصلوٰۃ والسلام علٰی خیر المرسلین محمد وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے جان کہ فرایض اور واجبات اور سُنّتین اور مستحبات نماز کے نا جان کر نماز پڑہنے سے نماز کامل نہین ہوتی ہے اسواسطے فقیر مسکین نے بیچ اس مختصر کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ موافق اس کے یاد کر کر عمل کرے تاکہ درستی نماز ہو کر خوبی آخرت پیدا ہووے۔

غسل کے تین فرض

پہلا فرض غرارہ کرنا۔ دوسرا فرض ناک مین پانی لینا۔ تیسرا فرض سر سے پاؤن تک تمام بدن دہونا۔

غسل کے پانچ سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا۔ دوسری سنت جسم کو کہین نجاست لگی ہو دہونا۔ تیسری سنت استنجے پاخانیکی جاے دہونا۔ چوتھی سنت وضو کرنا۔ پانچوین سنت تمام بدن سرسے پاؤن تک تین مرتبہ دہونا

وضو کے چار فرض

پہلا فرض تمام منہ دہونا۔ دوسرا فرض دونو ہاتھ کہنیان تک دہونا یعنے کہنیان بھی دہونا۔ تیسرا فرض پاؤ سر کا مسح کرنا۔ چوتھا فرض دونو پاؤن ٹخنون تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا۔

وضو کے تیرہ سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا یعنے پہچے بھی دہونا۔ دوسری سنت بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَام بولنا۔ تیسری نیت کرنا یعنے نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ دل سے بولنا۔ چوتھی سنت تین بار کلیان کرنا۔ پانچوین سنت مسواک کرنا۔ چھٹی سنت ناک مین پانی لینا۔ ساتوین سنت داڑہی کا خلال کرنا۔ آٹھوین سنت تمام سر کا مسح کرنا۔ نوین سنت کانون کا مسح کرنا۔ دسوین سنت سیدہے طرف سے دہوتا۔ گیارہوین سنت ترتیب سے دہونا۔ بارہوین سنت ہات اور پانون کے انگلیونکا

خلال کرنا۔ تیرہویں سنت ہر ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دہونا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے۔

آگے وضو کے دو سنتیں ہیں

ایک سنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانیکے ڈہیلے لینا۔ دوسری سنت پانی سے دہونا۔

وضو کے چھہ مکروہ

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائیں ہاتھہ سے بیعذر موںھہ میں اور ناک میں پانی لینا۔ تیسرا مکروہ سیدہے ہاتھہ سے بیعذر ناک چہنکنا۔ چوتہا مکروہ پانی اوپر مُنھہ کے زور سے مارنا۔ پانچواں مکروہ کلیان جان بوجہ کر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تہوڑا یا بہت بیچ وضو کے دیکہنا۔

وضو گیارہ چیزوں سے ٹوٹتا ہے

پہلی چیز پیشاب کے جائے سے کچھہ نکلنا۔ دوسری چیز پاخانہ کی جائے سے کچھہ نکلنا۔ تیسری چیز کسی جائے سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا۔ پانچویں چیز قے مُنھہ بھر کر نکلنا چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا۔ ساتویں چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھویں چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا۔ نویں چیز نشہ سے بیہوش ہونا دسویں چیز

ننگا ہو کر ننگی عورت کو لپٹنا۔ گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پکار کر ہنسنا۔

تیمم مین تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ لِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ دوسرا فرض دونو پہنچے پاک مٹی پر مار کر اوپر منھ کے ملنا۔ تیسرا فرض پھر دونو پہنچے مٹی پر مار کر دونو ہاتہون کو کہنیون تک ملنا۔

نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

پہلا فرض تن پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا۔ تیسرا فرض جاے پاک کرنا چوتہا فرض ستر عورت کرنا۔ پانچوان فرض وقت پہچاننا۔ چہٹا فرض قبلہ پہچاننا۔ ساتوان فرض نیت کرنا۔

سات فرض اندر کے

پہلا فرض تکبیر تحریمہ بولنا۔ دوسرا فرض قیام کرنا۔ تیسرا فرض قرارت پڑہنا۔ چوتھا فرض رکوع کرنا۔ پانچوان فرض دو سجدہ کرنا چہٹا فرض قاعدہ آخر کا بیٹھنا۔ ساتوان فرض بعد قاعدۂ آخر کے اپنے اختیار سے نماز کے باہر ہونا۔

نماز کے بارہ واجب

پہلا واجب سورۂ فاتحہ پڑہنا۔ دوسرا واجب ضم سورہ کرنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کے دو رکعت اوّل مین قرارت پڑہنا۔ چوتھا واجب

فجر اور مغرب اور عشا مین پکار کر پڑہنا - پانچوان واجب ظہر اور عصر مین آہستہ پڑہنا - چھٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا - ساتوان واجب آرام سے رکن ادا کرنا - آٹھوان واجب نماز فرض مین اور وتر مین بیچ کا قاعدہ بیٹھنا - نوان واجب دونون قاعدون مین اَلتَّحِیَّاتُ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑہنا - دسوان واجب لفظ سلام بولکر نماز کے باہر ہونا - گیارہوان واجب وتر مین دعا قنوت پڑہنا - بارہوان واجب ہر نماز عید مین عید کے چھہ تکبیرین بولنا -

نماز کے بیس سُنتین

پہلی سُنّت دونو ہاتھ مردان کانون تک اور عورتین مونڈہون تک اوٹھانا - دوسری سُنّت نیچے ناف کے مردان اور عورتین اوپر چھاتی کے رکہنا - تیسری سُنّت سیدہا ہاتھ اوپر بائین کے رکہنا - چوتھی سُنّت نظر جاے پر سجدہ کے رکہنا - پانچوین سُنّت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑہنا چھٹی سُنّت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بولنا - ساتوین سُنّت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے الحمد شروع کرنا - آٹھوین سُنّت آخر مین الحمد کے آمین بولنا - نوین سُنّت رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ بولنا دسوین سُنّت امام رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوے اوٹھنا

گیارہوین[۱۱] سنت مقتدیان ربنا ولک الحمد بولنا۔ بارہوین[۱۲] سنت سجدہ مین تین مرتبہ سبحان ربی الاعلےٰ بولنا۔ تیرہوین[۱۳] سنت تمام تکبیرین اوٹھنے اور بیٹھنے کے بولنا چودہوین[۱۴] سنت فرض کے دو رکعت آخرین فقط الحمد کا سورہ پڑہنا۔ پندرہوین[۱۵] سنت مردان بائین پاؤن پر اور عورتین دونون پاؤن سیدہی طرف نکال کر چوتڑون پر بیٹہنا۔ سولوین[۱۶] سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود مین رکہنا۔ سترہوین[۱۷] سنت سر ہاتہ پاؤن کے انگلیونکا وقت سجدہ کے اور وقت قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکہنا۔ اٹھاردین[۱۸] سنت درود قاعدہ آخرمین بعد التحیات کے پڑہنا۔ اونیسوین[۱۹] سنت بعد درود کے کچھہ دعا ماثورہ دین مین مانگنا۔ بیسوین[۲۰] سنت وقت سلام کے سیدہے اور بائین طرف منہہ پہیرنا۔

نماز کے اونیس[۱۹] مکروہ

پہلا[۱] مکروہ سیدہے اور بائین طرف دیکہنا۔ دوسرا[۲] مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچنا۔ تیسرا[۳] مکروہ پگڑی کے پہیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتہا[۴] مکروہ باوجود کپڑون کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے آنگ اور ننگے سر نماز پڑہنا پانچوان[۵] مکروہ سر یا کاندہون پر کپڑا ڈال کر دونو پلو لٹکے ہوے نماز پڑہنا چہٹا[۶] مکروہ ہات کمر پر رکہکر کہڑے رہنا۔ ساتوان[۷] مکروہ جماعت سی جدا کہڑے رہنا۔ اٹھوان[۸] مکروہ بایان ہاتہ سیدہے ہاتہ پر رکہنا۔ نوان[۹] مکروہ انگلیان

ہاتھ اور پانون کے توڑنا۔ دسوان[۱۰] مکروہ آنکھین اُٹھا کر آسمان کو دیکھنا۔ گیارہوان[۱۱] مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا۔ بارہوان[۱۲] مکروہ جا سجدہ کے کنکرے سرکانا۔ تیرہوان[۱۳] مکروہ بیچ سجدہ کے کہنیان زمین پر رکھنا۔ چودہوان[۱۴] مکروہ تصویر جاندار کی چھت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے ہونا۔ پندرہوان[۱۵] مکروہ نزدیک پائخانہ کے نماز پڑھنا سولہوان[۱۶] مکروہ سیدھے پاؤن پر بیٹھنا۔ سترہوان[۱۷] مکروہ مانند عورتون کے چوتڑون پر بیٹھنا۔ اٹھارہوان[۱۸] مکروہ آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا۔ انیسوان[۱۹] مکروہ جان بوجھ کر کوئی سنّت نماز کی ترک کرنا۔

نماز بائیس[۲۲] چیزون سے ٹوٹتی ہے

پہلی[۱] چیز کسیکو السّلام علیکم بولنا۔ دوسری[۲] چیز جواب سلام کا دینا تیسری[۳] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی[۴] چیز واسطے دنیا کے رونا پانچوین[۵] چیز واسطے دنیا کے پکارنا۔ چھٹی[۶] چیز واسطے دنیا کے اُف کرنا ساتوین[۷] چیز واسطے دنیا کے آہ بھرنا۔ آٹھوین[۸] چیز کچھ کھانا۔ نوین[۹] چیز کچھ پینا۔ دسوین[۱۰] چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہوین[۱۱] چیز بعذر کھنکارنا۔ بارہوین[۱۲] چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا۔ تیرہوین[۱۳] چیز منھ طرف سے قبلہ کے پھیرنا۔ چودہوین[۱۴] چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا۔ پندرہوین[۱۵] چیز قراءت نہ پڑھنا۔ سولہوین[۱۶] چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کھلنا

سترہوین[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا - اٹہارہوین[۱۸] چیز اپنے امام کے سوا دوسرے کو بتانا - اونیسوین[۱۹] چیز ایک رکن مین تین حرکت کرنا بیسوین[۲۰] چیز دو نو ہاتون سے ایک مرتبہ کچہہ کام کرنا - اکیسوین[۲۱] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکہنے والا سمجہے کہ نماز مین نہین ہی - بائیسوین[۲۲] چیز خندہ کرنا یعنے اپنی ہنسی کا آواز آپ سُننا - جان کہ رات دن مین سترہ[۱۷] رکعت نماز پڑہنا فرض ہی دو[۲] رکعت فجر مین - چار[۴] رکعت ظہر مین - چار[۴] رکعت عصر مین تین[۳] رکعت مغرب مین - چار[۴] رکعت عشا مین - تین[۳] رکعت واجب الوتر مین جان کہ رات دن مین بارہ[۱۲] رکعت نماز پڑہنا سُنّت موکدہ ہی دو[۲] رکعت فجر مین چہے[۶] رکعت ظہر مین دو[۲] رکعت مغرب مین دو[۲] رکعت عشا مین -

اسطور سے التحیات بیچ قاعدون کے پڑہنا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اس طور سے دعا قنوت بیچ واجب الوتر کے پڑہنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

بعد نماز کے یہہ دعا پڑہنا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بعد اذان کے یہہ دعا پڑہنا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

سات جگہہ لگاوے۔ ایک پیشانی دو ہتیلیان دو گہٹنے دو پنجے پاؤنکے
بعدہٗ پہلی ازار بائین طرف سے پیچہے بیدہے طرف سی لپیٹ کر بعد اوسکے
لفافہ اوسی طور سے لپیٹے بعدہٗ تین جاے باندہے ایک اوپر سرکے دوسرا
بیچ کمر کے تیسرا نیچے پاؤن کے اور عورتون کو بعد کفنی پہنانیکے بال سرکے
دو حصہ کرکر چہاتی پر ڈال کر پیچہے اوسکے سربند یعنے دامنی اوپر سرکے
اور گرد دونو پلون سے دونو طرف سے بال لپیٹے پیچہے اوسکے سینہ بند
پیچہے اوسکے لفافہ لپیٹ کر تین جاے باندہے اور نماز موافق ترتیب لکہے
ہوے کے پڑہے۔ جان کہ نیت نماز جنازہ فرض ہے اگر جنازہ مردکا
ہو برابر سینہ کے کہڑے رہوے اگر جنازہ عورتکا ہو برابر سرکے کہڑے
رہوے اور نیت یون کرے نماز پڑہتا ہون مین اس جنازہ کی
سات چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے
پیچہے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالی کے اللہ اکبر بولکر ہات باندہے
بعد اوسکے ثنا پڑہے یعنے سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالىٰ جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑہے بعد
اوسکے پہر بغیر ہات اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر درود کہ بیچ التحیات کے
ہے تمام پڑہے پہر بغیر ہاتہ اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر یہہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا

وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ بعد اس دعا کے پہر اللہ اکبر بولکر سلام پہیرے نماز جنازہ تمام ہوئی - اگر جنازہ لڑکے کا ہی یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جنازہ لڑکی کا ہی تو یون پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً -

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہ ہی نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى یا یون سہے روزہ رکہتا ہون مین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جان کہ بعد آدہی رات کے ساتوان حصہ راتکا رہتے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ راتکا چار گہڑی ہوتی ہی بعضے دراز راتو مین سوا یا ساڑہے چار گہڑی ہوتی ہی لاکن قریب ساتوین حصہ کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہی پس وہان سی کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبنے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری چیز کچہہ پینا تیسری چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا مختار ہے کسی چیز افطار کرے کہ وقت افطار کا ہی نیت افطار کی شرط نہین ہی بلکہ فاتحہ پڑہی

آور شکر اللہ کا کرے اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہی کوئی جان بوجھ کر بیچ روزہ کے ان تین چیزون سی ایک چیز کیا یعنی کچھہ کھایا یا کچھہ پیا یا جماع کیا اوسپر قضا اوس روزہ کے اور کفارہ آیا یعنی ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے اور ایک روزہ قضا کا رکھے یا باندی غلام میسر نہین ساٹھ غریبون کو پیٹ بھر کہانا کہلاوے اور ایک روزہ رکھے یا قدرت کہانا کہلانیکی نہین ساٹھ روزہ پے درپے رکھے اور روزہ قضا کا رکھے اگر کوئی مٹی یا کنکرے یا یا موتی یا سیپی سوای انکے جو چیز کہ نہین کہانیکی ہی کہایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھہ سے شہوت باہر نکالا یعنے انزال کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کے قضا روزہ لازم پڑا اور کسی نے بھولے سی پیٹ بھر کر یا تہوڑا پیٹ کہانا کہایا یا پانی پیا یا شہوت سی خود بخود چہوٹ گیا یا خواب مین جماع سی انزال کیا روزہ نہین گیا اور اگر کسی نے کہانیکی چیزون سی زبان پر رکھا لاکن حلق تک نہین پہنچا روزہ مکروہ ہوا یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کہلایا وقت ضرورت کے جایز آیا اور کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا جو کونسی سرنگیون سے لہو نکالا یا سرمہ آنکہون مین لگایا یا تیل سیر مین ڈالا یا خوشبو سونگا ان تمام صورتون مین روزہ نہین گیا اور کچھہ گناہ نہین ہوا۔

تمام شد رسالہ مسائل ضروریہ فی صلوۃ المفروضہ من تالیف فقیر حقیر محمد نعیم بن محمد حفیظ المعروف بمسکین شاہ نقشبندی الحیدرآبادی

غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ [marginal handwritten note, partly illegible]

قصیدہ چکیدہ قلم ارشاد رقم حضرت ایشان یا قلبی روحی فداہُ مدظلہٗ وزاد فیضہٗ

ہین فخر رسل انجمن آرائے مدینہ	کرّوبیان رکھتے ہین تولّای مدینہ
وحدت مین فنا ہو وین نہ کیسطور سے اب ہم	رکھتے ہین دل وجان سی تمنّائے مدینہ
دریائے محبت مین سراپا رہی ڈوبا	جو دل سی ذرا دیکھین تماشای مدینہ
ای اہل نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم	تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ
اب صحو کو ہی تسلیم ہے اور رہ دور سی ادب	جس روز سی ہم ہو گئے شیدای مدینہ
لیجاؤن اگر سر کو فلک پر تو سزاوار	رہتا ہی میرے سر مین جو سودائے مدینہ
واللہ نظر حور پہ ہرگز نکرین ہم	ہے اپنے مقابل رخ زیبای مدینہ
یثرب کے ہر اک ذرہ مین محبوب کا دیدار	رشک چمن طور ہے ہان جائے مدینہ
ہر ذرۂ ممکن کا مفر یثرب و بطحا	مولائے جہان ہے مرا مولای مدینہ
مسکین کی اب خاک کو ای باد صبا تو	لیجا کے فنا کر دے بصحرائے مدینہ
ہم عاصیان شفاعت احمد سی جائینگے	ٹھنڈی ہوا بہشت کی کیا خوب کھائینگے
دیدار مصطفٰے پہ میری جان ہے فدا	صدقہ سے اونکے رویت جانانکو پائینگے
نسل پدر ہی فاطمہ زہرا کی ہم پہ مہر	دست حسین سر پہ غریبونکی لائینگے
ہمکو حضور تام سے آگہ کرے خدا	پھولون نہ اپنی جسم مین پھر ہم سمائینگے

یا رب تو فعل بد سے یہ مسکین کو بچا
جنت مین وہ ہمارے نہین ساتھ آئینگے

رسالہ فقہ

موسوم بہ

صورت نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے خیر المرسلین محمد وعلے آلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے بوجھ کہ جاننا فرض کا اوپر عاقل و بالغ کے فرض ہے اور جاننا واجب کا واجب اور جاننا سنت کا سنت اور جاننا مستحب کا مستحب ہی فرض اللہ تعالی کے حکم کو کہتے ہین اور واجب بھی اوسیکا حکم ہے اور سنت جس کام پر رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہمیشگی فرمائے ہین اوسکو کہتے ہین اور مستحب جو کام نیک بیچ عبادت کے ہووے اوسے کہتے ہین اگرچہ تعریف ہر ایک کی بیچ بڑے جلدون کے مکتوب ہے

لیکن یہہ واسطے فہم لڑکون کے خوب ہے بوجھ ثابت کرے
تیرے تئین اللہ تعالی اوپر راہ مستقیم کے اس بات کو کہ ایمان
سات چیزون کے یقین کرنے کو کہتے ہین پہلے اللہ تعالی کی وحدانیت کا
یقین کرنا یعنے نہین ہے دوسرا شریک اوسے دوسرا
فرشتونکا یقین کرنا کہ مخلوق نورانی ہین اور ہمیشہ عبادت مین
لاثانی ہین تیسرا انبیاؤنکا یقین کرنا کہ واسطے راہ بتانے
آدمیون کے بہیجے ہوے اللہ تعالی کے ہین چوتھا کتابونکا
یقین کرنا کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا اوپر اون نبیون کے اوترا ہے
پانچوان تقدیر کا یقین کرنا کہ نیکی اور بدی رنج اور
راحت اللہ تعالی سے ہے چھٹا قیامت کے دن کا یقین کرنا
کہ لوگ اوٹھینگے اور اپنے اپنے اعمال کی جزا پاوینگے خوب سمجھ کہ
ایمان قایم ہونے کے پانچ تھم ہین پہلا زبان سی لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا ہے دوسرا نماز ہے تیسرا
روزہ ہے چوتھا زکوٰۃ ہے پانچوان حج ہے اب فرایض
اور واجبات اور سنتین ان سبکی ساتھ سہل طریق کے بیان
کئے جاتے ہین اللہ تعالی اپنے فضل سے سب اہل اسلام کو یاد
کرنیکی ہدایت دیوے تاکہ مضبوطی ایمان کی ہووے اور دو چیزین

کہ عین ایمان ہین ایمانداروں کو نصیب کرے ایک تو وحدت اللہ جل جلالہ کی اور دوسرے محبت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کی آلٰہی طفیل سے اہل ایمان کے اس مسکین کو دریاے احدیت اور دریاے عشق احمدیت مین غرق کر آمین ثم آمین بیت محمد سے ملے وحدت خدا کی ۞ آلٰہی دے محبت مصطفٰے کی ۔ غسل کے تین فرض پہلا فرض غرارہ کرنا دوسرا فرض ناک مین پانی لینا تیسرا فرض تمام بدن کو دہونا غسل کے پانچ سُنتین پہلی سُنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا دوسری سُنت جسم کو نجاست لگی ہو دہونا تیسری سُنت استنجے پاخانے کی جاے دہونا چوتھی سُنت وضو کرنا پانچوین سُنت تمام بدن تین مرتبہ دہونا وضو کے چار فرض پہلا فرض تمام موںھہ دہونا یعنے پیشانی کے بال اوگنے کی جاے سے نیچے تک ٹھڈی کے اور ایک کان کی لولک سے دوسرے کان کی لولک تک دہونا دوسرا فرض دونو ہاتھ کہنیان تک دہونا یعنے کہنیان بھی دہونا تیسرا فرض پاو سر کا مسح کرنا ۔ چوتھا فرض دونو پاون ٹخنون تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا وضو کے تیرا سنتین ۔ پہلی سُنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا

غسل کے تین فرض

غسل کے پانچ سنتین

وضو کے چار فرض

وضو کے تیرا سنتین

دوسری سُنت بِسمِ اللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ دِینِ الاِسلَامِ یہہ بولنا اگر کسی کو یاد نہووے فقط بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کفایت کرتا ہے تیسری سُنت نوَیتُ اَن اَتَوَضَّأَ لِرَفعِ الحَدَثِ وَلِاستِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ بولنا اگر کوئی عربی بول نہ سکے تو یہہ بولنا وضو کرتا ہون واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے سُنت ادا ہوتی ہے چوتھی سُنت کُلیان کرنا پانچوین سُنت مسواک کرنا چھٹی سُنت ناک مین پانی لینا ساتوین سُنت داڑہی کا خلال کرنا۔ آٹھوین سُنت تمام سر کا مسح کرنا نوین سُنت کانون کا مسح کرنا دسوین سُنت سیدہی طرف سے دہونا یعنے پہلے سیدہا پیچھے بایان دہونا گیارہوین سُنت ترتیب سے دہونا یعنے پہلے موُنہہ پیچھے ہاتھ بعد مسح سر کے پانون دہونا۔ بارہوین سُنت ہر ہر اعضا کو تین مرتبہ دہونا یعنے ہر ہر ٹکڑی کو ہاتھ اور پانون کے۔ تیرہوین سُنت ہاتھ اور پاؤن کی اونگلیان کا خلال کرنا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے لازم کہ مسح سر کا اور کان کا ایک پانی سے کرے اور واسطے مسح گردن کے دوسرا پانی لیوے (بوجہ) کہ آگے وضو کے دو سُنتین ایک سُنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانہ کے ڈہیلے لینا دوسرے سُنت پانی لینا یعنے پانی سے دہونا۔

آگے وضو کے دو سُنتین

وضو کے چھہ مکروہ ہین

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائین ہات سی بیعذر منہ مین اور ناک مین پانی لینا تیسرا مکروہ سیدہے ہات بیعذر ناک چھنکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر منہ کے زور سے مارنا پانچوان مکروہ کلیان جان بوجہکر بیسبب پانی کے کرنا۔ چہٹا مکروہ ناف سے گہٹنے تک اپنا بدن تہوڑا یا بہت بیسبب وضو کے دیکہنا

وضو گیارہ چیزون سے ٹوٹتا ہی

پہلی چیز پیشاب کی جاے سے کچہ نکلنا یعنے پیشاب یا مذی یا ودی یا منی بے شہوت نکلے دوسرے چیز پاخانہ کے جائے سے کچہ نکلنا یعنے پاخانہ یا ہوا یا کدو دانہ گیلا نکلے تیسیری چیز کسی جائی سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جاے سے پیپ بہنے موافق نکلنا پانچوین چیز قے منہ بھر کر نکلنا چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا ساتوین چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھوین چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا نوین چیز نشہ سے بیہوش ہونا۔ دسوین چیز ننگا ہوکر ننگی عورت کو لپٹنا گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پکار کر ہسنا توبھی کہ وقت نا ہونے پانی کے اللہ جل جلالہ نے واسطے آسانی اُمت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلّم کے طہارت مٹی سے فرمایا ہی نام اوس طہارت کا

تیمم ہے یقین جان کہ بال برابر طہارت پانی اور طہارت مٹی مین فرق نہین ہے کسواسطے کہ دونون حکم اوسی اللہ جل جلالہٗ کے ہین تیمم کے آٹھ سبب ہین پہلا سبب پانی چو طرف کو بھر تک دور ہوئے دوسرا سبب کوا ہوئے ڈول رسی نہوئے۔ تیسرا سبب پانی کے جائے جان یا مال کا ڈر ہووے یعنے شیر یا چور ہووے چوتھا سبب پانی والا قیمت سے پانی کے زیادہ مانگے یعنے قیمت سے بستی والون کے مسافرون سے زیادہ مانگے پانچوان سبب وضو کرنے سے پیاسہ رہوے چھٹا سبب لگانے سے پانی کے ہاتھہ پاؤن اکڑین۔ ساتوان سبب لگانے سے پانی کے آزار زیادہ ہووے آٹھوان سبب وضو کرنے سے عید یا میت کی نماز جاوے۔

تیمم کے آٹھ سبب

تیمم کے تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ لِاِسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ اس طور سے کہہ نہ سکے تو یہ کہے نیت کرتا ہون مین تیمم کی واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے دوسرا فرض دونون پنجے پاک مٹی پر

نماز کے چودہ فرض

تسا فرض باہر کے

مار کر اوپر منہہ کے ملے۔ تیسرا فرض پھر دو نو پنجے مٹی پر مار کر دو نو ہاتو نکو کہنیان تک ملے جان کہ نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے سات فرض اندر کے باہر کے یعنے آگے نماز کے ادا کرنا اندر کے یعنے بیچ نماز کے ادا کرنا۔ سات فرض باہر کے پہلا فرض تن پاک کرنا۔ یعنے احتیاج غسل کی ہو غسل کرنا یا احتیاج وضو کی ہو وضو کرنا۔ سیوا اے اون دو کے کیسی جائے نجاست لگی ہو تو پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا یعنے کپڑے نماز پڑھنے کے پاک ہونا۔ تیسرا فرض جائے پاک کرنا یعنے نماز پڑھنے کی جائے نجاست سے پاک رہنا چوتھا فرض ستر عورت کرنا۔ یعنے مردان نیچے سے ناف کے نیچے تک گھٹنون کے ڈھانپنا۔ اور عورتان سیوا اے منہ اور سیوا اے پنجے ہاتون پانون کے تمام بدن ڈھانپنا۔ اور باندیان مانند مردون کے ڈھانپنا۔ لاکن پیٹ اور پیٹ بھی ڈھانپنا۔ پانچوان فرض وقت پہچاننا یعنے وقت پانچون نمازون کا پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا یعنے وقت نماز کے منہ طرف قبلہ کے کرنا۔ ساتوان فرض نیت کرنا یعنے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوةَ هٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ لِلّٰهِ تَعَالٰی

یا جو نماز ہوئے نام اوس نماز کا بیچ جائے وقت کے
بولے کوئی زبان عربی نا سمجھے یون کہے نماز پڑہتا ہون
مین فجر کی پیچھے اس امام کے واسطے اللہ کے اور رکعتین
ہر نماز کی بولے بہتر ورنہ دل مین تصور کرے اگر نمازی
اکیلا ہے نیت عربی مین اِقتَدَیتُ بِھٰذَا الاِمَام۔
نیت ہندی مین پیچھے اس امام کے نہ بولے بیچ سُنّت
اور نفل کے نماز پڑہتا ہون مین واسطے اللہ تعالے
کے اتنا کفایت کرتا ہے سات فرض اندر کے پہلا فرض
تکبیر تحریمہ ہے یعنے بعد نیت کے اللہ اکبر بولے دوسرا
فرض قیام ہے یعنے بعد اللہ اکبر کے کہڑا رہوے تیسرا
فرض قرائت ہے یعنے کلام اللہ سے کچھہ پڑہے چوتھا فرض
رکوع ہے یعنے دونون پہنچون سے دونون گھٹنے پکڑ کر جھکے
اور پیٹھ مانند تختے کے برابر رکھے پانچوان فرض سجدہ ہے
یعنے سات ٹکرے بدن کے زمین پر رکھے ایک سر اور
دو پنجے ہاتون کے اور دو گھٹنے اور دو پنجے پانونکے
جان کہ ناک شریک سر کے ہے چھٹا فرض قاعدہ آخر ہے
یعنے ہر نماز کے آخر مین موافق التحیات پڑہنے کے

سات فرض اندر کے

نماز کے ۱۲ واجب

بیٹھے ساتوان فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے باہر ہونا ہے یعنے کچھ کام یا کلام کرے نماز کے بارہ واجب پہلا واجب سورہ فاتحہ پڑہنا یعنے الحمد کا سورہ پڑہنا دوسرا واجب ضم سورہ کرنا یعنے بعد الحمد کے کلام اللہ سے کوئی سورہ پڑہنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کی دو رکعت اول مین قرارت پڑہنا۔ چوتہا واجب پکار کر پڑہنا یعنی بیچ فجر اور مغرب اور عشا کے پانچوان واجب آہستہ پڑہنا یعنے بیچ ظہر اور عصر کے چھٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا یعنے پہلے قیام پیچھے رکوع پیچھے سجدہ کرنا۔ ساتوان واجب آرام سے رکن ادا کرنا اس طور سے کہ ہر ٹکڑا ہات پانونکا اپنے جائے پر آکر آرام پکڑے۔ آٹھوان واجب نماز فرض مین اور وتر مین قاعدہ بیچ کا بیٹھنا۔ نوان واجب دونون قاعدون مین التحیات تمام پڑہنا یعنے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑہنا۔ دسوان واجب لفظ سلام بولنا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سیدہے اور بائین طرف بولکر نماز کے باہر ہونا۔ گیارہوان واجب وتر مین دعاے

قنوت پڑھنا بارہواں[۱۲] واجب ہر نماز مین عید کے چھے تکبیرین بولنا یعنے پیچھے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیرین بولکر قرارت شروع کرنا۔ اور دوسری رکعت مین بعد قرارت کے تین تکبیرین بولکر رکوع کرنا جان کہ تکبیر اس رکوع کے واجب ہی اور ربو جکہ دو رکعت مین فرض کے قرارت پڑھنا فرض ہی اور باقی رکعتومین مستحب ہے اور تمام رکعتون مین وتر اور سنت اور نفل کے قرارت فرض ہے اور قاعدہ بیچ کا سیوا ے وتر کے فرض ہے ۔

نماز کے بیس سنتین

پہلی[۱] سنت دو لون ہاتہ مرد ان کانون تک اور عورتان مونڈون تک اوٹہانا دوسری[۲] سنت نیچے ناف کے مردان اور عورتان اوپر چہاتی کے رکہنا تیسری[۳] سنت سید ہا ہاتہ اوپر بائین کے رکہنا۔ چوتھی[۴] سنت نظر جائے سجدہ کے رکہنا۔ پانچوین[۵] سنت سُبحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبَارَكَ اسمُكَ وَتَعَالیٰ جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیرُكَ پڑہنا چھٹی[۶] سنت اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ بولنا ساتوین[۷] سنت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ سے الحمد شروع کرنا اٹھویں سُنّت
آخرین الحمد کے آمین بُولنا۔ نوین سُنّت تین مرتبہ رکوع
مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ بُولنا دسوین سُنّت رکوع سے
امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتی ہوی اوٹھنا۔ گیارہوین سُنّت مقتدیان
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بُولنا بارہوین سُنّت تین مرتبہ
سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى بُولنا تیرہوین
سُنّت تمام تکبیرین اوٹھنے کی اور بیٹھنے کی بُولنا چودہوین
سُنّت فرض کے دو رکعت آخرین فقط الحمد کا سورہ
پڑھنا پندرہوین سُنّت مرد ان بائین پانون پر اور عورتان
دو نون پاؤن سیدہے طرف نکالکر چوتڑون پر بیٹھنا
سولہوین سُنّت بیچ قاعدہ سے نظر گود مین رکھنا سترہوین
سُنّت سرہات پاؤن کے اُنگلیون کا وقت سجدہ کے
اور قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکھنا اٹھارہوین سُنّت
درود قاعدہ آخرین بعد التحیات کے پڑھنا انیسوین
سُنّت بعد درود کے کچھ دعا ماثورہ دین مین مانگنا۔
بیسوین سُنّت وقت سلام کے سیدہے اور بائین
طرف مُنھ پھیرنا۔ ترتیب نماز جانکہ حاجت سے پیشاب

ترتیب نماز

اور پاخانہ کے فارغ ہوکر ساتھ درستی تمام کے فرضان اور سنتان وضو کے ادا کرکر دل سے خطرات ماسوا اللہ جدا کرکر اوپر مصلے کے مانند غلام کے باادب آکر بااوب کہڑا رہوے اور دونون ہاتون کو دونون جہان سے اٹہاکر دونون کانون تک لاکر نیت نماز کی کھے بعدہٗ ساتھ لفظ اللہ کے دو لولک کو دونون انگہوٹھے لگا کر ساتھ عظمت و جلال کے تصوّر اپنے معبود کا کرکر مانند چپے ناؤ کے ہاتون کو لاکر نیچے ناف کے رہے پر اکبر کے باندہے اِس طور سے کہ تین انگلیان سیدہے ہاتھ کے بائین ہاتھ پر رہوین چہوٹی اُنگلی اور انگوٹھے سے پہونچا پکڑے اور درمیان مین دونون پاؤن کے فاصلہ چہار اُنگلیان کا رہوے اور نظر جائے پر سجدیکے رہوے بعد اوسکے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہکر سورۂ فاتحہ تمام کرے اور آخر مین اوسکے آمین بولے بعدہٗ کوئی سورہ ضم کرے اور دل کو سوا اللہ کے کسی طرف نہ کہے یا طرف معنے یا لفظون کے رکہے پیچھے ضم سورہ کے اللہ اکبر اس طور سے کہے کہ رے اکبر کا بیچ رکوع کے

آخر ہووے وقت رکوع کے دونون پنجون سے دونون
گھٹنے پکڑکر ہاتون کو مانند چلے کے سیدہے آور پیٹھ کو مانند
تختے کے رکھکر نظر بیٹ پر پاؤن کے رکھے بیچ رکوع کے
تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہکر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بولتے
ہوئے اوٹھے آور سیدہا مانند ستون کے آرام سے
موافق ایک تسبیح کے کہڑے رہووے بعد اوسکے ساتھ
اللہ اکبر کے سجدیمین جُھکے کہ رے اکبر کا بیچ سجدے کے
تمام ہووے جان کہ واسطے سجدے کے ایسا سیدہا بیٹھے
گویا کسی نے پتھر بیچ پانی کے مارا آور طریق بیٹھنے کا یہہی
کہ پہلے سیدہا گھٹنا زمین پر رکھے - پیچھے بایان گھٹنا رکھے
بعدہٗ پہلے سیدہا ہات پیچھے بایان ہات رکھے بعد اون کے
پہلے ناک پیچھے پیشانی رکھکر نظر کو ناک یا گال پر رکھے اور
سرور میان مین ہاتون کے ایسا رکھے کہ کنکر کان سے
گرے تو ہات پر پڑے پیٹ کو رانون سے اور بازو
کو پہسلیون سے آور پنڈلیان اور کہنیان کو زمین سے
دور رکھے آور عورتان ان تمام کو ملا دیوین نہایت
عجز سے سجدہ کرے بیچ سجدے کے تین یا پانچ مرتبہ

تبسیح کہکر اللہ اکبر بولتے ہوئے اُٹھے وقت اوٹہنے کے
پہلے پیشانی پیچہے ناک اوٹہاوے بعدہٗ پہلے بایان ہات
پیچہے سیدہا ہات اوٹہاکر درمیان مین دونو سجدون کے
آرام سے موافق ایک تبسیح کے بیٹہے بعد اوسکے اوسی
طور سے دوسرا سجدہ کرے بعد دوسرے سجدے کے
پہلے بایان گہٹنا پیچہے سیدہا گہٹنا اوٹہاکر قیام مین کہڑے
رہوے بوجہ کہ اس جاے ایک رکعت تمام ہوئی اور
دوسری رکعت مانند رکعتِ اول کے پڑہ کر قاعدے
مین بیچ حضوری کے باادب بیٹہے اور نظر گود مین رکہے
دونون کو ہاتون کے زانوون پر ایسا رکہے کہ سرا اونگلیونکا
کنارے پر گہٹنون کے رہوے اور اُنگلیان آپسمین
نہ ملین نہ بہت کشادہ رہوین طرف قبلہ کے سرہاتہ پاؤن
کے اونگلیون کا رہوے بمجرد قاعدے کے التحیات
اس طور سے پڑہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط بعد اوس کے پھیلے سیدہے طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر بائین طرف سلام بولکر مُنھہ پھرا وے وقت سلام کے اگر اکیلا ہے فرشتون کے ساتھہ کراماً کاتبین کے نیت کرے اور اگر امام ہے مقتدیون کے ساتھہ فرشتون کے اور مقتدیان امام کے اور بازوالون کے اور فرشتون کی نیت کرین اللہ تعالی نماز مومنون کی اس طور سے ادا کروا وے۔ نماز مین اونیس [19] مکروہ ہین۔ پھلا [1] مکروہ سیدہے بائین طرف دیکھنا۔ دوسرا [2] مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پوچھنا۔ تیسرا [3]

نماز مین اونیس [19] مکروہ ہین

مکروہ پگڑی کے پھیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا ۔ چوتھا مکروہ
باوجود کپڑون کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے انگ اور
ننگے سر نماز پڑہنا ۔ پانچوان مکروہ سر یا کاندہون پر کپڑا ڈالکر
دونو پلو لٹکے ہوئے نماز پڑہنا ۔ چھٹا مکروہ ہاتھ کمر پر رکھکر کھڑے رہنا ۔
ساتوان مکروہ جماعت سے جدا کھڑے رہنا ۔ اٹھوان مکروہ
بایان ہات سیدہے ہات پر رکھنا ۔ نوان مکروہ انگلیان ہات
پاؤن کے توڑنا ۔ دسوان مکروہ آنکھین اوٹھا کر آسمان
دیکھنا ۔ گیارہوان مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا
بارہوان مکروہ جائے سجدے کے کنکرے سرکانا ۔
تیرہوان مکروہ بیچ سجدے کے کہنیان زمین پر رکھنا چودہون مکروہ
تصویر جاندار کی چھت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے
ہونا پندرہوان مکروہ نزدیک پاخانے کے نماز پڑہنا
سولوان مکروہ سیدہے پاؤن پر بے عذر بیٹھنا سترہوان
مکروہ مانند عورتون کے چوتڑون پر بیٹھنا اٹھارہوان مکروہ
آگے التحیات سے کے بسم اللہ پڑہنا او نیسوان مکروہ جان بوجکر
کوئی سنت نماز کی نکرنا جان کہ سنت کو کسی نے اگر اہانت
سے نہ کیا وہ کافر ہوا ۔

نماز بائیس چیزونسے توٹتی ہے
توٹتی ہے

نماز بائیس[۲۲] چیزونسے توٹتی ہے

پھلی[۱] چیز کسیکو السلام علیکم بولنا۔ دوسری[۲] چیز جواب سلام کا دینا۔ تیسری[۳] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی[۴] چیز واسطے دنیاکے رونا پانچوین[۵] چیز واسطے اوسی دنیا کے پکارنا چھٹی[۶] چیز واسطے اوسی کے اُف کرنا ساتوین[۷] چیز واسطے اوسی کے آہ بھرنا آٹھوین[۸] چیز کچھہ کہانا۔ نوین[۹] چیز کچھہ پینا۔ دسوین[۱۰] چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہوین[۱۱] چیز بیعذر کہکارنا بارہوین[۱۲] چیز اللہ سے دنیا کی مُراد مانگنا۔ تیرہوین[۱۳] چیز مُنھ طرف سے قبلہ کے پھیرنا چودہوین[۱۴] چیز نماز کا کوئی رکُن نکرنا یعنے قیام یا رکوع یا سجدہ چھوڑ دینا۔ پندرہوین[۱۵] چیز قرارت نہ پڑہنا یعنے کلام اللہ سے کچھہ نہ پڑہنا سولہوین[۱۶] چیز ناف سے گھُٹنے تک اکثر عضو کا کہُلنا یعنے بہُت سے ران یا بہُت گھٹنا یا دوسرا بدن دیکھنا۔ سترہوین[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا۔ اٹھارہوین[۱۸] چیز اپنے امام کے سیوائے دوسریکو بتانا۔ اونسوین[۱۹] چیز۔ ایک رکُن مین تین حرکت کرنا یعنے تمام قیام یا تمام رکوع یا دوسرے رکنو نمین ایک ہاتھہ سے تین مرتبہ[۲۰] کچھہ کام کرنا یعنے پگڑی

یا کپڑا اورست کرنا - بیسوین[۲۰] چیز دونون ہاتون سے
ایک مرتبہ کچھہ کام کرنا - اکیسوین[۲۱] چیز ایسی حرکت کرنا
کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے نماز مین نہین ہے بائیسوین[۲۲] چیز
خندہ کرنا جانکہ ہسنا تین[۳] قسم پر ہی ایک[۱] قہقہ دوسرا[۲] خندہ
تیسرا[۳] تبسّم - قہقہ وہ ہے کہ آواز ہسنے والے کا بازو
والا سنے اوس سے وضو جاتا ہے - خندہ وہ ہے کہ ہنسنے
والا اپنا آواز آپ سنے اوس سے نماز جاتی ہے - تبسم
وہ ہے کہ آپ بھی نہ سنے یعنے لبون مین مسکرا وے اوس سے
نہ وضو جاتا نہ نماز جاتی بوجہ کہ رات دن مین سترا[۱۷] رکعت
پڑہنا فرض ہے فجر کو دو رکعت ظہر کو چار رکعت عصر کو
چار رکعت - مغرب کو تین[۳] رکعت عشا کو چار رکعت وقت
فجر کا ابتدا صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے ابتدا
صبح صادق کی چار گھڑی رات سے ہوتی ہے - لاکن -
روشنی ہوئی پر پڑہنا مستحب ہے وقت ظہر کا ابتدا
آفتاب ڈھلنے سے سایہ ہر شئے کا سیواے سایہ
اصلی کے دو برابر ہوئی تک ہے - سایہ اصلی وہ کہ وقت
سر پہ ہونے آفتاب کے زمین پر پڑے - جاڑون کے

رات دن مین ستر[ہ]
رکعت فرض

بیان اوقات

دنون مین سایہ اصلی طرف شمال کے پڑتا ہے اور بعضے
دنون مین دہوپ کے نہین پڑتا ہے لاکن سوائے سایہ
اصلی کے سایہ اول مین پڑہنا مستحب ہے اور وقت
عصر کا بعد دو سایہ کے آفتاب ڈوبے تک ہے لاکن زرد
ہوئے پر آفتاپ کے پڑہنا کراہیت ہے اور وقت مغر کا
بعد آفتاب ڈوبے کے شفق ڈوبے تک ہے جان کہ بعد
آفتاب ڈوبے کے سرخی ہوتی ہے بعد سرخی کے سفیدی
ہوتی ہے اوس سفیدی کو شفق کہتے ہین دو گھڑی رات تک
شفق رہتی ہے۔ لاکن بہت تارے نکلے پڑہنا کراہیت ہے
اور وقت عشا کا بعد سفیدی ڈوبے کے سفیدی تک صبح
صادق کی ہے لاکن چھ گھڑی رات سے پہر رات تک پڑہنا
مستحب ہے جان کہ نماز عیدین کے اور جمعہ کی اور وتر کی
واجب ہے نیت عیدین کی یہہ ہے دو رکعت نماز
واجب پڑہتا ہون مین اس عید الفطر کی یا اس عید الضحی
کی سات چھ تکبیرون کے پیچھے اس امام کے واسطے اللہ
تعالی کے اور نیت جمعہ یہہ ہے دو رکعت نماز پڑہتا ہو
مین اس جمعہ کی بدلے مین فرض ظہر کے پیچھے اس امام کے

نیت نماز عیدین

نیت جمعہ

نیت وتر

واسطے اللہ تعالی کے اور نیت وتر کی یہہ ہے تین رکعت نماز واجب الوتر کی پڑھتا ہون مین واسطے اللہ تعالی کے تیسری رکعت مین بعد ضم سورہ کے دونون ہاتھ کانون تک اٹھا کر تکبیر کہکر پھر ہات باندہے بعدہ دعاء قنوت اس طور سے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ بعد دعا قنوت کے رکوع کر کے نماز تمام کرے جان کہ سنت دو قسم پر ہے ایک موکدہ دوسرے غیر موکدہ موکدہ وہی ہے کہ نبی ہمارے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمر پڑھے ہووین ایک دو مرتبہ نہ پڑھے ہووین غیر موکدہ وہ ہے کہ تمام عمر مین ایک دو مرتبہ پڑھے ہووین رات دن مین سنت موکدہ کی بارہ رکعت ہین دو رکعت آگے فجر کے چار رکعت

رات دن سنت موکدہ رکعت ہین

آگے ظہر کے دو رکعت بعد ظہر کے دو رکعت بعد مغرب کے
دو رکعت بعد عشا کے بیچ جمعہ کے دس رکعت موکدہ ہین
چار رکعت آگے جمعہ کے چھہ رکعت بعد جمعہ کے رات
دن ہین سنت غیر موکدہ کی آٹھ رکعت ہین چار رکعت آگے
عصر کے چار رکعت آگے عشا کے سنت موکدہ کا نہ پڑہنے والا
گنہگار ہے اور آخرت مین عذاب کے سزاوار ہے ۔
واسطے سنت غیر موکدہ کے مختار ہے پڑہے یا نہ پڑہے
لاکن نہ پڑہنے والا ثواب عظیم کا چھوڑنے والا ہے سجدہ
سہو کے پانچ سبب پہلا سبب تاخیر فرض کرنا یعنے بعد
تکبیر تحریمہ کے دیر سے قرات شروع کرنا یا بعد قرات کے
ٹھہر کر رکوع کرنا یا دوسرے کوئی فرض کو دیر کرنا دوسرا سبب
دو مرتبہ بھولے سے رکن ادا کرنا یعنے دو قیام یا دو رکوع
یا تین سجدہ کرنا تیسرا سبب رکن کی تقدیم تاخیر کرنا یعنے
بعد تکبیر تحریمہ کے پہلے رکوع کرنا بعد قیام کرنا یا پہلے سجدہ
کرنا بعد رکوع کرنا یا اور کسی رکن کو آگے پیچھے کرنا چوتھا
سبب دو مرتبہ واجب کو ادا کرنا یعنے دو مرتبہ سورہ
الحمد کا پڑھنا۔ یا نماز فرض مین دو مرتبہ بیچ کا قاعدہ بیٹھنا

سجدہ سہو کے پانچ سبب

یا اور کوئی واجب کو دو مرتبہ ادا کرنا - پانچوان سبب ترکِ
واجب کرنا - الحمد کا سورۃ پڑہنا یا ضم سورۃ نکرنا یا بیچ کا قاعدہ
نمازِ فرض کا نہ بیٹھنا یا قرارت پکار کر پڑہنے کی جائے آہستہ
پڑہنا یا آہستہ پڑہنے کی جائے پکار کر پڑہنا یا سوا اے اونکے
اور کوئی واجب چھوڑ دینا تمام ان صورتون مین سجدۂ سہو
آتا ہے سجدہ سہو کا اس طور سے ادا کرے کہ قاعدۂ آخر مین
بعد اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑہنے کے
امام ایکطرف سلام پھیرے اور اکیلا دو طرف سلام پہیر کر
دو سجدہ کرے بعد سجدون کے پھر ابتدا سے التحیات پڑہکر
سلام پہیرے اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے اس نماز کو مانند نماز بے
سہو کے قبول کرتا ہے جانکہ سہو امام کا مقتدیون تمام پر ہے
سہو مقتدیونکا امام پر نہین بلکہ طفیل سے امام کے معاف ہے

نماز قصر کے تین سبب

نماز قصر کے تین سبب - سفر مین حکم آدھی نماز پڑہنے کا ہے
قصر نام اوسکا ہے پہلا سبب ارادہ سفر کا تین دن کے راہ
کا ہووے دوسرا سبب اپنی بستی کے گہر دیکہنا موقوف
ہووین یعنے اپنے گہر سے سفر کو نکلے دس یا پانچ قدم پر وقت
نماز کا آیا اوس جا قصر نہ پڑہے یا سفر سے آتے وقت -

اپنی بستی کے گہر دیکہنے لگے وہان سے قصر موقوف ہے تیسرا سبب بستی کا
رہنے والا امام مسافر کا ہووے یعنے اگر بستی والا امام مسافر
ہووے مسافر تابعداری سے امام کے نماز تمام کری اور اگر مسافر امام
رہنے والونکا ہوا اپنے قصر پڑہے مقتدیان بعد سلام پہیرنے
امام کے باقی نماز تمام کرلین کوئی سفر مین قصر نہ پڑہا نہایت گناہ
مین گرا کسواسطے کہ اوس نے اللہ تعالی کے حکم سے منہ پہیرا

اقامت کے دو سبب

اقامت کے دو سبب یعنے قصر موقوف ہونے کی دو سبب
پہلا سبب مسافر اپنے گہر کو پہنچے دوسرا سبب کسی جاے
پندرہ دن رہنے کی نیت کرے اگر کوئی اندر پندرہ دنکی نکلا چاہتا ہے
لاکن برسون مہینون نکلے نہین جاتا ہے قصر پڑہتے رہے جان کہ فرض
دو قسم پر ہے۔ ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ فرض عین وہ ہی جبتک ہر ہر
شخص اپنی ذات سی نہ کری ادا نہین ہوتا ہے مانند نماز روزے کے

فرض کفایہ

فرض کفایہ وہ ہے جماعت سی یا گہر سے ایک شخص ادا کری سب پر سے ادا ہووے
مانند جواب چہینکنے کے اور جواب سلام کے اور پوچہنی بیمار کے
اور نماز جنازے کے یعنے جماعت مین کسی نے چہینک کر
الحمد للہ بولا یا کسی نے جماعت پر سلام کہا ایک نے جواب
دیا سب پر سے فرض ادا ہوا یا جماعت سے ایک نے

واسطے پوچھنے بیمار کے گیا سب پر سے ادا کیا اسیطور نماز جنازہ
ایک نے جماعت سے جاکر پڑھا سب کے ذمہ کی ادا کیا ؛-

بیان غسل میت

بیان غسل میت کا

غسل میت مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک
کا ہووے یعنے باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے
اگر اوسے علم نہلانے کا نہین ہے - دوسرا کوئی پرہیزگار
نہلاوے پہلے عود تختے کو دلاکر میت کو اوپر اوس کے
سلاکر تمام کپڑے اوس میت کے اوتار کر لنگے ناف سے
گھٹنے تک ڈہانپ کر نہلانا شروع کرے اور سوا اسے
نہلانیوالون کے دوسرے نہ دیکھین نہلائی تک عود جلاوے
اور غُفْرَانَكَ یا رَحْمٰنُ بولتے رہے بیر کے پتے
ڈالکر پانی گرم کرے اگر نہ ملین سادہ پانی کفایت کرتا ہے
پہلے ایک ڈہیلے سے استنجی کی جاے کو صاف کرے بعد تین
یا پانچ یا سات ڈہیلے سے پاخانہ کی جائے کو صاف کر کر کپڑا
ہاتون کو لپیٹ کر استنجے پاخانہ کی جائے دہوکر وضو کراوے
بغیر منھ مین اور ناک مین پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہے
کہ کپڑا گیلا اونگلی پر لپیٹ کر داتون پر پھراوے اور سوراخ

ناک کو اسی طور سے صاف کرے بعد وضو کے اگر بال ڈاڑہی کے
اور سر کے ہوویں لعاب سے چہال گلخیرو کی دہووے
وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے بعدہٗ کروٹ کرے اوپر
بائین مونڈھے کے اور دہووے سیدہا طرف تمام اوسکا
اِس طور سے کہ پانی تختے تک پُہنچے بعد اوسکے کروٹ
کرے اوپر سیدھے مونڈھے کے اور دہووے بایان
طرف تمام اوس کا بعدہٗ ٹیکا پیچھے دیکر آہستہ پیٹ ملے
اگر پاخانے کے یا پیشاب کے جائے سے کچھ نکلے اوسے
دہووے پھر دوبارہ اوضو نہ کراوے اگر میت پہولی ہو
فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اوس کے موافق ترتیب
سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ مین تین تین
یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے بوجہ کہ زیادہ
سات مرتبہ سے کراہیت ہے بعد غسل کے کفن پہناوے
ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تہا جان کہ مرد کو کفن سُنت
تین کپڑے ہین ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ
کفنی گلے سے ٹخنون تک ازار اور لفافہ سر سے پاون تک
اور عورتون کو پانچ کپڑے سوائے ان تین کے دو کپڑے

بیان کفن میت

اور ہین ایک سربند دوسرا سینہ بند درازی سربند کی دو گز۔
شرعی اور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ بند کی تین گز اور
چوڑائی بغل سے ران تک اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو کفن
کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسری لفافہ اور عورت کو
تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار تسیرا لفافہ اور اگر
یہ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ پاوے دیوے اگر کفن
مطلق نہ ملے میت کو بیچ گہانس خوشبو کے یعنے روسہ وغیرہ کے
لپیٹے جان کہ پہلے لفافہ اوپر اوس کے ازار اوپر اوس کے
کفنی بچھا کر میت کو اوپر اوس کے سلاکر خوشبو لگاوے
یعنے عطر ملے بعدہٗ کافور سات جگہہ لگاوے ایک پیشانی
دو ہتیلیان دو گھٹنے دو پنجے پاؤن کے بعدہٗ پہلے ازار
بائین طرف سے پیچھے سیدہے طرف سے لپیٹ کر بعد
اوس کے لفافہ اوسی طور سے لپیٹے بعدہٗ تین جاے باندہے
ایک اوپر سر کے دوسرا بیچ کمر کے تسیرا نیچے پاؤن کے
اور عورتون کو بعد کفنی پہنانے کے بال سر کے دو حصّہ
کر کر چہاتی پر ڈال کر پیچہے اوس کے سربند یعنے دامنی اوپر
سر کے اوڑا کر دونو پلون سے دونو طرف سے بال لپیٹے

بیان نماز جنازہ

پیچھے اوس کے سینہ بند پیچھے اوس کے لفافہ لپیٹ کر تین جا باندہے اور نماز موافق ترتیب لکھے ہوئے کے پڑھے جگہ نیت نماز جنازہ کی فرض ہے۔ اگر جنازہ مرد کا ہے برابر سینہ کے کھڑے رہے اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے کھڑے رہے اور نیت یون کرے نماز پڑھتا ہون مین اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالی کے اللہ اکبر بولکر ہاتھ باندہے بعد اوس کے ثنا پڑھے یعنے سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبارَكَ اسمُكَ وَتَعالىٰ جَدُّكَ وَجَلَّ ثَناؤُكَ وَلا اِلٰهَ غَيرُكَ پڑھے بعد اوس کے پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر درود کہ بعد التحیات ہے تمام پڑھے پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر پھر دعا پڑھے اللّٰهُمَّ اغفِر لِحَيِّنا وَمَيِّتِنا وَشاهِدِنا وَغائِبِنا وَصَغيرِنا وَكَبيرِنا وَذَكَرِنا وَاُنثانا اللّٰهُمَّ مَن اَحيَيتَهُ مِنّا فَاَحيِهِ عَلَى الاِسلامِ وَمَن تَوَفَّيتَهُ مِنّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الاِيمانِ ط بعد اس دعا کے پھر اللہ اکبر بولکر سلام پھیرے نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے کا ہے

یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور گر جنازہ لڑکی کا ہے تو یون پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

بیان روزہ ہاے رمضان

جانّ کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِنْ شَھْرِ رَمَضَانِ الْمُبَارَكِ لِلّٰہِ تَعَالیٰ یا یون کہے روزہ رکھتا ہون مین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جانّ کہ بعد آدھی رات کے ساتوان حصّہ راتکا باقی رہے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ رات کا چہار گھڑی ہوتی ہے بعضے درازراتون مین سوا یا ساڑہے چار گھڑی ہوتی ہے لاکن قریب ساتوین حصّہ کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے پس وہان سی کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری۲ چیز کچہہ پینا تیسری۳ چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا

مختار ہے کسی چیز سے افطار کرے کہ وقت افطار کا ہے
نیت افطار کی شرط نہین ہے بلکہ فاتحہ پڑہے اور شکر اللہ کا
کرے اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے کوئی جان
بوجھ کر بیچ روزہ کے اِن تین چیزون سے ایک چیز کیا
یعنے کچھ کہایا یا کچھ پیا یا جماع کیا اوس پر قضا اوس روزے
کی اور کفارہ آیا یعنے ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے
اور ایک روزہ قضا کا رکھے۔ اور اگر باندی غلام میسر نہین تو
ساٹھ غریبون کو پیٹ بھر کہانا کھلاوے اور ایک روزہ
رکھے اور اگر قدرت کہانا کہلانے کی نہین تو ساٹھ روزے پے
در پے رکھے اور روزہ قضا کا رکھے اگر کوئی مٹی یا کنکرے
یا موتی یا سیپی سوا اِن کے جو چیز کہ نہین کہانے کی ہے
کھایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا یعنے انزال
کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کی قضا روزہ لازم پڑا اور اگر کسی نے
بھولے سے پیٹ بھر کر کہایا یا تھوڑا پیٹ کہانا کہایا یا پانی پیا یا شہوت
خود بخود چہوٹ گیا یا خواب مین جماع سے انزال کیا
روزہ نہین گیا اور اگر کسی نے کہانے کی چیزون سے
زبان پر رکھا۔ لاکن حلق تک نہین پہونچا روزہ مکروہ ہوا

یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کھلایا وقت ضرورت کے جائز آیا اور اگر کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا یا جو نکون سے سرنگیون سے لہو نکالا یا سرمہ آنکھون مین لگایا یا تیل سرمین ڈالا یا خوشبو سونگا اِن تمام صورتون مین روزہ نہین گیا اور کچھ گناہ نہین ہوا آج امت محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے یہہ دعا بعد کہنے یا سُننے اذان کے پڑہیگا

دعا بعد از اذان

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ دامن شفاعت مین لپٹا رہیگا گوش دل سے سُن اور پھول ایمان کی

بیان شفاعت کبریٰ

اعتقاد کے ہاتھہ سے چُن کہ دن قیامت کے جلال سے اللہ جل جلالہ کے لوح اور قلم اور عرش سے فرش تک کل مخلوقین اور ملائکین و مقربین اور مرسلین کملین لرزان اور ترسان رہینگے کِسی کو قدرتِ دم مارنے کی نہین رہیگی اوس وقت سید المرسلین صلوۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ مقام محمود کے سجدہ ادا کرینگے اور ثنائے الٰہی

بجا لاوینگے۔ پس اللہ جل جلالہ ساتھ رحم تمام کے کلام رحمتہ العالمین سے کریگا اور فرماویگا اے رسول میرے اور اے مقبول میرے سر اوٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے اے حبیب میرے اور اے محبوب میرے ہر کوئی رضا میری چہتا ہے میں رضا تیری چہتا ہوں اوس وقت شفیع المذنبین پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السلام کی اور جمیع ملائکہ کی کرکر بعدہٗ ساتھ امت اپنے تمام امتونکے شفاعت کرینگے بعد کلام کرنے اللہ جل جلالہٗ نے ساتھ خیر الانام کے تمام مخلوق اور ملائکہ اور مرسلین کو تسکین خاطر ہو گی جان کہ تسکین خاطر کل کی شفاعت کل کی ہے سبب پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السلام کا یہ ہے کہ اس دار دنیا میں جبرئیل علیہ السلام نے سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عہد و پیمان کئے ہین اور عرض کئے ہین اے سید و اے محبوب خدا اون دنیا مشکلے پہلے شفاعت واسطے جبرئیل کے جناب باریمین کلام کیجئے۔ بعد ؤ جمیع ملائکہ مقربین اور خلق کی شفاعت کیجئے اے وہ لوگون کہ دھم امت محمدی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

کا مارتے ہو لازم کہ فرمان سے اون کے ہرگز نہ سر پھیرو
اور شرع سے سرِ مو تجاوز نکرو اور نمازِ پنجگانہ ادا کرو اور
جان و مال اپنا اُنپر فدا کرو اور محبت مین اون کے مرو کہ دن
قیامت کے شفاعت بین اون کے رہو پس یہ مسکین بے
تسکین کہ نعلین بردار سیدّ المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلّم کا ہے چند مسئلہ ضرور یہ نماز کیواسطے یاد کرنے
لڑکون کے تحریر کر کر نام اس کا صورت نماز
رکھا ہے الٰہا خدایا غفورا رحیما طفیل سے صورت محمدی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ صورت
نماز کو قبول کر کر اس مسکین کو اور والدین کو اور
برادران اور اقربا اور محبان اور کاتبان اور
ناظران اور قاریان کو اور کل مُسلمین اور مسلمات
کو اور مومنین اور مومنات کو دامن بین شفاعت
حضرت سیدّ المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے
لپیٹ آمین ثم آمین بہیج تاریخ دوسری محرم الحرام
کے کہ سنہ ۱۲۵۴ بارہ سو چوپن ہجری نبوی صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلّم گذرے تھے کہ نقش صورتِ نماز کا

پردۂ بطون سے صفحۂ ظاہر پر ازدہا تمت تمام شد

محمدؐ گر نبودے کس نبودے نبودے ہر دو عالم را وجودی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ واصحابہ وسلم

دائما کثیرا کثیرا

ط

تجوید الحروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ا ب ت ث ج ح

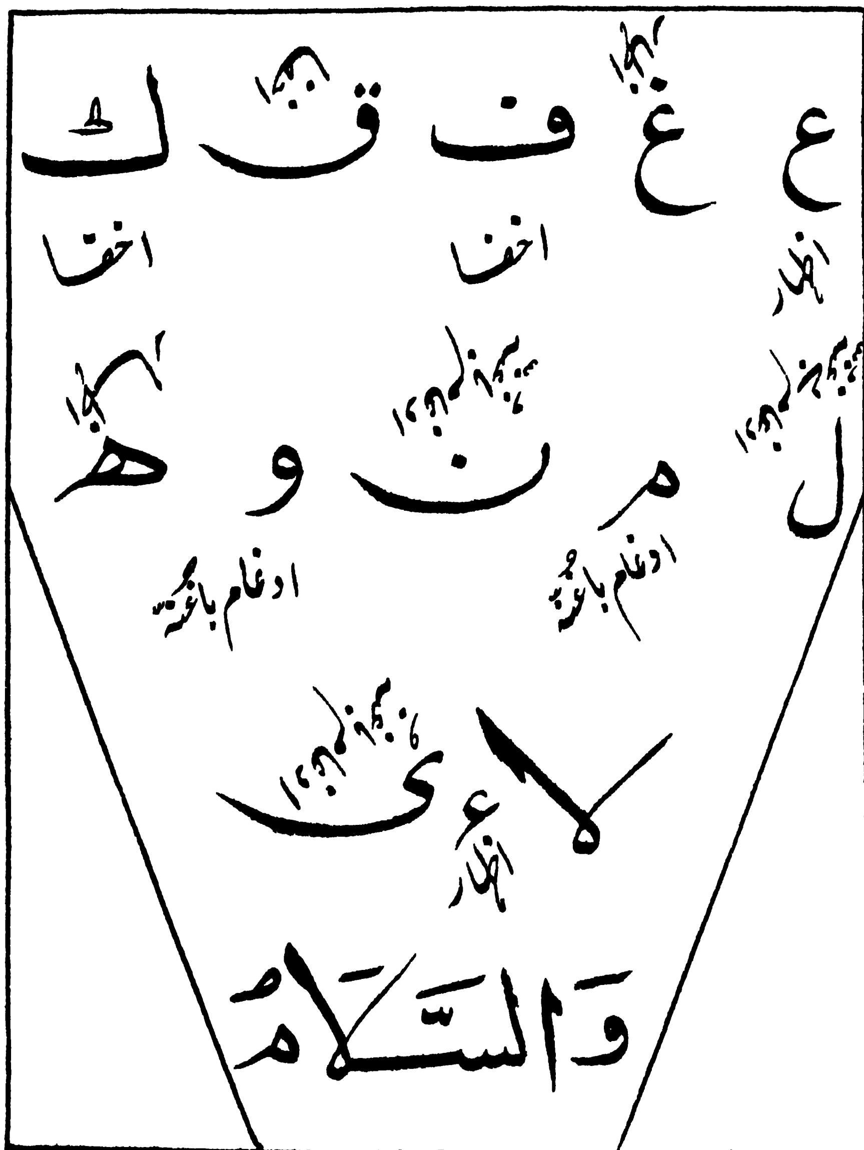
قلب — اخفا — اظہار

خ د ذ ر ز س

اخفا — ادغام بے غنہ — اخفا

ش ص ض ط ظ

اخفا — اخفا



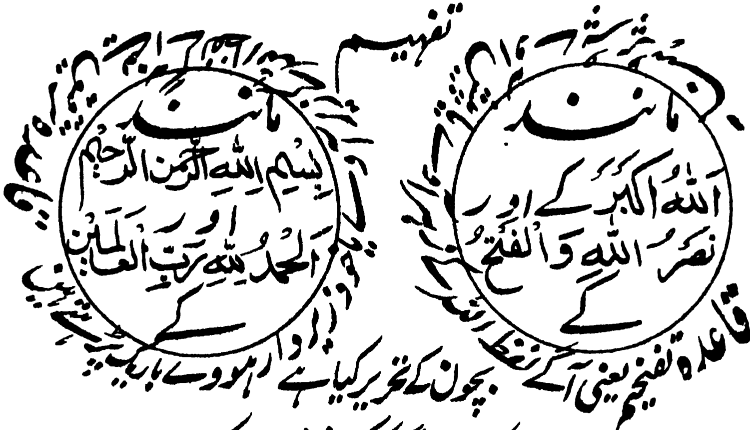
رسالہ قرارت موسوم بہ دوائر التجوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام

علیٰ رسولہٖ محمدٍ وّ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

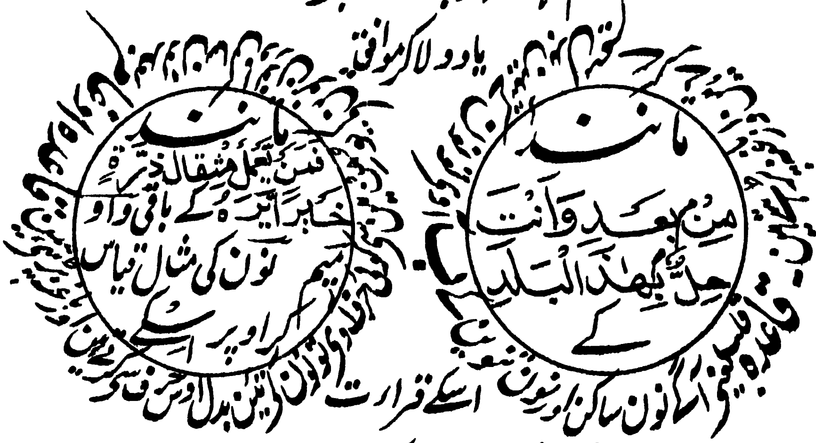
بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر مسکین چند دوائر قرأت کے واسطے



بچوں کے تحریر کیا ہے

لازم ہے کہ ہر بزرگ کو کہ اپنی خوردوں کو

یاد ولا کر موافق



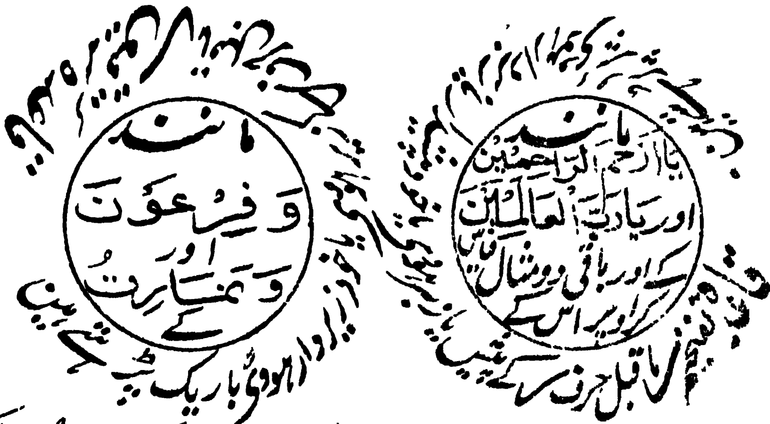
اسکے قرأت

درست کراویں



جان کہ یہہ قطرہ قرارت کا ہے اور دریائے عظیم





..... ہے وصلے اللہ تعالیٰ علے خیر خلقہ محمدٍ
وآلہ واصحابہ اجمعین

رسالہ قرارت موسوم بہ قواعد التجوید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ **قاعدہ قلب** بعد نونِ ساکن اور نونِ

قاعدۂ قلب

تنوین کے **ب** آوے تو نون کے تئیں بدل میم
سے کرتے ہیں اور باغنہ پڑھتے ہیں مانند مِنْۢ بَعْدِ
وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ کے قاعدہ ادغامِ باغنہ

قاعدۂ ادغام باغُنَّہ

بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے یُوْمِنْ میں
سے کوئی حرف آوے تو نون کے تئیں بدل اُس
حرف سے کرتے ہیں اور باغنہ پڑھتے ہیں مانند
نَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ کے

قاعدۂ ادغام بےغُنَّہ

قاعدہ ادغام بےغنہ بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین
کے ر یا ل آوے نون کے تئیں بدل ر سے یا ل
سے کرتے ہیں اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہیں مانند اَنْ
رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے

قاعدۂ اظہار

قاعدۂ اظہار بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے ء اور
ہ اور ح اور خ اور ع اور غ ان چھے حرفوں میں سے

کوئی حرف آوے نون کے تئین ظاہر کرتے ہین اور پڑہتے ہین مانند
وَآمَنَہُم مِنْ خَوْفٍ ۞ کُفُوًا اَحَدٌ کے قاعدہ
اخفا بعد نون ساکن اور نونِ تنوین کے ت ث
ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ
ف ق ك اِن پندرہ حرفون سے کوئی حرف
آوے نون کے تئین اخفا کرتے ہین یعنے پوشیدہ کرکر سات
غنہ کے پڑہتے ہین مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۞ وَکَاْسًا
دِہَاقًا کے قاعدہ تفخیم ماقبل لفظ مبارک اللہ کے پیش
آوے یا زبر آوے لفظ مبارک کے تئین پُر پڑہتے ہین مانند
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۞ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے قاعدہ ترقیق ماقبل
لفظ مبارک کے زیر آوے یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے
تئین باریک پڑہتے ہین مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط کے قاعدہ تفخیم را
ماقبل حرف را کے پیش یا زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے
یا زبر دار ہووے پُر پڑہتے ہین مانند یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے قاعدہ ترقیق را ماقبل حرف
را کے زیر ہووے یا خود زیر دار ہووے باریک

پڑہتے ہین مانند وَفِرعَونَ وَثِمَارِ فُ کے وَصَلَّی اللّٰہُ
تَعَالیٰ عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ
وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ
الرَّاحِمِینَ

رسالہ قرارت موسوم بہ ہدایت القرآء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
خَیرِ المُرسَلِینَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ
بعد حمد وصلوٰۃ کے اے تلاوت کرنیوالے قرآن شریف کے
اللہ تعالیٰ نے تعریف مین اور توصیف مین تیرے
حدیث قدسی فرمایا ہے۔ جو چاہے کہ میرے سے بواسطہ
باتین کرے پس وہ کلام شریف پڑہے اسواسطے فقیر مسکین نے
چند قواعد قرائت کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیاہی
لازم ہے قاری کے تئین کہ موافق اوس کے قرارت پڑہے
تاکہ نرمی سے باتین خدائے باری سے کرے اے قاری
نون اوپر دو قسم کے ہے ایک نون ساکن جزم دارکے
تئین کہتے ہین مانند اَنْ کے دوسری نون تنوین دو پیش

دو زبر دو زیر کے تئین کہتے ہین مانند بٍ کے تمام اٹھائیس ۲۸
حرف ہین اون مین سے ب بعد اون دو نو نون کے
آوے نون کے تئین بدل میم سے کرتے ہین اور سات
غنہ کے پڑھتے ہین غنہ وہ ہے کہ آواز طرف ناک کے جاوے
مانند مِنْ بَعْدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ
کے اسے قاعدہ قلب کہتے ہین باقی رہے ستائیس ۲۷
حرف اون مین سے ی و م ن کہ مجموع اونکا
یومن ہوتا ہے بعد اِن دو نون نو نون کے
آوے ادغام سات غنہ کے کرتے ہین یعنے نون کے
تئین بدل اوس حرف سے کرتے ہین اور باغنہ
پڑھتے ہین مانند فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا
یَّرَہٗ کے باقی چھ ۶ مثالان قیاس کر اوپر اِسکے
اِسے قاعدہ ادغام کہتے ہین باقی رہے تیئیس ۲۳ حرف
اون مین سے را یا ل بعد اون دو نون نو نون کے
آوے نون کے تئین بدل را سے کرتے ہین اور را
مین ادغام کرتے ہین اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہین مانند
اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی کے یا نون کے تئین بدل لام سے

کرتے ہین اور لام مین ادغام کرتے ہین یہان بھی بغیر
غنہ کے پڑھتے ہین مانند وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا
اَحَدٌ کے اگر ساے اور لام یؤمنون مین
شریک ہووے مجموع اوس کا یرملون ہوتا ہے
اسے قاعدہ یرملون کہتے ہین باقی رہے اکیس ۲۱
حرف اون مین سے ء اور ھ اور ح اور خ
اور ع اور غ ان حرفون کو حرف حلقی کہتے
ہین بعد اون دو نون نون کے آوے اون دونو
کو ظاہر کرتے ہین اور پڑھتے ہین مانند وَاٰمَنَهُمْ
مِنْ خَوْفٍ اور کُفُوًا اَحَدٌ کے باقی دس
مثالان قیاس کر اوپر اس کے اسے قاعدہ اظہار کہتے
ہین باقی رہے پندرہ حرف ت ث ج د
ذ ز س ش ص ض ط ظ ف
ق ك اِن پندرہ حرفون سے بعد اون دونو
نونون کے کوئی حرف آوے نون کے تئین اخفا کرتے ہین
یعنے پوشیدہ کر کر سات غنہ کے پڑھتے ہین مانند
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی اور وَكَاْسًا دِهَاقًا

کے باقی اٹھایئس مثالان قیاس کرا وپر اسکے اسے قاعدہ
اخفا کہتے ہین اے قاری لفظ مبارک اللہ دل سے
تیرے جاری ماقبل اوس کے پیش یا زبر آوے لفظ کے
تین پُر پڑہتے ہین مانند اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اور نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ
کے اسے قاعدہ تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل اوس کے زیر آوے
یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے تین باریک
پڑہتے ہین مانند بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے اور
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کے اسے قاعدہ
ترقیق کہتے ہین اور اسی طور سے حال حرف ر کا ہے
کہ ماقبل اُس کے پیش ہووے یا زبر ہووے یا خود پیش دار
ہووے یا زبر دار ہووے پُر پڑہتے ہین مانند
یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ اور یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ کے
باقی دو مثالان قیاس کرا وپر اس کے اس قاعدہ کے تین
بھی تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل حرف ر ی کے زیر ہووے
یا خود زیر دار ہووے باریک پڑہتے ہین مانند فِرۡعَوۡنَ
اور وَنَمَارِقُ کے اس قاعدہ کے تین بھی ترقیق
کہتے ہین اے قاری اللہ تعالیٰ نے کلام شریف مین

فرمایا ہے پڑھو تم قرآن شریف کو سات آہستگی کے یعنے
علم قرارت کے تئین تحقیق کر کر حرف اور مدّ اور شدّ
بخوبی ادا کرو اور رضائے آلٰہی مین ڈوبو اے قاری
جو تحریر فقیر کی ہے الف بے قرائت کی ہے اسپر
قناعت نہ کر کر بحرِ قرارت مین غوطہ مار کر موتی کمالکے تئین ہیچ ہاتھ کے
لا کر شب و روز بیچ قرائت کلام مجید کے رہو اور عمر اپنی بیچ
اوس کے آخر کرو تا کہ شفاعت سے کلام شریف کے
دن قیامت کے نجات پاؤ وصلّے اللہ تعالےٰ
علےٰ خیرِ خلقہٖ محمّدٍ وّ آلہٖ واصحابہٖ
اجمعین برحمتکَ یا ارحمَ الراحمین ط

خُطب

الخطبة الاولی لیوم الجمعه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ ط وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ط اَیْ
عَلٰی صُوْرَۃٍ جَمِیْلَۃٍ شَرِیْفَۃٍ نَجِیْبَۃٍ ط لِاَنَّہٗ
خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ ط وَ اللَّازِمُ لِلْخِلَافَۃِ مِرْاٰتِیَّۃٌ

اَلْجَمَالِ وَ الْکَمَالِ هٰذَا هُوَ الْخُلُقُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ
وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰی حَبِیْبَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِهٖ حَیْثُ
قَالَ فِیْ کَلَامِهِ الْقَدِیْمِ ۔ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط اَلْخُلُقُ الْعَظِیْمُ هِیَ عُکُوْسُ الْاَسْمَاءِ
وَالصِّفَاتِ الَّتِیْ انْطَبَعَتْ فِیْ مِرْاٰةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
وَظَهَرَ فِیْهِ الْکَمَالَاتُ الْقَدِیْمَةُ الْوُجُوْبِیَّةُ
الرَّبُوْبِیَّةُ ط لِاَنَّهٗ صَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا
مُحِبًّا وَمَحْبُوْبًا وَفِیْ دَارِ الْاٰخِرَةِ مَحْبُوْبًا
صِرْفًا فَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّهٖ ؎
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ ؁ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ ؁ صَلُّوْا عَلَیْهِ
وَ اٰلِهٖ ؎ شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ ؁ قَسِیْمٌ
جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَسِیْمٌ ؁ اَیُّهَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا
وَ افْهَمُوْا اَنَّ نَبِیَّکُمْ وَرَسُوْلَکُمْ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ

لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَا لِاَحَدٍ فِیْ مَرْتَبَتِهٖ عِنْدَ اللّٰهِ
بَلْ هُوَ حَبِیْبُ اللّٰهِ لِهٰذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ
مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ۔ تَقَبَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی
دُعَاءَ اٰدَمَ بِسَبَبِهٖ وَنَجّٰی نُوْحٌ نَبِیَّ اللّٰهِ بِمَدَدِهٖ
وَكَانَ النَّارُ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی خَلِیْلِهٖ
لِقُوَّتِهٖ وَخَرَجَ مُوْسٰی كَلِیْمُ اللّٰهِ مِنَ الْبَحْرِ نَظَرَهٗ
فَاتَّبِعُوْا شَرِیْعَةَ نَبِیِّكُمْ وَ اسْلُكُوْا طَرِیْقَةَ رَسُوْلِكُمْ
طَرِیْقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
عَلٰی قِسْمَیْنِ اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ اِعْتِقَادِیٌّ وَ الْقِسْمُ
الثَّانِیْ عَمَلِیٌّ ۔ وَالْاِعْتِقَادِیُّ اِنَّمَا هُوَ مُنْحَصِرٌ
فِیْ مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ لَا اخْتِلَافَ
فِیْهِ قَدْرَ رَاْسِ شَعْرَةٍ ۔ وَ كُلُّهٗ حَقٌّ حَقٌّ
حَقٌّ فَالَّازِمُ عَلَی النَّاسِ كُلِّهِمْ اَنْ یَّعْتَقِدُوْا
مُوَافِقَ اِعْتِقَادَاتِهِمْ لِاَنَّهٗ لَا سَبَبَ لِلنَّجَاةِ
وَ الْفَلَاحِ اِلَّا هُوَ وَالْعَمَلِیُّ مُنْحَصِرٌ فِیْ اِجْتِهَادِ

الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ كُلُّهُمْ عَلَى الْحَقِّ ط فَاتَّبِعْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَاعْمَلْ عَلٰى حُكْمِهِ وَكُنْ فِي مَحَبَّةِ الثَّلَاثَةِ الْبَاقِيَةِ كَمَحَبَّةِ إِمَامِكَ۔ فَبَعْدَ الْاِعْتِقَادِ لَابُدَّ مِنَ الْعَمَلِ الْكَامِلِ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَدَاءُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَةِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَدَاءُ الزَّكٰوةِ عَلٰى صَاحِبِ النِّصَابِ وَالْحَجُّ مِنْ اَحْسَنِ الْوُجُوْهِ اِذَا اسْتَطَعْتُمْ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَبَعْدَهٗ سُلُوْكُ طَرِيْقِ الصُّوْفِيَّةِ يَعْنِيْ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ مُوَافِقَ اِرْشَادِ صَاحِبِ الْاِرْشَادِ لِاَنَّ الْفَنَاءَ وَالْبَقَاءَ وَقُرْبَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَحَبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَمَالِ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِهٖ وَالذَّاكِرُ كَذَا يَصِلُ اِلَى الْاِيْمَانِ الْحَقِيْقِيِّ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

الخطبة الثانية ليوم الجمعة

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدَّرَ لَنَا الْاِيْمَانَ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ

دلیلنا وناطریق الاسلام والاحسان خصوصا علی
افضل الصحابۃ بالتحقیق امیر المومنین حضرت ابی بکر
ن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام من الملک
العلام علی قاتل الکفرۃ والمرتاب من کان رأیہ موافقا
للوحی والکتاب امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام من الملک العلام علی
جامع القرآن کامل الحیاء والایمان امیر المومنین
حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام
من الملک العلام علی اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب
امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ
وعلی العشرۃ الباقیۃ المبشرۃ الذین بایعوہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم تحت الشجرۃ رضی اللہ تعالی عنہم ثم السلام
علی العمین الشریفین بین الناس حمزۃ والعباس رضی اللہ
تعالی عنہما و ثم السلام علی امہات المومنین والمسلمین
حضرت خدیجۃ الکبری وحضرت عایشۃ الصدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہما وعلی باقیۃ الازواج المطہرات
رضی اللہ تعالی عنہن ثم السلام علی بنت النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم الّتی قال علیہ السلام فی حقّہا اَلفاطمۃ بضعۃ منّی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثمّ السلام علی الامامین الہمامین امیر المؤمنین حضرت الحسن المجتبیٰ وامیر المؤمنین حضرت الحسین شہید وادی کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثمّ السلام علی جمیع الصحابۃ والتابعین وعلی تبع التابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

دعائے سلطان الزمان بخواند

اللّٰہمّ انصر من نصر دین محمّدٍ وشریعتہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلّم واخذل من خذل دین محمّدٍ وطریقتہ سہ بار بخواند عباد اللہ رحمکم اللہ صلّوا صلوٰۃ الجمعۃ واذکروا اللہ فانّ ذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ وافضل واکرم واکبر ـ

تمّت

ومن کلامہ الشریف مدّ ظلّہم العالی

منھ سے بولو بت نہ بجاؤ خدا کیواسطے ۔ دور سے آئے تمہارے ہم لقا کیواسطے

لطف فرماؤ کرم کی تم کرو ہم پر نگاہ ۔ خدمت شاہی میں آئے ہم دعا کیواسطے

مت کہو ای جان مسکین چل نکل جا دور ہو ۔ دل پھنسا ہو زلف میں کالی بلا کیواسطے

ایضاً قصیده منه مدظله وزاد فیضه

ای محمد جانِ من بر تو فدا	آمدی از بحرِ وحدت خوش لقا
گر لقای تو نبودی در جهان	کے شدی اہلِ جهان اہل امان
گر نبودی ذات نو بر من عیان	ذات من معدوم بودی در جہان
ما عدم بودیم فانی در عدم	بوے تو داده نشانی از قدم
خوش خرامیدی تو از کتم عدم	خوش نهادی بر سر ہستی قدم
این کرشمه از کجا آورده	ذاتِ حق را تو نمایان کرده
کنت کنزاً را ظهوری آمدی	ایکه تو از فهم ما بالاتری
شاد بودی در حریم کبریا	آمدی بر ما عیان را ز خفا
سرِ مکنون را تو کردی بر عیان	بی نشان را داده بر ما نشان
شاد باد اے سرور عالی مقام	از طفیلِ جاهِ تو یابم مرام

این عجب کاری که مسکین را نبی
غوطه دادی در وجودِ خارجی

تمام شد جلد اوّل لذاتِ مسکین

بعده آغاز جلد ثانی

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ؁

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ
مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ و زاد فیضہ المسمّیٰ بہ

طمانیۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد ثانی

مشتمل بر بست[۲۰] رسائل مفصلہ ذیل

المراقبات	رسالہ ارشادیہ	قرب محبوب	رسالہ سلوک
رمز محبوب	شان محبوب	جلوۂ محبوب	طریق محبوب
دیدار یار	تجلی دلدار	امر معروف	نہی منکر
حواس خمسہ	دکان شیرینی	قال صحیح	مست ناز
نسبت خاص	ناز و نیاز	زیر و بم	برزخ محمدی

خادم حضرت ایشان فقیر مسکین ابوطاہر محمد عبدالقادر کان اللہ لہ بکمال صحت بقالب طبع در رسانید

در مطبع مفید دکن حیدرآباد دکن طبع شد
سنہ ۱۳۱۲

فهرست جلد ثانی لذات مسکین

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

الحمدُ للہ والمنہ کہ این متبرک مجموعہ تمامی مسائل وارشادات میسّرہ من ملفوظات حضرت پیر و مرشد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ زمان قطب جہان قلزم جذبات عمان حالات منبع فیوضات سرمدی مقتداے طریقہ نقشبندی مجددی خلیفۂ خدا چراغ راہ ہُدی نائب خیر البشر صلعم مجدد مائۃ رابعۃ العشر پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا وشیخنا ومولانا ومرشدنا حضرت **محمد نعیم** المعروف بہ **مسکین شاہ** صاحب قبلہ ادام اللہ تعالے علی رؤسنا ظلہم العالے ماکُرِّرَت الایّام واللّیالی ۔ المسمّٰی بہ

طمانینۃُ القُلوب فی ذِکرِ المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذّاتِ مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد ثانی

کمینہ غلامان وکمترین خاکروبان وسگِ گرگین آستانہ فیض نشانہ حضرت ایشان قلبی رُوحی ومہجتی فداہٗ فقیر حقیر مسکین ابوطاہر محمد عبد القادر رزقنی اللہ تعالیٰ من برکاتہ ونفعنی اللہ عن کمالاتہ وجعلنی اللہ سبحانہ فی الدارین من عبید خدمتہ واحیانی اللہ تعالیٰ واماتنی حریّا فی رضائہ وحُبّہ ورحم اللہ عبداً قال آمین ۔ بنظر کثرت شوق یاران طریقہ بغرض افاضہ عام بکمال تصحیح وتنقیح وتمام تہذیب وترتیب بقالب طبع درر سانید ۔

در مطبعِ مفیدِ دکن بلدہ حیدرآباد طبع شد

المراقبات للسلوک النقشبندیۃ المجددیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ الذین حصلوا القرب وسعدہ. بعد حمد وصلوۃ کے فقیر محمد نعیم معروف سائیں مسکین شاہ کے مراقبات نقشبندیہ مجددیہ رحمہم اللہ تعالی کے تیئں ساتھ زبان ہندی کے جسطور ہیں کہ طالبونکو تعلیم کیا ہی بیچ اس مختصر کے تحریر کرتا ہی اللہ تعالی بغیر کم وزیادتی کے ساتھ حاصل ہونے احوالکی یاد کرنے کی ہدایت دیوے اور استقامت بیچ اسکے کرامت فرمادے آمین یا رب العالمین ویا خیر الناصرین۔

مراقبۂ احدیت آنکھین بند کرکر زبان تارک کو لگا کر دل کی طرف متوجہ ہو کر دل کو اللہ تعالی کی طرف متوجہ کرکر اللہ اللہ ذکر کرنا اور مرشد کی تصویر کو سامنے جما کر ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالی

کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ دل پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ دل سے میرے لطیفۂ دل پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ روح سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے
فیض مرشد کے لطیفۂ روح پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ روح سے میرے لطیفۂ روح پر آتا ہے
اسی طور سے لطیفۂ سرّی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ
کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ سری پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفۂ سری سے میرے
لطیفۂ سرّی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ خفی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ
کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفۂ خفی سے میرے
لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ اخفیٰ سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے
فیض مرشد کے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ اخفیٰ سے میرے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ نفسی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں
سے فیض مرشد کے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی سے میرے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ قالب سے کہ جسے سلطان الاذکار کہتے ہیں اَللّٰہُ اَللّٰہ
ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ قالب
پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ قالب سے میرے لطیفۂ قالب پر آتا ہے۔
ذکر نفی اثبات کا ساتھ بند کرنے دم کے کلمۂ لا کے تئیں ناف سے اٹھا کر

لطیفہ نفسی تک پہنچا کر اِلَّا اللہ کے تیئن سینہ ہر بازو پر تصور کر کر اِلَّا اللہ کے تیئن لطیفہ روح سے
لیکر تمام لطیفوں پر سے گذار کر لطیفہ قلب پر ضرب کرنا معنی کلمہ طیبہ کا اس طور سے خیال کرنا نہیں ہے
کوئی مقصود سوای ذات پاک کے تیئن یا پانچ پر یا زیادہ اس سے ہو سکے لیکن طاق پر دم چھوڑنا
وقت چھوڑنے دم کے محمد رسول اللہ دل سے اور زبان سے کہنا۔ بعد تھوڑے ذکر کے الٰہی مقصود من توئی
ورضای تو۔ محبت و معرفت خود بدہ۔ اس دعا کو ساتھ عجز و انکساری کے مانگنا۔

مراقبہ معیت ساتھ ذکر نفی اثبات کے معنی اس آیہ شریفہ کے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ اللہ تعالیٰ
ساتھ ہمارے ہے اس طور سے کہ شان کو اسکے سزاوار ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ قلب پر
وہانسے فیض آتا ہے میرے لطیفہ قلب پر۔ مراقبہ ہر لطیفہ کا ساتھ ذکر اسم ذات کے اس طور سے تصور کرنا

مراقبہ لطیفہ قلبی تجلیات افعالیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت محمد رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم وہاں سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے وہاں سے
فیض آتا ہے بواسطہ دل مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ دل مبارک پیر میرے اوپر دل میرے کے

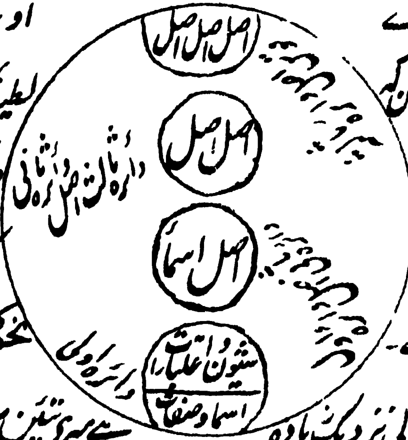
مراقبہ لطیفہ روحی تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر روح مبارک حضرت
محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہانسے فیض آتا ہے اوپر روح مبارک حضرت نوح
اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے وہانسے فیض آتا ہے بواسطہ روح مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ
روح مبارک پیر میرے اوپر روح میرے کے۔

مراقبہ لطیفہ سرّی تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر سرّی مبارک حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہانسے فیض آتا ہے اوپر سرّی مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام

کو وہاں سی فیض آتا ہی بواسطہ سری مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ سری مبارک پیر میرا اور پر سری میری کی

مراقبہ لطیفہ خفی تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ سی فیض آتا ہی اور پر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی وہاں سی فیض آتا ہی اور پر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہاں سی فیض آتا ہی بواسطہ خفی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ خفی مبارک پیر میرے اور پر خفی میرے کے۔

مراقبہ لطیفہ اخفی تجلیات شان جامع الٰہیہ سی فیض آتا ہی اور پر اخفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی وہاں سی فیض آتا ہی بواسطہ اخفی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ اخفی مبارک پیر میرے اور پر اخفی میرے کے



مراقبہ اقربیت جان کہ لطیفہ نفسی میں سارے تین دائرے ہیں۔ دائرہ اول میں مراقبہ اقربیت اسطور پر کرنا میں دائرہ اول میں ہوں جو اقربیت کا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ اللہ تعالیٰ نزدیک زیادہ ہے میری تئیں میرے سے اُس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کی لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول وہاں سے فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ محبت میں دائرہ ثانی میں ہوں جو اصل ہی دائرہ اول کا یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہُ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئیں اور دوست رکھتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تئیں اُس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کے لطیفہ نفسی پر معہ دو دائرہ وہاں سی فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر

معہ دو دائرہ معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ محبت مین دائرہ ثالث مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثانی کا یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفہ نفسی پر معہ سہ دائرہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر معہ سہ دائرہ معہ لطائف خمسہ عالم امر

مراقبہ محبت مین قوس مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثالث کی یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفہ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ اسم ظاہر ہُوَ الظَّاہِرُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم ظاہر کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفہ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہان سی فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ اسم باطن ہُوَ الْبَاطِنُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم باطن کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کی وہانسی فیض آتا ہی میری عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کے۔

مراقبہ کمالات نبوت وہ ذات جو منشا ہی کمالات نبوت کا مُعرّا ہی جمیع اعتبارات سابقہ سے اور مُبرّا ہی ہمہ تعینات سی اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ وہان سے فیض آتا ہی میرے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ۔

مراقبہ کمالات رسالت وہ ذات ہی جو منشا کمالات رسالت کا اُس ذات سی فیض آتا ہی

مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم وہ ذات جو منشا ہی کمالات اولوالعزم کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت کعبہ وہ ذات جو حقیقت کعبہ ہی مسجود لہ جمیع ممکنات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت قرآن وہ ذات جو حقیقت قرآن ہی مبدأ وسعت بیچون حضرت ذات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہانسی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر

مراقبہ حقیقت صلوۃ وہ ذات جو حقیقت صلوۃ ہی کمال وسعت بیچون حضرت ذات اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ معبودیت صرفہ وہ ذات جو معبودیت صرفہ ہی اُس ذات سی فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہانسے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی علیہ السلام وہ ذات جو منشا ہی حقیقت ابراہیمی کا اُنسیت ذات کے ساتھ ذات کے اُس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت موسوی علیہ السلام وہ ذات جو منشا ہی حقیقت موسوی کا محبت ذات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہانسی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ حقیقت محمدیؐ وہ ذات جو منشا ہی حقیقت محمدیؐ کا محب و محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ حقیقت احمدیؐ وہ ذات جو منشا ہی حقیقت احمدیؐ کا محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ حُبّ صرفہ وہ ذات جو منشا ہی حُبّ صرفہ کا اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ لاتعیّن وہ ذات جو لاتعیّن ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

خاتمہ مُراقبات سلوک نقشبندیہ

مجددیہ رحمہم اللہ تعالی بیچ تاریخ گیارہوین رجب المرجب ۱۲۷۶ بارہ سو چہتر ہجری نبوی تہی کہ اتمام کو پہونچی اللہ تعالی بتصدق سیّد الثقلین مبارک حبیب اپنی صلوٰت اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین مقبول قلوب پیران کبار رحمہم اللہ کری آمین ثم آمین

تاریخ این رسالہ ارشاد شدہ است ۱۲۷۶

۱۴۲

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

رسالۂ ارشادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقیر حقیر بے تسکین محمد نعیم المعروف بہ **مسکین شاہ** از پیروان طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ ویکے از غلامانِ جناب شیخ زمان قطب دوران قوت ارباب ایمان تقویت اصحاب ایقان پیرو مرشدی فداہ قلبی وروحی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب دام اللہ افاضتہم کہ ہرگاہ باستفادہ جناب کرامت مآب از مراقبات ومکاشفات وواردات وواقعات سرمایۂ بے سروسامانی بہم رسانید حکم عالی صادر گردید کہ رسالۂ موجز الاملا مبسوط الاشارہ درین طریقۂ عالیہ انشا سازد تا برادرانِ دینی را فائدہ حاصل آید اگرچہ این بے بضاعت استطاعت این امر نداشت وغیر از امتثال امر جلیل القدر چارہ ہم ندانست پس برطبق ارشادِ مکرمت بنیاد

بدین عنوان اساس تحریر نہاد واللہ الموفق بالاتمام از تعلیمات و تلقینات
حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی کہ این درویش بے خویش کرامات
را بر بیان جان بستہ در حلقہ بگوشان صدق اعتقاد در آمدہ و روزگاری چند
در مشق توجہات طریقۂ عالیہ نقشبندیہ گزرانده بدین حال سمت ارشاد
پذیرفتہ کہ انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج
از عالم خلق عالم امر آنکہ از امر کن پیدا شدہ۔ و عالم خلق آنکہ ظہورش تدریج
آمدہ۔ عالم امر فوق عرش۔ و عالم خلق تحت عرش۔ لطائف عالم امر قلب و
روح و سری و خفی و اخفی۔ و لطائف عالم خلق لطیفہ نفس و
خاک و آب و باد و نار ارشاد دائرہ امکان عبارت از ہر دو عالم است

نصف عالی آن بالائے عرش و نصف سافل
آن تحت عرش
بایںصورت
پس این فقیر
راہر قدر کہ صفائی
لطائف عشرہ
بتوجہات وارشادات حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی ہم رسیدہ بعرض و اظہار خواہد آورد ارشاد

اخفی
خفی
سری
روح
قلب
عرش
نفس
نار
باد
آب
خاک

کہ محل قلب زیر پستان چپ بفاصلۂ دو انگشت مائل بہ پہلوست زبان بکام
چسپانیدہ مفہوم اسم مبارک **اللہ** کہ بیچون وبیچگونہ وبے شبہ وبے نمونہ است ملحوظ
خاطر داشتہ متوجہ بدل باشد ودل را متوجہ باو سبحانہ دارد و در ذکر اسم ذات از
زبان خیال مستغرق باشد اما زمان دخول توجہ ذکر را موقوف داشتہ باینطور
متوجہ باشد کہ فیض از باری تعالیٰ بر قلب شیخ من مے آید واز آنجا بر قلب من
میرسد چونکہ چندی درویش بخویش مورد توجہات قلبی حضرت پیر ومرشدی
فداہ قلبی وروحی ماندہ دید کہ فرحتے عجیب بر قلب وحرکتے درو پدید آمد
و ذکر اسم ذات یعنی **اَللّٰہُ اَللّٰہ** جاری گردید ومشاہدہ میکرد کہ از قلب مقدسہ
حضرت پیر ومرشدی فداہ قلبی وروحی مثل امواج دریا بر قلبم میرسد بسان
ترشح نمناک در حالت استغراق تلذذے و فرحتے از آن بر باطن من بر
میخورد پس باید کہ صورت شیخ را بلحاظ فیض فیضان حقیقی روبروی خود
یا درون دلِ خود یا خود را بصورت شیخ تصور نماید آین ہر سہ را ذکر رابطہ
گویند وبے این ذکر رابطہ فتح الباب بطون نمیگردد وہر قدر کہ ذکر رابطہ پُر
غلو باشد پایہ سلوک علو۔ واین فقیر را ذکر رابطہ آنقدر غلو کرد کہ گاہے ذکر بے فکر
شیخ سر نمیزد بلکہ در ہر شئی غیر صورت شیخ نمے بیند وآخر الامر خود را از خویش
برکنار می یافت مصرع فانی شدم بشیخ ومرادم حصول شد۔ نور این لطیفہ در
عالم مثال معصفری است ارشاد کہ محل لطیفۂ روح زیر پستان

راست بفاصلۂ دو انگشت است باید کہ باو متوجہ باشد بتوجہات حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی حرکتے درو پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید و این فقیر را
از قوت لطیفۂ قلب جسم ناصفۂ دستِ یسار و از قوت لطیفۂ روح جسم ناصفۂ
دست یمین بحرکت آمد ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ روح شیخ و از آنجا
بر لطیفۂ روح خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال احمر است ارشاد
کہ محل لطیفۂ سری برابر پستان چپ جانبِ وسطِ سینہ بفاصلۂ دو انگشت است
متوجہ باشد در آن ہم بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے
پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد کہ فیض از باریتعالیٰ بر لطیفۂ سری شیخ و از آنجا بر لطیفۂ
سری خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال ابیض است ارشاد کہ
محل لطیفۂ خفی برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت طرف وسط سینہ
است بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی درین ہم حرکتے پدید آمد
و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ خفی شیخ
و از آنجا بر لطیفۂ خفی خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال اسود است
ارشاد کہ محل لطیفۂ اخفیٰ کہ الطف و احسن و اصل لطائف عالم امر و قریب
است بذات حضرت او سبحانہ و درمیان لطائف کالزجاج در وسط سینہ
است بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی در آن ہم حرکتے پدید
آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد کہ فیض از باریتعالیٰ بر لطیفۂ اخفیٰ

شیخ و از آنجا بر لطیفہ اخفے خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال اخضر سبز ست ارشاد این زمان بہ لطائفیکہ فوق عرش ست جانب اصل خویش جذبے و عروجے واقع میشود برصاحبش گرمی و بیتابی و بیہوشی ظاہر میگردد ارشاد اصل لطیفۂ روح فوق لطیفۂ قلب و اصل لطیفہ سری فوق لطیفہ روح و اصل لطیفہ خفی فوق لطیفہ سری و اصل لطیفۂ اخفے فوق لطیفہ خفی و تا بدائرہ امکان منتہی گشتہ و ہریک ازینہا بحسب مدارج خویش الطف و اقرب بجناب ایزدی ہستند ارشاد کہ محل لطیفۂ نفسی در وسط پیشانی ست در آن ہم بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے پدید آمد و ذکر اسم ذات جارے گردید ارشاد کہ فیض از باری تعالی بر لطیفہ نفسی شیخ و از آنجا بر لطیفہ نفسی خود تصور کند و نور این لطیفہ در عالم مثال مایل بہ ابیض ست و بستر توجہ متبرکہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی بر لطیفۂ قالب نعیتر گردید و در آن ہم از سر تا پا حرکتے پدید آمد و از ہر بن مو ذکر اسم ذات جاری گردید این را سلطان الاذکار گویند ارشاد کہ فیض از باری تعالی بر لطیفۂ قالب شیخ و از آنجا بر لطیفۂ قالب خود تصور کند و نور سلطان الاذکار برین فقیر چنان متجلی گردید کہ چادر سرمائی مائل بہ سبزی از سر تا پاست و بجریان اسم ذات از ہر بن مو مثل بوطبہ ہائے

سعید کہ از لمعۂ آن عالمی روشن ارشاد کہ بزرگان طریقۂ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالےٰ اذکار مقررہ را با شرائط مسطورہ در شبانہ روز بست و پنجہزار امر فرمودہ اند باین طریق کہ از ہر لطیفہ ہزار ہزار کرت تا لطیفۂ سبعہ و باز از سر گیرد و تا بست و پنجہزار رساند و بہ ثبوت این فقیر پیوست کہ درین طریقۂ عالیہ بعد از صحت اعتقاد و اتباع سنت حبیب رب العباد استلزام توجہ شیخ و دوام اذکار شرط است کہ بغیر از توجہ شیخ انکشاف بطون محال چنانکہ حافظ شیراز میفرماید بیت

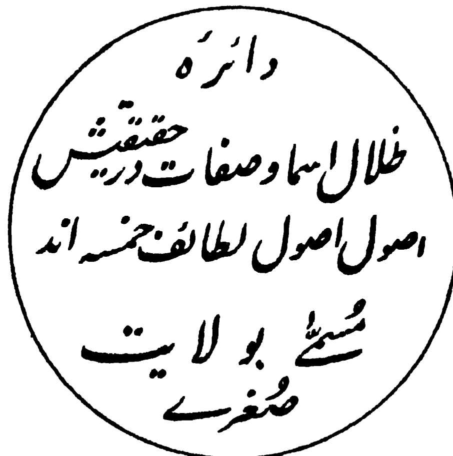
آنان کہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

ارشاد مراقبہ احدیت در دائرہ امکان بدینطریق میباید کہ از ذات احد مسمیٰ باسم مبارک اللہ بیچون و بیچگونہ و بے شبہہ و بے نمونہ فیض برلطیفہ قلب و یا بر لطیفۂ روح و یا بر لطیفۂ سری و یا بر لطیفۂ خفی و یا بر لطیفۂ اخفی و یا بر لطیفۂ نفسی و یا بر لطیفۂ قالب می آید ارشاد کہ ذکر نفی و اثبات کہ نفس را زیر ناف حبس کردہ و لا را از آنجا برداشتہ تا بلطیفۂ نفسی بکشد و الٰہ را از آنجا بر کتف راست آوردہ الا اللہ را از لطیفۂ روح و خفے و اخفے و سری گذراندہ بر لطیفۂ قلب ضرب نماید تا اثر ذکر در ہر بن مو برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندہد معنی کلمۂ طیبہ را ملحوظ خاطر دارد یعنی نیست ہیچ مقصودی بجز ذات پاک نیستی خویش

و اثبات ہستی ذاتِ پاک او تعالی بکند و برہمین طریق تا مقدور نفس را بر
عدد طاق سہ یا پنج یا ہفت فرو گذارد و بعدہ ہمین دستور از سر گیرد
و وقت فرو گذاشتن نفس اسم مبارک محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ و آلہ وسلم ضم نماید و لحاظ عدد طاق را **وقوف عددی** گویند
اما وقوف قلبی ضرور اگر حصر نفس ضرر کند بے حصرش نفی اثبات کند
والا آنرا تا مقدور کہ تواند بدرازی رساند آنرا قلتش سہ مرتبہ تا اکثرش
کہ نہایتے ندارد و بعد ذکر این ملحوظ دارد کہ خدایا مقصود من توئی و رضای
تو محبت و معرفت خود بدہ این را بازگشت گویند **ارشاد** از صبح
صادق تا نزدیک زوال ذکر اسم ذات و از زوال تا بصبح دیگر ذکر نفی و اثبات
این ہر دو ذکر تا شمار بست و پنجہزار است **ارشاد** ذکر بے فکر در سلوک این
طریقہ مفید نیست وقتیکہ مزاج از کثرت ذکر بکاہلی رسد فکر بے ذکر مفید
است **ارشاد** انوار و تجلیات را بیرون باطن خویش دیدن سیر
آفاقی گویند و سیر آفاقی تا عرش ست و اندرون باطن خویش دیدن
سیر انفسی خوانند و سیر انفسی بالاے عرش تا بدایرہ امکان و این فقیر
را انوار لطائف گاہے در مقام خویش مشاہدہ افتاد و گاہے بشکل
دایرہ از لطون بجانب فوق و اطرافش نور ہر لطیفہ و گاہے ہمہ یکجا
و گاہے بصورت دو دعمودی کہ در مجمرانداز ند و اکثری باینطور عروجے

واقع شد کہ اول متوجہ بہ لطیفۂ قلب گردیدہ و بعدہ بطرف لطیفۂ روح
و بعدہ بطرف لطیفۂ سری و بعدہ بطرف لطیفۂ خفی و بعدہ بطرف لطیفۂ
اخفیٰ و بعدہ بطرف لطیفۂ نفسی چونکہ این ہمہ لطائف در ذکر اسم ذات
بخوبی جاری گردید بلطیفۂ قالب متوجہ شد و آنہم از سرتا پا بحرکت آمد و ذکر
جاری گردید و در بحر استغراق مستغرق گشت و ہمدران استغراق عروج
مسطورہ واقع شد و وقوع عروج گاہے بانوار لطائف و گاہے بر آن
و در ہر دو صورت اشیائیکہ در عروج مشاہدہ مے افتد بے قید عدم
و وجود انوار لطائف منکشف میگردد و در وقت عروج سیر آفاقی و انفسی
ہر دو تمام میشوند گاہے نزول بر مقام خویش و گاہے از آن ہم تنزل
منیکند و درین وقت باین فقیر اکثر رویت صحیحہ مشاہدہ میشد کہ ہرگز
خلاف آن ممکن نبود بلکہ ہر امریکہ در پیش مے آمد زمان خفتنی در دل
تصور دیدہ مے خسپید و سبحانہ تعالیٰ از رویت صحیحہ بظہور می آورد و تشریح
اینہمہ انکشاف و وقوع حالات این فقیر محض باظہار شکر معطی مطلق
و احسان توجہات حضرت پیر و مرشدی برحق و ترغیب طالب صادق
روزے از مشاہدۂ انوار لطائف و رویت صحیحہ بخدمت حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی و روحی اتفاق عرض افتاد کہ بر صفائی لطائف
دلیلی استوار ست یا نہ ارشاد فرمودند کہ دلیل اقوی توجہ الی اللہ

است بلکہ توجہ باین عوارض کہ سالک را پیش مے آیند از مقصود حقیقی باز ماندن ست و ہرگاہ کہ استقامت توجہ الی اللہ در ذکر نفی و اثبات خواہ بہ بے خطرگی و خواہ بکم خطرگی تا چہار ساعت برسد مراقبۂ معیت در دائرۂ ثانی کہ عبارت از ظلال اسما و صفات است میکنند آن را ولایت صغریٰ میگویند



ارشاد مراقبہ معیت یعنی مفہوم کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ در لحاظ دارد یعنی اللہ تعالےٰ باماست چنانکہ بشان او سزاوار ست و از ان ذات فیض بر لطیفۂ قالب خود تصور کند کہ مورد فیضان درین مراقبہ لطیفۂ قالب ست و باید کہ معیت او تعالےٰ با ہر لطیفہ و با ہر بن مو و با ہر ذرہ از ذرات ممکنات تصور کند **ارشاد** فقرا معیت او تعالےٰ بذات میدانند و علما از علم او و پیران طریقۂ ما رحمہم اللہ تعالےٰ معیت او تعالیٰ را چنانکہ بشان او کہ بیچون و بیچگونہ است معیت او نیز بیچون و بے چگونہ میدانند

ارشاد مراقبهٔ معیت با ذکر نفی اثبات میکنند ارشاد مراقبهٔ احدیت
از صبح صادق تا باستوا و بعد از آن مراقبهٔ معیت از استوا تا صبح دیگر
ارشاد در مراقبهٔ معیت لحاظ این امور مشروط یکے لحاظ معنی ذکر دوم لحاظ
آیته سوم توجه به قلب چهارم توجه قلبی باو تعالے که مبدأ فیض ست پنجم
دفع خواطر ششم رابطه در ثبوت این فقیر رسید که بدفع خواطر و جمعیت
خاطر ذکر کثیر و التزام صحبت شیخ کبیر مع رابطه حکم اکسیر دارد و درین مراقبه
توحید وجودی و ذوق و شوق و آه و ناله و استغراق و بیخودی و
دوام حضور و توجه وغیره حاصل میشود و این فقیر را باین همه حالات
قوتے مثل ارض و سما در قلب مفهوم میگردید چنانکه هر عقده که پیش مے آمد
بمجرد توجه او تعالے از فضل خویش حل میفرمود اما از خدا غیر از خدا خواستن
موجب انفعال و باوراک فقیر رسید که از قوت لطیفهٔ قلب قوت لطیفهٔ
روح صد چند و از آن قوت لطیفهٔ سری صد چند و از ان قوت لطیفهٔ
خفی صد چند و از آن قوت لطیفهٔ اخفی صد چند اما ازانجا که لطیفهٔ قلبی
بعالم خلق نزدیک و لطائف دیگر بسبب لطافت خویش از عالم خلق بعید
قوت قلبی مفهوم سالک میگردد و قوت لطائف دیگر مفهوم نمیگردد و در
ثبوت فقیر چون لطائف عالم امر که بذوق و شوق و عشق او تعالے در
ذات سالک بخوبی تصرف نمایند بعد اضمحلال لطائف عالم خلق که عناصر

است بر ایشان تصرف خویش باقی میمانند و فیض آنہا در عالم خلق کہ فیض
ارواح نامند باقی میماند بمصداق قول بزرگان اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا
یَمُوْتُوْنَ حافظ شیرازی مے فرماید **بیت** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد
بعشق ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما **ارشاد** مراقبۂ احدیت
معیت اصل سلوک اند کسیکہ این را بخوبی و بدرستی بکند سلوک آن قوی
میگردد **ارشاد** کسے را کہ قوت توجہ منظور باشد استقامت این ہردو
مراقبہ زیادہ کند و مدت آن تا سہ سال شمار کردہ اند حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی باین فقیر مراقبہ ہر لطیفہ علحدہ علحدہ بدین طور ارشاد
فرمودند **ارشاد** مراقبۂ لطیفۂ قلبی کہ از تجلیات افعالیہ الٰہیہ بر قلب مبارک
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید
واز آنجا بر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام واز آنجا بواسطہ پیران کبار
و بواسطۂ شیخ من بر دل من بہ فیض توجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی
و روحی باین مراقبہ متبرکہ فیض بہ خاطر فاطر طاری گردید بالغرض اگر
کسے را زندگانی ہزار سالہ بہم رسد خطور ماسوی اللہ در دلش مخطور نگردد
واز غلبات حالات افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم مطلق
داند این را فنای قلبی خوانند و اگر افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را
ناشی از فعل او سبحانہ تعالیٰ داند این را بقائے قلبی نامند و ولایت

ترجمہ
تحقیق کہ دوستان
خدا نہیں مرتے
ہیں - ۱۲

این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام است ہر کرا احوال
این لطیفہ از حال لطائف دیگر غالب آید آنرا آدمی المشرب گویند ارشاد مراقبہ
لطیفۂ روح اینکہ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ بر روح مبارک حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید
از آنجا بر ارواح مبارک حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام واز آنجا
بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر روح من و باین مراقبۂ عالیہ در
بحر فیض مستغرق میگردد و کسیکہ از غلبات حالات صفات خویش وصفات
ممکنات را معدوم دید آنرا فنائے روح میگویند و قایم مقامش صفات
ثبوتیۂ باریتعالے دید آنرا بقائے لطیفۂ روح میگویند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ست پس ہر کرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا ابراہیمی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفۂ سری اینکہ از تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ بر سری
مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فیض می آید
واز آنجا بر سری مبارک حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واز آنجا
بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر سری من و کسیکہ از غلبات
حالات ذات خویش و ذات ممکنات را معدوم یافت آنرا فنائے لطیفہ
سری میگویند و بقائے لطیفہ سری دیدن ذات حق است بجائے آن

و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ و
السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا
موسوی المشرب میگویند ارشاد مراقبہ لطیفۂ خفی اینکہ از تجلیات صفات
سلبیہ الٰہیہ بر خفی مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید و آز آنجا بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیٰ
نبیّنا وعلیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر خفی
من و کسیکہ در صفات سلبیۂ او تعالیٰ فانی گردید آن را فنائے لطیفۂ
خفی گویند و بقائے لطیفۂ خفی باقی بودن بہ آن و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبیّنا وعلیہ السلام ست پس ہر کرا احوال
این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا عیسوی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفہ اخفے اینکہ از تجلیات شان جامع الٰہیہ بر
اخفے مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم فیض مے آید و آز آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من
بر اخفے من فنائے لطیفہ اخفے گذشتن از اخلاق ذمیمۂ خود ست
و بقائے لطیفۂ اخفے متخلق باخلاق او سبحانہٗ جل شانہٗ شدن ست و ولایت
این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف

دیگر غالب آید آنرا محمدی المشرب گویند بر طبق ارشاد حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی رسالهٔ موجزه در تشریح دو مراقبه بنا بر مبتدیان این طریقهٔ عالیه بتاریخ هفدهم ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۵۷ هجری مقدسه باتمام رسید. او تعالیٰ از فضل خویش قبول جناب کرامت مآب گرداناد آمین ثم آمین

بیت

محمدﷺ از تو می خواهم خدارا
الٰهی از تو عشقِ مصطفیٰ را

ومن کلامه الشریف ظله علیٰ رؤس الخادمین وعمّ فیضه فی العالمین

در بحر تحیر چو حباب است دل ما … سرنی نی غلط از گریه چو آب است دل ما

ای دل ابشد عمر بجای نرسیدیم … در هستی دو روزه بخواب است دل ما

آن جام الست که رسید است بدستم … دانند بزرگان که خطاب است دل ما

گر من نروم بر در میخانه عجب نیست … مدهوش از آن جام شراب است دل ما

گر تیر خدنگم زنی افسوس نباشد … بر آتش روی تو کباب است دل ما

در شرع روان حاجت تلقین نماندست … از مصحف روی تو کتاب است دل ما

مسکین چه توان کرد که خود را نمود است … این عالم ناسوت حجاب است دل ما

رسالہ موسوم بہ قرب محبوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَآلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُجْتَبٰی اَمَّا بَعْد مراد از وقت کہ در لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ واقع وقت مستمر ست نہ وقت شاذ اِنْ کَانَتِ الْوَقْتُ الشَّاذُّ مُرَادًا لِزَمَ النَّقْصُ فِیْ مَرْتَبَۃِ الْمُحِبِّ زیرا کہ محب نہ مے خواہد کہ محبوب من از من جدا شود پس وقت شاذ دال بر جدائی محبوب ست گاہے وصل و گاہے فصل این تصور در ذاتِ محمدی بعید از مرتبہ محمدی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تعین اول کہ متقابل لاتعین ست و آئینہ داری او بر و پس وجود مطلق کہ محبوب برحق ست مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ از جمیع نقصانات ست تعین اول کہ حقیقت محمدی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری آن کمالات میکند خلق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کنایت از آن کمالات ست کہ در آئینہ محمدی جلوہ گر شدہ ست صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در ذات احدیت بطریق اصلیت و در ذات احمدی بطریق ظلیت موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت جو دہجو ید گدایان ضعاف ✿ ہمچو خوبان کائینہ جویند صاف ✿ روی احسان از گدا پیدا شود

روی خوبان ز آئینہ زیبا شود ۔ محبوبان و دلبران آئینہ را در بر گرفتہ ہر آن و ہر
زمان نظارگی جمال خویش نمودہ در بحر وصل غوطہ زن میباشند ای یار جانی
وای عاشق لاثانی نکتہ عجیب و غریب بشنو و سر مواز الذاذ او بیرون مشو تا وقتیکہ
محبوب بذاتِ خود بر خود آشفتہ و عاشق نشود دیگرے از کجا پیدا آید کہ بروا شفتہ
و عاشق گردد پس محبوبِ حقیقی آئینہ محمدی را صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
روبروی خود کشیدہ نظارگی جمال خویش نمودہ از آشفتگی تمام فرمود آنا
المحبوبُ وَ اَنَا الموجودُ وَاَنَا المقصودُ وَاَنا المطلوبُ این مقام نیز از قرب
احمدی ست صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آگاہ باش و ہوش دار کہ تعین از مقابل
شدن لاتعین گزیری نیست و یکدم از ہمدمی التسکینہ نہ ازینجہت فرمودند آن
سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم لِی مَعَ اللّٰہِ وَقتٌ لا یَسعُنِی فِیہِ مَلَکٌ
مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُرسَلٌ یعنی مرا ہمیشہ با محبوب خود وقت خاص ست کہ نمیگنجد
در آنوقت ملک مقرب و نبی مرسل فہم کن ای یار جانی بیا بمیدان لاثانی این وقت
خاص ستم مقصود بر باطن و عالم امر محمدی ست صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ محبوبِ
کبریائیست ظاہر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ عالم خلق ست مستغرق در
عاشقیت حق ست بیت ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطن ست ۔ روی ترا کہ دید
بگو کیتو ساکن ست ۔ آمدم بر سرِ مطلب چون عروج جسم مبارک محبوب در شب معراج آن
بود کہ آن جسم مبارک بہ لباسِ محبت یعنی عاشقیت مزین بود آنرا در بحرِ معشوقیت

غوطہ دادہ مثل باطن محبوب گردانیدہ ہر دو را عین یکدیگر ساختہ رحمت عالمیان
را سبب راحت و آسایش امت گردانیدہ و بعد نزول تمام از شب گشت عالی
مقام مخاطب بہ امت مرحومہ شدہ از زبان دُرفشان و رحمت نشان ارشاد فرمودند
مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ بہ این گفت احمدؐ مختار پس آنان کہ از وقت مذکورہ
الصدر وقت خاص تصور نمودہ اند مراد شان وقت معراج شریف باشد کہ ظاہر شریف در
آن وقت بزیور خصوصیت آن چنان مشرف و مزین گشتہ بود کہ کسے را در آن وقت
از ملک مقرب و یا نبی مرسل دخلے نبود و یار بود و دلدار بود موافق شعر ہندی
بیت کیا کام جگ کی جھگڑے سے دلدار بہلا اور آپ بہلی ؛ اغیار سے خلوت
خالی ہو بس یار بہلا اور آپ بہلے ؛ خوشا نصیب آشفتگان جمال محمدؐ ی
و گرفتاران کمال احمدؐ ی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ در یکدیدا
از مرتبہ محبوبیت یار سر فراز گردیدہ صاحب راز و صاحب اسرار شدہ
بہ غمخواری محبوب برسند یعنی محبوب غمخوار ایشان میباشد کہ دیگری را
در آن مرتبہ نشانی و گمانی نیست۔ الحمد للہ علی مراتبہم رضی اللہ تعالے
عنہم۔ پس وقت استمراری و وقت شاذ در ذات محمدؐ ی صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم جمع اند۔ و صلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمدؐ
و آلہ وصحبہ وسلم ط

رسالۂ سلوک

موسوم بہ بنام تاریخی

لذت القلوب

۱۲۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانا القرب والمعرفۃ بحبیبہ الصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فقیر حقیر از سرتا پا تقصیر و مظہر قول سعدی بے نظیر۔ من آنم کہ من دانم اگر خوبی نفس خبیثم را و اگر دانم مردمان مانند تیر از من بگریزند و تا روز حشر برین گدا چشم وا کرده نه بینند چہ کند و چہ گوید کہ از خود خبری ندارد پس احوال محبوب را چسان بزبان آرد بیت

اگہ از خویشتن چو نیست چنین   چہ خبر دار داز چنان و چنین

باوجود این بے خبری خبرے از محبوب حقیقی و آثرے از مطلوب تحقیقی بگوید و بجوید خود را در بحر ندامت غرق کردن ست و احوال محبوب را متفرق نمودن پس چہ کند کہ دل قرار نمیگیرد و زبان سکونت نپذیرد

ہر چند میخواہد کہ خلعتِ کَلَّ لِسَانِیْ را در بر گیرد لاکن طالَ لِسَانِی غلبہ میکند و میگوید کہ چیزے در احوال نگار بنگار آی سالکِ راہِ صفا و آے طالب خدا بدان و بفہم کہ الطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنفاسِ خَلقِ اللّٰہِ نسبتے کہ بینَ الرّبِّ والعبد ثابت ست چون آن نسبت قوت یافت صاحب نسبت مطلوب را دریافت آزانیجا حضرت مُوسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام در مقدمہ راعی کہ داعی خدا بود مخاطب بعتاب گردید و مانند بید بلرزید بیت تو برائے وصل کردن آمدی

نے برائے فصل کردن آمدی   تا توانی پامنہ اندر فراق

اَبغَضُ الاَشیاءِ عِندِی الطَّلاق   چونکہ عروس نسبت ضعیف و نحیف

بہ وصال محبوب جلوہ گر گردید تنہائی درویشان و طرقہائے محبوبان را چہ بیان کند و چہ نوع تشریح دہد کہ ہمہ شاہراہ اند و موصل بہ شہنشاہ آی سالکِ راہِ صفا و آے طالب خدا بدانکہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ و طیفوریہ و رفاعیہ و شطاریہ و دیگر طرق کہ اند کلہم حق اند و موصل بحق ہمہ صاحبانِ طریقہ مدارج قرب و مقاماتِ عظیمہ را طے نمودہ بمقام نہایت الوصال رسیدہ دقیقۂ از دقایق کمال فرو نگذاشتہ اند کمال طریقہ را بر اتباعِ شرع منحصر داشتہ اصل کار را در ایشان احکام شریعت انگاشتہ ظاہرا و

و باطناً فانی فی الشیخ بودہ مستغرق بجمال محبوب حقیقی گشتہ اند با وجود کمال
وتکمیل فیما بین یکدیگر فانی و عاشق جانی بودند گویا کلہم اوراق یک شیرازہ
ومجموعہ شان بی اندازہ لذاتے سالک راہ صفا وآے طالب خدا با وجود
حلقہ بگوشی پیران طریقہ وبزرگان شریفہ سلسلہ عالیہ خود گرفتاری و
آشفتگی ہمہ دوستانِ خدا امر ضروری ولابدی کہ بغیر این انکشاف
بطون وانصراف کمون محال پس قول مجتہدان دین وبزرگان
اہل یقین شکر اللہ تعالیٰ سعیہم چہ زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ
یعنی کرامات اولیا رحمۃ اللہ علیہم ظل معجزات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
اند مبادا انکار ظل موجب انکار اصل گردیدہ سم قاتل شدہ بموت
ابدی رساند آے جان من وی جانان من بگوش جان بشنو و
آگاہ باش اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ حزب اللہ اولیا
اللہ اند رحمہم اللہ کہ ندا فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ بگوش جان شان
رسیدہ استیلاء ذکر بحدی رسانیدہ اند کہ نسبت ذاکر و مذکور را
از میان برداشتہ دلق احدیت وبیہوشی را پوشیدہ **بیت**

محرم این ہوش جز بیہوش نیست ۞ مرزبان را مشتری جز گوش نیست

کمر بند معیت را بر کمر بستہ تاج اقربیت را بر سر نہادہ گلو بند یُحِبُّھُمْ
وَ یُحِبُّوْنَہٗ را در گلو بستہ بہ کحل مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

مستحل گردیدہ از شمشیر لا ہستی خود و ہستی جمیع ممکنات را بریدہ پیش
نگاہ شاہنشاہ مسند آرائے وجوب وجود در خود بود در بود حاضر
مے شوند خدا نیستند لاکن ز خدا جدا نیستند بیت
مردان خدا خدا نباشند ٭ لاکن ز خدا جدا نباشند ٭
باوجود بندگی کار خداوندی میکنند بے اختیار بہ کلام ما اعظم
شانی لَیْسَ فِی جُبَّتِی سِوَی اللّٰہِ لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ
دَیَّارٌ متکلم مے شوند حتے کہ دم انا الموجود مے زنند آول سرنیاز
برآستانۂ ایشان دار بعدہ خود را در میدان طریقت آر فرد
راہ راست ست با تو گفتم این ٭ برو اے سالک طریق یقین
وقتیکہ این فقیر را مسمی بہ محمد نعیم المشتہر بہ مسکین ہوس راہ یقین
من طرق شیران دین و محبان متین و مقوم شریعت خاتم النبیین
پیدا شد فرد مو رسکین ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد ٭ دست در پاے
زد و ناگاہ رسید ٭ چنگل طلب بدامن فیض فیاض زمان قطب و وال
سید نا و مولانا و مرشد نا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ قدس
اللہ سرہ العزیز زد چونکہ فضل خداے ذی الجلال و الکمال شامل
حال خود داشت قبولش فرمودہ فاتحہ بارواح طیبہ خواجگان نقشبند
رحمہم اللہ خواندہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اِلٰی آخرہٖ سہ مرتبہ

ایمان مجمل و ایمان مفصل یکیک مرتبہ۔ کلمۂ طیبہ دو مرتبہ۔ یکے کلمۂ شریعت دیگر کلمۂ طریقت۔ وکلمۂ توحید یک مرتبہ ارشاد نمودہ تلقین ذکر فرمودند

وحضرت ایشان را ارادتے براد اللہ حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استفادتی بہ ماہ مبین حضرت شمس الدین حبیب اللہ میرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را کرامتے بہ آل محمدؐ حضرت نور محمد بدوانی رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشانرا شرافتے بہ فیض بخش باطن حضرت حافظ محمدؐ محسن رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشانرا حمایتی بہ حامی دین حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را عنایتی بہ شاہ مخدوم یعنی حضرت خواجہ محمدؐ معصوم رح

وحضرت ایشان را فصاحتے بہ معدن یقین حضرت مجدد دین حضرت شیخ احمدؐ سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را لطافتے بہ قطب اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را شرافتے بہ خانۂ دل روشنگی حضرت خواجہ محمدؐ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را سماحتے بہ دلریش حضرت خواجہ محمدؐ درویش رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را لجاجتے بہ ذات عابد حضرت خواجہ محمدؐ زاہد رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را استمدادی بہ ذاکر اللہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را انشراحے بہ شیخ مرغوب حضرت خواجہ محمدؒ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را افتتاحے بہ شاہِ دین حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را نسبتے بہ مُقوّم الدین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را قربتی بہ مظہر جمال و جلال حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را نزہتے بہ حق شناسی حضرت خواجہ محمدؒ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را استعانتے بہ منظورِ رحمان حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتی رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را ہدایتے بہ فنا فی المعبود حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را اشراقے بہ خواجۂ متعارف حضرت خواجہ محمدؒ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را مرحمتے بہ پیر صادق حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استفتاحے بہ مطیع سبحانی حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را فتوحے بہ واصل ابدی حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را اشراقے بہ خلق رحمانی حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را فیضے بہ شاہ زمانی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را التفاتے بہ سالکان طریق حامی حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انبساطے بہ مرشد حاذق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ۔

وحضرت امام را انصباغے باآنکہ بر شرق وغرب حاکم حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہم۔

وحضرت امام را نصورے بہ معدن قرآنِ عربی حضرت سلمان فارسی

رضے اللہ تعالےٰ عنہ۔
وحضرت سلمان را حرمتے از مسند آرائے محب و محبوب اکبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
وحضرت صدیق را یقینے بہ سید الانبیا و حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔
وحضرتِ حبیب را صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بمقتضائے حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کنز ذاتی از پردۂ غیب الغیب سر برآوردہ بہ دریائے محبت غوطہ زدہ ورانۂ میم را ازان کشیدہ احمد گردانیدہ کمالات ذاتی وشیونی وصفاتی و اعتباری را در و منعکس گردانیدہ قابلیت اولی نام نہادہ بوئے ظلیت باو نارسانیدہ در دائرۂ اصل جا دادہ از خلعتِ محبوبیت صرفہ سرفراز گردانید و باز میم دیگر را بجائے الف احمد نہادہ نامِ پاکش محمد گردانیدہ محبوب انعکاسی در پردۂ انعکاس آمد از وسمۂ محب و محبوبیت ذاتیہ چہرہ اش را آرایش داد آسایش جمیع ممکنات را منحصر بر ستایش او ساخت حتے کہ ذرۂ از ذراتِ جہان ابے واسطۂ آفتابِ روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ و بارک وسلم در بارگاہِ ایزدی بار نہ داد ز دیگرے در

محبت ذاتی سروکار نہ خوش گفت آنکہ گفت ؎

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم الله الله چہ جمال ست بدین بوالعجبی

یعنی بر جمال ایزدی ہمچنانکہ حیرت وانگیز عقل ست بر جمال محمدی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیرت در حیرت و فرحت در فرحت بوالعجبی یعنے دیدہ کہ از جمال محمدی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مشرف گردید ہمان زمان بہ مرتبۂ محبوبیت رسید۔ ای جان من وی جانان من بگوش جان بشنو وآگاہ باش کہ ایزد متعال بشان حبیب ذی الکمال والجمال ارشاد فرمود وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ خلق عظیم کنایہ از آن کمال ذاتی کہ منعکس در جمال محمدی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم است کہ مورد حدیث شریف کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یعنی رضائے محمدی صلی الله علیہ وآلہ وسلم عین رضائے احدیست و نیز حدیث قدسی بشان محمدی صلی الله علیہ وآلہ وسلم وارد ست لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَلِمَا اَظْھَرْتُ الرُّبُوْبِیَۃَ یعنے اگر روے محمدی صلی الله علیہ وآلہ وسلم درمیان نبودے برائے چہ افلاک را پیدا و برائے چہ ربوبیت را ہویدا کردمے خوش گفت آنکہ گفت ؎ زلف تو ہر دو جانب خون ریز با مشتاقان چیزے نہ میتوان گفت روئے تو درمیان ست ؎ چونکہ عاشق صادق

راکشتہ کمنی و قامتش را بزیور موتوا قبل ان تموتوا مرصع نسازی
بمرتبہ معشوقیت صرفہ نرسانی ای عاشق جانی جمال محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در نزاکت لاثانی ست و برائے سالکان محمدی
المشرب بوصال سبحانی سبحان اللہ والحمد للہ جمال محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب جمالی ست ذوجہتین جہتے بحق وجہتے
بخلق جہت ثانی بمقام عاشقیت رحمانی وجہت اولی درمحبوبیت
مولی کہ از ہمہ اولے آن جہت ثانی امت خود راکہ بفخر خیرالامم مفتخراند
جذب فرمودہ بمرتبہ عاشقیت رسانیدہ از انجا بمقام محبوبیت صرفہ
کہ متعلق بجہت اولے ست مشرف میفرمایند ؎

ای ظاہر تو عاشق ومعشوق طینت باطنت روی تراکہ دید بگو تو ساکن ست
آرزوے انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین باوجود اصلیت بہ تبعیت او
بود ہمین وجہ بود تا امت نشوی از اولش خاص او مشرف نہ گردی
ای جان من وای جانانِ من بگوش جان بشنو وآگاہ باش بمقتضائے
حدیث شریف اوّل ما خلق اللہ نوری روے محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وحقیقت احمدی صلوات اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم ظہور اول ست ونمود اکمل ومرکز جمیع موجودات ومنودات
واصل دراصل چہ حقیقت مرسلین وچہ حقیقت ملائکہ مقربین ہمہ

ظلال او یند و آو حقیقت الحقایق ست پس ظل را بغیر لحوق باصل و
اجزاء دائرہ را بے توجہ بمرکز چارہ نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماید

خیال روئے تو در ہر طریق ہمرہ ماست　　نسیم موئے تو پیوند جان آگہ ماست

انبیاء او لوالعزم پناہ او جویند ۔ ملائکہ مقربین ثناء او خوانند

ہمہ انبیا در پناہ تو اند　　مقیم در بارگاہ تو اند

پس بندہ مسکین و ذرہ بے تسکین را عجز دامنگیر بیان و در تحریر
عیان نیست فلأختم بالصلوٰت والتسلیمات علیہ
وآلہ وصحبہ اجمعین ای جان من و ای جانان من بگوش
جان بشنو و آگاہ باش پیر کسی ست کہ ظاہرش باحکام شرع آراستہ
و دست باطنش از ما سوے اللہ برداشتہ منازلات سلوک و مقامات
عروج بواسطۂ شیخ کامل و مکمل طی نمودہ باشد ہر قدر کہ جذب قوی
دارد موجب تربیتش و احوالش فرحت بخش صورتش ممد سلوک و
سیر صحبتش انقطاع کنندۂ غیر حق نظر بصیرت بجمال مبارکش افتد توجہ
الی اللہ پیدا و نعرہ باطن بے اختیار ہویدا شود وھذا مقبول حبیب
اللہ وھذا من رجال اللہ وھذا اھل اللہ وھذا فنا
فی اللہ کامل شخصے ست کہ عروجش اعظم و مکمل مردیست کہ نزولش اکمل
واتم باشد حتے کہ مثل عوام کوچہ گرد و بازار روز د ما لھذا الرسول

یَاکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ کہ در شان آقاے او نازل است
فیضیاب باشد شخصیکہ متصف باین صفت باشد عزیز الوجود و کبریت
احمر در بود ست طالبان صادق و عاشقان فائق را لازم و ضرور کہ
رجوع باین طبیب حاذق نمایند و علاج امراض باطن کنند تا نجات از
گرفتاری ماسوی اللہ یابند و در اطاعت او چنان کوشند کہ خود را
کالمیت بدست او دارند و در حرکات و سکنات فناے او باشند
مولانا ے رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎ چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو
ہمچو موسے زیر حکم خضر رو ٭ دقیقہ از دقائق آدابش فرو نگذارند و رابطہ
را اصل آداب دانند و ہرچہ بروست فرع او ست باید کہ از فرع نیز دست
برداشتہ نباشد چنانکہ رو بروے او دو زانو باادب سر فرو ہشتہ
چشم سر بستہ خود را عاجز ترین غلامان او دانستہ بنشینند و خطرہ غیر را
در دل نگذارند مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎
دل نگہدارید اے بے حاصلان در حضور حضرت صاحبدلان
در تذکرۃ الاولیا منقول ست کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ
علیہ ہر روز در خدمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حاضر میشدند مدت یکسال منقضی گشت ارشاد فرمودند اے بایزید کتابی
از طاقچہ بیار بعرض رسانیدند طاقچہ نمیدانم کتاب از کجا آرم ارشاد فرمودند

چندین مدت مدید بر تو گذشت طاقچۂ دیوانخانہ مارا بدیدی غرضِ ستند
کہ بدیدن طاقچہ حاضر نمے شوم بلکہ برائے نظارگی قلب مبارک سید
السالکین یعنے نبیرۂ حضرت امام زین العابدین رضے اللہ تعالیٰ عنہ
از یک نظر خوش اثر کارش چنان تمام فرمودند کہ بایزید ہمان زمان
بدریائے محبتِ رحمان غوطہ زدہ بہ کلام لَیْسَ فِی جُبَّتِیْ سِوَی اللہ
مترنم گردید پس آداب شیخ لاریب باید کہ سایۂ خود بر ذات او بلکہ
بر صفات او نیندازند و آز مطہرۂ او وضو نسازند و پیالۂ آب را لب خود
نرسانند و آواز خود را بمقتضائے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِیِّ ﷺ بر آوازِ او بلند نہ سازند آی جانِ من با وجود این آداب
نظر بر خوشنودی او باید داشت در لہو و لعب وحشت و مستی کہ
ممنوع شرع نباشد مرضیش یابند از ذکر گفتن و فکر نمودن آن را بہتر
دانند۔ منقول ست روزے سواری مبارک محبوب شاہِ دین و معشوق
عاشق متین حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرفت
وجہ ملقب بودن اولیا آن بود کہ طالبِ صادق را از نظر اول بمرتبۂ
ولایت رسانیدے و از رقیت ماسوے اللہ آزادی بخشیدے
صوفی بجمال یوسفی بر سواری مبارکش گذشت از آنجا کہ عتبہ
بوسان آن والا زمان بینندۂ وحدت در کثرت و دانندۂ تنزیہ

در تشبیہ و یابندہ تجلی صوری بودند نظر پاکش کہ متصف بہ بصارتِ
یعقوبی بود بر جمالِ یوسفی افتاد و با وجود قدرت استادہ کردنِ آفتاب
و مہتاب خواستند کہ استادہ شود استادہ نشد و ہمراہِ رکابِ والا
امیرِ خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہ یکے از خادمانِ آن صاحبِ زمان
بودند بودند خطرۂ معشوقی در آئینہ دل خسروی منعکس گردید تاج
مبارک خود بر انگشتِ سبابہ نہادہ پاے کوبان و از خود پریشان
بل بلہم بل بلہم کلام بے معنی بزبان گویان در میدانِ
استرضاے شیخ آمدند صوفی در گرداب صافی افتادہ متحیر شدہ
باستاد و از خوشنودی تمام انشراحِ صدرِ شیخ گردید ہمان زمان
خسرو را بمرتبۂ قطبیت رسانید اے جان من حتے المقدور سرِ مو
خلافِ او نجویند نہ ظاہراً نہ باطناً مال و اموال زن و فرزند مادر
و پدر را قربانِ او سازند رضای محبوب در رضاے او و سخطِ
محبوب در سخطِ او دانند او را روپوش فعل خدا بلکہ فعلِ او مستہلک
در فعلِ الٰہ یابند در سایۂ عاطفت او چنان زندگانی نمایند کہ غبار
ملال بر دامنِ جلال او نہ نشیند مبادا تازیانۂ اَلفِراقُ بَیْنِیْ
وَبَیْنِکَ بزنند و مرض باطن طول کشیدہ بموتِ ابدی سازند
ای جانِ من بگوشِ جان بشنو خطا بلے در صحبتِ کاملِ و مکمل شدند

خویش و آثار فیض بر ظاہر و باطن نیافت بانکسارِ تمام رُو بروے
آن فیض بخش خاص و عام معروضہ نمودہ باید دریافت اگر از زبان
مبارک کہ مترجم کلامِ رحمان ست بشارتِ مقامات یافت آن را
کَاَنَّ وَحْيٌ دانستہ بدانکہ ماموریست سرگرم باشد بمنزلِ مقصودِ خواہد
رسید ای جانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش مسلکِ صاحبانِ
مقاماتِ عظیمہ و راجلان منازلِ طریقہ دُو اند یکے صاحب کشف عیناً
باشد و یا وجداً و دیگر بے کشف نہ عیناً و نہ وجداً ہر دو قاطعانِ رہ
اند وَاللَّذَّاتُ مُفَارِقٌ بَيْنَهُمَا یعنی یکے با لذت و دیگرے بے
لذت آخر تیرِ سعیِ شان بر ہدفِ مقصود خواہد رسید اگر شیخش بشارتِ
مقامات نداد و نفرمود کہ قسمتِ تو بجاے دیگر ست میتواند کہ لباسِ
صبر بر قامت طلب بپوشد و منتظر آبِ رحمت باشد والا بشیخ دیگر رجوع
کند و شیخ اول را بچشم حقارت نہ بیند اگر از تقدیراتِ ایزدی تحریبات
سرمدی میانِ پیر و مرید مفارقتِ صوری و مباینتِ معنوی افتاد
قناعت بر نعمتِ باطنی کہ از و یافتہ است ناکردہ بشیخ دیگر رجوع
نمودہ کارِ خود را باتمام باید رسانید۔ ای جانِ من و ای جانانِ من
طالبیکہ با وجود دریافت رشدِ خویش و آثارِ فیض از شیخ خود در گردیدہ
بہ شیخ دیگر رجوع کرد خوب نکرد غالباً طوقِ اَدبار بگردنِ حالِ او افتد و در

آخرش قیل و قال۔ ای جانِ من و ای جانانِ من طالبِ صادق کہ تلبثر بانتہا رسیدہ ہے کہ دامنگیر شیخ کامل مکمل گردید مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ درحقش میفرماید ؎ شیخ کامل بود و طالب منتہی ؛ مردِ چابک بود و مرکب درگہی ؛ بنظر اول آن مے یابد کہ دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند۔ ای جانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش نقدِ عمر کہ در کیسۂ ہستی تو نہادہ اند عجب نقدی ست توصیفش از تقریر بیرون ست و تعریفش از تحریر افزون۔ لازم کہ نتیجۂ صرفش جز وحدانیت الٰہ و محبّتِ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دیگر نباشد مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎ نقد را دادم ز قلب استدم شاد شادان سوے جانان میروم ؛ پس دامن پیر را از بس تحقیق و تدقیق باید گرفت مبادا بدام ناقصے بلکہ کاذبے افتد و نقد عمر در بازارِ او صرف گردد جز خسارت ابدی بدست نہ مے آرد۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے نشاید داد دست ؛ خود را از دست خود ذبح نمودن بہتر و پیالہ سمِ قاتل خوردن خوشتر از تربیت گرفتن شیخ ناقص و مکتر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ زخود بہتری جوی و فرصت شمار

که باہم خودے گم کنی روزگار بصحبتِ ذم و نظرۂ سم و کلائمہ قبیح و بیانہ فضیح چراکہ نفس خبیثش ازا مارگی بیرون نیامدہ و مدعی خدائے خودست و ہرچہ منعکس از وست خباثت در خباثت و قباحت در قباحت۔ ای جان من وقتیکہ از شیخ خود امرے خلاف شرع سرزد بر بشریت حمل نمودہ از ان گذشتہ اعتقاد خود را راسخ باید داشت اگر ہمچنان کرات و مرات بظہور رسید حتی کہ سہو بشریت را دور گرداند در تخلیۂ تام معروضہ باید نمود اگر تشفی تمام فرمود فبہا و آلا او از مرتبۂ شیخی افتاد و تو از مرتبہ مریدی مانندِ تیر از و باید گریخت و ہدفِ مقصود ہر جا کہ باشد بدست آرید۔ فقیر راقم عفی عنہ بفضل ایزدی سرقہ کہ منازلات نقشبندی و مقامات مجددی رضی اللہ تعالے عنہم سیر و طیر نمودہ در معرکۂ بیان و در تحریر عیان میسازد و بعضے از کشوفہائے صحیحہ و رموزہائے لطیفہ را نیز شریک شان میدارد امید کہ این درشہوار را بگوش جان اویزند تا از آن ثمرۂ ایمان یابند۔

منزل اوّل مراقبۂ احدیت ای جان من وی جانانِ من بگوش جان بشنو د آگاہ باش اشیا کہ درزاویۂ ظلمات عدم معدوم و مغموم بودند حتے کہ نامے و نشانے نداشتند وقتیکہ آفتاب وجود

منزل مراقبہ احدیت

حقیقی و موجود خارجی و معبود تحقیقی بر سر ایشان تافت کلہم از
پردۂ عدم سر بر آوردہ بوجود ظلیت موجود و نمود بے بود گردیدہ
بے اختیار از خود رفتہ در سجدہ افتادہ غیر محبوب دیگر را ندانستہ
متوجہ باو شدند چرا متوجہ باو نشوند کہ غیر او موجود و محبوب و
مرغوب و مطلوب نیست پس آنان کہ بحال خود ماندند و موجود
خارجی را مسلم واشتند مسلمان گشتند و ذمی ایمان شدند و آنان کہ
دم از موجودیت خود زدند در ضلالت کفر افتادند و قبای کافری
برقامت آذری پوشانیدند پس ہر کہ از دائرہ اسلام و ایمان
بواسطۂ شیخ کامل و مکمل کہ نائب مناب حبیب اوست صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خرق حجب آفاقی و انفسی ظلمانی و نورانی
نمودہ بوصال محبوب حقیقی و ایمان تحقیقی مشرف گشتہ در زمرۂ
اولیاء اللہ داخل شدہ بخلعت اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَاۤءَ اللّٰہِ لَا
خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ سرفراز شد زہے
سعادت و نجابت حزن و خوف کہ از لزومات فصل اند وقتیکہ
فصل از تصدق پیران کبار رحمہم اللہ تعالے رفت و وصل جای
او گرفت حزن کجا و خوف کرا در آن زمان پرورش در جوار
رحمۃ للعالمین و سید المرسلین صلعم است و نیز بصدقہ ثقلین برا او

تمام آیت: اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَاۤءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَہُمُ الْبُشْرٰی [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم غوطہ زنی در بحر سکینت وطانیت
است هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا این پیران رحمہم
اللہ تعالے نقشبندیانند عجب نقشے زدہ اند کہ تعریفش از تحریر
و توصیفش از تقریر بیرون ست بمقتضاے حدیث قدسی أَنَا
عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي نقش ذات مجردہ را بر نگینۂ دل
کندیدہ خواہان وصل عریانند معاملہ شان موافق ظن ایشان لا
بیان و بے نشان حیرت دامنگیر حال اوشان بہ جاے میرسند
کہ صفات را در انجا مدخلے نیست سبحان اللہ صفاتے کہ درمقام
لاہو و لاغیرہ بودند از دائرہ ثانی سر بر آوردہ در مرکز دائرہ
اولے محو گردیدند معاذ اللہ کسے انفکاک صفات از ذات تصور
نکند بحکم الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ مطابق مطلوب ذات مجردہ
را مشہود گردانند کہ محبوب اوست نہ آنکہ در نفس الامر واقع است
اے جان من واے جانان من بگوش جان بشنو و آگاہ باش
مصداق وجود سہ اند۔ واجب الوجود۔ و ممتنع الوجود۔ و ممکن
الوجود۔ واجب الوجود آن کہ ہستی او بذات او و موجودیت او
واجب۔ ممتنع الوجود آنکہ عدمیت او و نابودماندنش لازم
ممکن الوجود آنکہ عدم و وجود او مساوی باشد یعنی کس نمیرسد

مبارک ہو بہشت کے لوگون کو نعمتین بہشت کی ۱۲

مین نزدیک گمان میرے بندیکے ہون میری ساتھ ۱۲

آدمی ساتھ اسکے ہے جسکو دوست رکھا ہے ۱۲

کہ موجود کدام ست و معدوم کہ از وجود او چیزے نمیز اید و از عدم او نقصانی
نہ مے آید ظہور و نمو و وجود او از دیگرے چونکہ در موجودیت محتاج دیگر
باشد در امورات خود بطریق اولی محتاج تر باشد پس حاجت روای جمیع
موجودات و ممکنات حبیب اوست صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ مرکز
جمیع موجودات و معدن جمیع جواہرات حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎
بزیر زلف دوتا چون گذر کنی بنگر   کہ از یمین و یسارت چہ بیقرارانند
یعنی گنہ گاران امت و غربا وادیہ وحشت عزلت گیرزاویہ آن گیسو
رسانند ہرگاہ نظر ایزدی بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
افتد ہمان زمان بے گفت و شنود بے تگ و پو آزادگی امت مرحومہ
بلکہ جمیع امم خواہد شد خوشا نصیب گرفتاران گیسوئے مبارک و
آشفتگان روے با ملاحت حافظ شیراز فرماید رحمۃ اللہ علیہ ؎
خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد   کہ بستگان کمند تو رستگارانند
اے جان من و ای جانان من دائرہ امکان بر دو قسم ست یکی عالم امر
اللطف و دیگر عالم خلق کمگذر عالم امر فوق عرش و عالم خلق تحت عرش

با این صورت

ای جان من بگوش جان بشنو

درمیان ذات و

صفات نسبت

اصلیت وظلیت

کہ ثابت ست

تصوراً نہ آن کہ

زماناً بے تصور ذات تصورِ

صفات محال صفات کہ در مرتبہ ثانی

اخفیٰ

خفی

سری

روحی

قلب

عرش

نفس

نار

باد

آب

خاک

منور می شوند حکم ظلیت دارند سابق ترینِ صفات حیٌّ ست
پس اَللهُ حَیٌّ اصل و عَلِیْمٌ ظل او و اللهُ عَلِیْمٌ اصل و
مُرِیْدٌ ظل او و اللهُ مُرِیْدٌ اصل و قَدِیْرٌ ظل او و اللهُ
قَدِیْرٌ اصل و سَمِیْعٌ ظل او و اللهُ سَمِیْعٌ اصل و بَصِیْرٌ ظل
او و اللهُ بَصِیْرٌ اصل و کَلِیْمٌ ظل او و اللهُ کَلِیْمٌ اصل و
مُتَکَوِّنٌ ظل او و قس علی ہذہ الصفات الزائدۃ الی ظہور الفعل۔ آگاہ
باش لطائف عالم امر چون کہ ظلال اسما و صفاتِ زائدہ و ظلال افعال
الٰہ اند در مرآت کن ظہور فرمودہ جلوہ گر گردیدند لطیفہ اخفی ظل اول
لطیفہ خفی ظل ثانی لطیفہ سر ظل ثالث لطیفہ روحی ظل رابع لطیفہ

قلبی ظل خاس ہر یک بمدارج خویش بقرب ایزدی در پیش لطائف عالم
خلق لطیفہ نفس و لطیفۂ نار و لطیفہ باد و لطیفہ آب و لطیفۂ خاک ہر یک انہا
کدورتے وخساستے و دنائتے کہ دامنگیر حال دارند در گرداب بُعد
افتادند ای جانِ من وای جانانِ من ہرچہ در عالم کبیرست نمونہ آن
در عالم صغیر عالم صغیر اصل آن فرع و گوشوارۂ آن شرح لطائف عالم امر
کہ در عالم کبیر اند ظلال آنہارا در عالم صغیر جا دادہ و ودیعت نہادہ و راز
محبتے و جذبے پنہان داشتہ جامعیت کلی عنایت فرمودہ خلعت خلافت
در بر پوشانیدہ مسجود الیہ جمیع ممکنات گردانید سبحان اللہ عجب جامعیت
ست کہ موجب خلافت گردیدہ مرتبۂ کروبیان را پس انداخت ازنجا
کہ جبرئیل علی نبینا وعلیہ السلام فرمودہ اگر یک سرِ موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم ای جانِ من انسان کہ مرکب از لطائف اربع
عالم خلق ست حاصل خود لطیفۂ نفس دارد کہ بَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْب
فاصل حتے کہ دم انا الموجود میزند و خدا را نمے شناسد بلکہ دعواے
خدائی میکند پس بدترین موجودات و مخلوقات و کمترین معقولات و
محسوسات اوست حدیث قدسی دَعْ نَفْسَكَ فَاِنَّهَا مُعَادَاةٌ
لِیْ در شان او و تیغ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ
الْاَكْبَرِ برجانِ او مقابلہ ازین دشمن قومی امر سرسری نیست

چھوڑ دے اپنے نفس کو اسلئے کہ یہ تحقیق وہ نفس دشمن رکھنے والا ہے واسطے میرے ۱۲

پلٹے ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف ۱۲

از جان گذشتہ و دست از سر خود شستہ بر توسن فنا نشستہ رو برو ے
محمدؐ صافی المشرب بمیدان بیاید امید فتح عظیم و ظفر جسیم ست آی جان من
وی جانان من محل لطیفہ قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مایل
بہ پہلو ست و محل لطیفہ روح زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت
و محل لطیفہ سر برابر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ و محل
لطیفہ خفی برابر پستان راست بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ و محل
لطیفہ اخفی در وسط سینہ بر خر مہرہ سینہ و محل لطیفہ نفسی در وسط
پیشانی و محل لطیفہ قالب کہ مجموعہ لطائف عشرہ است از سر تا پاست
آی جان من پیران ما رحمہم اللہ تعالے اطلاق قلب بر سہ چیز نمودہ اند
اول مضغہ و دیگر ظل قلب حقیقی کہ ثابت بر مضغہ است و سوم حقیقت
جامعہ پس چشم سر بستہ زبان بکام چسپانیدہ و خود را بطرف قلب متوجہ
کردہ قلب را بہ اللہ تعالے متوجہ نمودہ مفہومش بیچون و بیچگونہ در خیال
داشتہ با وجود عریانی لباس مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ عن
جمیع نقصانات را در بر پوشانیدہ از خود و از خودی خود غافل شدہ
موافق فرمودہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوح دلم جز الف
قامت دوست ؛ چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم ؛ اللہ اللہ ذکر کند
و صورت شیخ را رو بروے خود یا اندرون دل خود و یا خود را بصورت

شیخ تصور دیدہ خیال کند کہ فیض از باریتعالیٰ بر قلب شیخ می آید و از آنجا
بر قلب من میرسد آین را ذکر رابطہ گویند و بے ذکر رابطہ فتح باب بطون
محال و طالب عریان از حال ہر قدر کہ رابطہ پُر غلو باشد سلوک علو آید این
ذاکر بے رابطہ غیر واصل و صاحب رابطہ اگرچہ بے ذکر باشد اصل الرابطہ
شیئ عجیبٌ وغریبٌ فی المرتبۃ الاولی فناءٌ فی الشیخ
وفی المرتبۃ الثانیۃ فناءٌ فی الرسول وفی المرتبۃ
الثالثۃ فناءٌ فی اللّٰہ شیخ فنا فی الرسول باشد و رسول فنا
فی اللّٰہ حتے کہ حرکت قلبی مفہوم گردد پس بالحاظ جمیع شرائط ہر آن وہر
زمان در بحر حرکت مستغرق باشد آی جان من و ای جانانِ من
امورات دینی و دنیوی منحصر بر حرکت لسانی قلب کہ بحرکت بود
یا از حرکت او سالک را تمیز نبود از نعمت دینی محروم و مختوم و قتیکہ
بحرکت آمد و حرکتش متمیز ذاکر گردید بشارت فاذکرونی
اذکرکم بگوش جان رسیدہ جان را تازگی و ایمان را فرحتِ بی
اندازگی بخشیدہ آی جانِ من ہنوز نسبت ذاکر و مذکور باقی ست
جزاء اذکرکم کافی چون این نسبت از میان محب و محبوب میان
بر نسبت محبوب محب را در بر گرفت و تمیز غیریت از خود در رفت حضرت
شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند ؎ تو مباش اصلا کمال این

ترجمہ
پس یاد کرو مجھکو
یاد کرونگا مین
تمکو ۱۲

ست و بس ؎ رو در وگم شو وصال اینست و بس ٭ ای جان من و ای جان من تمیز

از میان برخیزد نہ آنکہ غیریت عینیت گردد زیرا محال شرعی و عقلی فالرب رب والعبد عبد سبحان اللہ عجب معاملہ ایست عجیب و غریب غیریت و عینیت ہر دو رخت بر بستند و از محبوب حقیقی دور تر افتادند دریں جا دقیقہ ایست غیریت کہ دامنگیر سالک بود آنرا دور نمود اگر بوی عینیت بدماغ محبوب رسد یعنی غیر را عین خود داند از مرتبہ محبوبیت فرو افتد پس نہ غیریت ماند نہ عینیت گرفتاران عقل عقیل الضدان لا یجتمعان گفتہ اند حاکمان شرع شریف آنرا جمع فرمودہ ای جان من و ای جانان من این ابیات واضح گردانیم کہ از پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ رسیدہ است بگوش ہوش استماع کنی آہن کہ در آتش خود را سوخت غیریت را پاک سوخت با وجود عینیت ذاتی و صفاتی غیریت ذاتی ست آن گل ولایت ست و این ثمرۂ نبوت صاحب ولایت عینیت صفاتی و افعالی را محمول بر ذات کردہ غائب را بر شاہد تصور دیدہ عینیت ذاتی خیال کردہ مترنم بوحدت وجود ست صاحب نبوت کہ حدت بصر دارد غیریت ذاتی را معائنہ فرمودہ حاکم بار ثنینیت ست از انجا کہ سید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین فرمودہ اند آنا بشر

ترجمہ مین البشر ہون

مّثلکم یوحیٰ الیّ وآں سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمودہ سبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ الیٰ آخر و نیز کلمۂ شہادت دال بر آنست و اشھد ان محمّداً عبدہٗ و رسولہٗ شخصے بجای عبدہٗ و رسولہٗ وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید پا از دائرہ اسلام بیرون کشد و در تہلکہ ابدی افتد پس صاحبان ولایت ہرچہ بگویند و بکنند مقبول و مرغوب محبوب ست و مقلدانِ ایشان مردود تقلید مجتہدانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم محمود خطای این بزرگواران امید ثواب دارد و نہ موجب عذاب مجنون کہ انا لیلیٰ گفت عند اللیلی و عند الناس مرفوع واز دیگری نامسموع پس مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری نیست بلکہ نفس الامری اثنینیت ست کہ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بہ تبلیغ آن مستحق اند از آنجا کہ فرمودہ اند لا الٰہ الّا اللہ آدم صفی اللہ۔ و لا الٰہ الّا اللہ نوح نبی اللہ۔ و لا الٰہ الّا اللہ ابراہیم خلیل اللہ و لا الٰہ الّا اللہ داؤد خلیفۃ اللہ و لا الٰہ الّا اللہ یوسف صدّیق اللہ۔ و لا الٰہ الّا اللہ موسیٰ کلیم اللہ۔ و لا الٰہ الّا اللہ عیسیٰ روح اللہ لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و سلّم علیٰ ہذا القیاس جمیع انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین با وحدانیت خدا رسالت خود جمع فرمودہ اند۔

مانند تمہارے وحی اُترتی ہے طرف میرے ۱۲

پاک ہے وہ پروردگار جسنے شب میں سیر کرایا اپنے بندہ کو ۱۲

وہر دو را جزء ایمان گردانیدہ شخصے ازین ہر دو یکی را فرو ریزد دست از ایمان خود بشوید اگر مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری بودی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین ہرگز بر خلاف آن حکم نکردی آی جان من وای جانان من تمام کلام مجید مملو از ثنینیت ست و مشروح بر غیریت از آنجا کہ فرمودہ اند وھو معکم اینما کنتم ۵۱ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۵۲ یحبہم ویحبونہ ۵۳ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم الی اٰخرہ ۵۴ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۵۵

اینہمہ ضمائر کہ راجع اند دال بر وحدت وجود اند یا بر غیریت وجود ثبات متغائران قضیہ مقررہ است قل بر ذاتی دال ست وھو اللہ بر ذاتے دیگر۔ اگر وحدت وجود بودے گنجائش قل ھو اللہ نبودی پس سوال وجواب وثواب وعقاب مبنی بر غیریت وجود ست نہ بر عینیت وجود اگر وحدت وجود بودے سوال از کہ شدے وجواب از کہ طلبیدی بشارت ثواب کرا وخسارت عذاب کجا آی جان من وای جانان من علماء اہل سنت وجماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم فرمودہ اند حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنی اشیا مختلفۃ الحقایق اند وماہیات ایشان قائم ودائم تبدل را در او راہ نیست۔ چنانکہ حقیقت

۵۱ اللہ تعالیٰ ساتھ ہمارے ہے ہر طور سے کہ شان کہ اسکے سزاوار ہے
۵۲ اللہ تعالیٰ نزدیک زیادہ ہے میرے تئین میہ سے ۱۲
۵۳ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئین اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئین ۱۲
۵۴ ای لوگو عبادت کرو تم تمہارے پروردگار کی جسنے تمکو پیدا کیا ۱۲
۵۵ کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اسنے اور نہ جنا یا گیا اور نہیں ہے واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی ۱۲

آب سرد و نرم و حقیقتِ آتش گرم پس ثبوت العینیۃ فیہا یخرج من
عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ای جانمن او سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمود
وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ غنائیتِ ذاتی و بیچونیت صفاتی
مر احدیت راست محتاجیت ذاتی و انکساریت صفاتی مر عبدیت را

ثبوت العینیۃ بین العبد والرب محال و فی معاملۃ الابدیۃ زوال
ای جانمن و ای جانانمن اینہمہ دلائل شرعیہ کہ شنیدی اگر راہ انصاف
را پوئی و جان و ایمان را آب شرع شوئی یقین بدانی کہ مسئلۂ وحدت
الوجود و عینیت عبد و رب حق نیست و نہ نفس الامری بلکہ نفس
الامری غیریت و اثنینیت ست طرفہ تر معاملہ ایست با وجود غیریت
و اثنینیت قول صاحبانِ ولایت حق ست کہ غیر حق را نہ می بینند و نہ
شناسند و نہ دانند و در دیدہ و دانش ایشان رضی اللہ تعالی عنہم
حق ست پس حق را می بینند و حق را می شناسند و حق را میدانند
از آنجا کہ فرمودہ اند ؎ دیدہ غیر ترا نہ می بیند ۔ یک قسم صد قسم ہزار قسم
دیگری میفرماید ؎ بو کہ بوئی بشنوم از بوی او ۔ مست رقصم لی خرد در
کوی او ۔ ثالثی میسراید ؎ دیدہ بکشا و جمالِ یار بین ۔ ہر طرف ہر سو رخِ
دلدار بین ۔ رابعی میفرماید ؎ امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہرست
در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست خامسے میسراید ؎ ہر جا آید در نظر اغیر

وشرہ جملہ ذاتِ حق بوداسے بےخبرہ اوست درارض وسما ولامکان ۔ اوست در ہر ذرہ پیدا و نہان ۔ اوست پیدا و نہان و آشکار ۔ جلوہ کردست در ہر شی نگار ۔ سا دسے میفرماید

ہر کہ ازین دیدہ دراین دیدندید دیدہ اش کور زغفلت ہمہ او بود ندید
ہر لحظہ کہ در شوق جمال تو شدم غرق جز روئے تو پیش نظرم جلوہ گری نیست
درصومعۂ زاہد و در خلوتِ صوفی جز گوشۂ ابروئے تو محرابِ دعا نیست

محبوب حقیقی و مرغوب تحقیقی راکہ در پردۂ غیب الغیب مستور و مسرور بود از سمع بہ بصر و از گوش بآغوش آوردہ غیریت را از غلبۂ احوال بہ عینیت مبدل گردانیدہ بزیور بہٖ یطعم و بہٖ یشرب و بہٖ یتکلم و بہٖ یمشی متحلی شدہ بایمانِ شہودی و گمانِ وجودی خرسند اند بہترین امتان ایشان اند و خوشترین زمان درویشان اند مقبولانِ خدا و محبوبانِ رسول خدا اند دین و دنیا از نفس نفیس ایشان قائم و آوشان در صلوٰۃ دائمی دائم ۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ۔ ؎

روضۂ خلد برین خلوتِ درویشان ست مایۂ محتشمی خدمتِ درویشان ست
قصر فردوس کہ رضوانش بدربانی رفت منظری از چمن نزہتِ درویشان ست
آنکہ پیشش بنہد تاجِ تکبر خورشید کبریائیست کہ در حشمتِ درویشان ست

ترجمہ

؎ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کہاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ چلتا ہے ۱۲

دولتی را کہ نباشد غم از آسیب و زوال　　بے تکلف بشنو آن دولت درویشان ست

ای جانِ من وای جانانِ من وھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَلَا یَحْرُمُ اَنِیْسُھُمْ۔ وَلَا یَخِیْبُ مُسِیْسُھُمْ وَھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ۔ وَھُمْ اِذَا رُؤُا ذُکِرَ اللّٰہُ۔ وَھُمْ مَنْ عَرَفَھُمْ وَجَدَ اللّٰہَ نَظْرُھُمْ دَوَاءٌ۔ وَکَلَامُھُمْ شِفَاءٌ۔ وَ صُحْبَتُھُمْ ضِیَاءٌ وَ بَھَاءٌ۔ مَنْ رَأَی ظَاھِرَھُمْ خَابَ وَخَسِرَ۔ وَمَنْ رَأَی بَاطِنَھُمْ نَجَا وَ اَفْلَحَ۔ آلٰہی چیست آن کہ دوستان خود را کردی ہر کہ ایشان را شناخت ترا یافت و تا ترا نیافت ایشان را نشناخت آلٰہی در محبت ایشان گرو و در جمیع امور با وشان پیرو دار نہ آنکہ خود رو دار بحرمت حبیبہ و نبیہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم۔ آی جانِ من وای جانانِ من حدیث قدسی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ وقتیکہ قلب عبد مومن از دولت یسعنی ممتاز و سرفراز گشت دشمنانِ عظیم و حاسدانِ جسیم از راہِ حواسِ خمسہ خس و خاشاک را آوردہ آنرا بر کردہ مختوم میدارند و از دولت یسعنی محروم حتی کہ از غلبۂ ظاہر کَالْاَنْعَامِ میگردد صاحب دولتے باید کہ بہ بیجوئے متوجہ شدہ باطن را بر ظاہر غالب ساختہ پا در کفر طریقت نہادہ

(ماند چارپایوں کے — interlinear gloss)

[illegible]

کار را با تمام رسانیدہ انعامیت را بانسانیت مبدّل گرداند
و وسعت قلبی چنان حاصل نماید کہ بیچون درچون آرام
گیرد۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎
آسمان بارِ امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند
یعنی از حمل امانتِ بیچونی ہمہ ہا انکار کردند و ابا نمودند پس انسان
پا در میدان جرأت نہادہ آنرا برداشتہ در بحر ظلوماً جہولاً غوطہ زد آنچنان
ظلم بر نفس خود روا داشت کہ بجز جہالت و نکارت از امانت
چیزے دیگر نیافت بلکہ حیرت را نقد وقت یافت۔ اے جانِ من
و اے جانانِ من از لطیفۂ قلب تا لطیفۂ قالب کہ مسمیٰ بسلطان
الاذکار است ذکر اسم ذات بارشاد صاحب ارشاد کند
و در بحر فرحت و لذت چنان غوطہ زند کہ نہ از خود اثرے
دارد و نہ از دیگرے خبرے۔ اے جانِ من و اے جانانِ من لذات
طعام دنیوی منحصر بر مضغہ لسانی و لذات انعام اخروے
منعقد بر جسم و جسمانی ؎ چون زبان گویاست بر تو مو بمو
مو بمو ذکرِ خدا را نیز گو۔ مو بمو کہ سالک از ذکر خدا متلذذ
میگردد نعمتیست از نعمتہای اخروی و خلعتیست از خلعتہای ایزدی آنرا
ولادت ثانی گویند و لادت اول از پدر و ولادت ثانی از شیخ باخبر آن

موجب زندگانی فانیہ و این سبب عیش ابدیہ آی جانِ من
و ای جانانِ من او تعالے از قدرتِ کاملۂ خویش از جمیع عوالم
یکے عالم مثال بین الشہادت والوجوب والارواح مانند آئینہ تخلیق
کرد با وجود بے بود در وصورت ہاے ہمہ موجود پس نورِ لطیفۂ
قلب در عالم مثال زرد و نورِ لطیفۂ روح سرخ و نورِ لطیفۂ سری
سفید و نورِ لطیفۂ خفی سیاہ و نورِ لطیفۂ اخفٰے سبز در انکشافِ
این احقر نورِ لطیفۂ نفسی مائل با بیض و نورِ لطیفۂ قالب برین فقیر
چنان غالب کہ چادر سرمائی از سر تا پاست و بجریان اسم ذات
از ہر بن مو مثل بوتہ ہاے سفید کہ از لمعۂ آن عالمی روشن
آے جانِ من و ای جانانِ من اگرچہ ظہور انوار دلیل ست بر
صفائی لطائف والا دلیل اقوی توجہ الی اللہ است و استقامت
بر شرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آی جان من و ای
جانانِ من مولانا ے رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎

ہر کہ صیقل بیش کرد و بیش دید بیگمان صورت در و آمد پدید

ہر قدر کہ شمشیر باطن را با حدیت صرفہ مصقل کردہ مصفی و متجلی
گردانید ہما نقدر احوال و مواجید تفاصیل و تقاریب عجائبات
و غرائبات را بیش دید مِن کُلِّ العَجَائبِ وَ الغَرائبِ

نظر الوحدۃ فی الکثرۃ و التنزیہ فی التشبیہ

ہر گاہ جواہر احدیت بر شمشیرِ باطن بر خاست کثرت آئینہ داری
او خواست پس نموداری احدیت بر جاست اے جان من ممکن
در تشبیہ واجب در تنزیہ موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ سر آمد محبان
و عاشقان بودند معروضہ نمودند ربِّ ارنی انظر الیک
جواب آمد لن ترانی و لکن انظر الی الجبل اے موسیٰ
تنزیہ را بغیر تشبیہ دیدن نہ میتوانی بلکہ از خود در مانی و اے موسیٰ
تنزیہ صرفہ را کہ می بیند سر آمد محبوبان و بر آمد معشوقان حبیب
ماست و رسول ماست صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ
این نعمتِ بی پایان و این دولتِ بیکران در او ودیعت نہادہ
اند و این کرامتِ عظمیٰ غیر او را نہ بخشیدہ اے جانِ من و جانانِ
من این را بمثالی واضح و لایح میگردانم بگوشِ ہوش استماع فرمای
آئینہ کہ زید را می بیند بلا شبہہ ذات او را مے بیند و ہر کہ
در آئینہ می بیند بغیر تشبیہ نہ می بیند پس آئینۂ احمد اے صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ تعین اول ست تنزیہ صرفہ
را می بیند و غیر او صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم چہ انبیا و چہ اولیا
بغیر تشبیہ نہ می توانند دید شیخ رحمۃ اللہ علیہ ثمر خوار باغِ کہن

و آں ہر ارشاد زمین و زمن اشارہ بہ تجلی صوری نمود و از آنجا کہ
ارشاد فرمودہ ؎ بے گمان صورت دراو آمد پدید ؛ یعنی سالک
در آن زمان بصورت خود متجلی میگردد و درین آوان صورت
مثال آن زمان بمیان آمد آئینہ قصیر باشد و یا طویل مربع
باشد یا مستطیل بہ ہیأتش مرئی متجلی میگردد فافہم
فَاِنَّہَا مَعَارِفُ دَقِیْقَۃٌ لَطِیْفَۃٌ شَرِیْفَۃٌ کسے درینجا
حلول و اتحاد نہ فہمد کہ آن کفر و الحاد ست آی جان من شئی
کہ در مرتبۂ ثانی ظہور میکند آن را تجلی می نامند پس تجلی ہرجا
کہ ظہور کند و بہر صورت کہ گیرد شئی از صرافت خود تجاوز
نہ مے نماید بلکہ تجلی بر صرافت خود می ماند بہ بین تاب آفتاب
ہرجا کہ افتد و بہر صورت کہ گیرد در صرافت و لطافت او
نہ مے افزاید و کسافت براو غالب نہ مے آید پس طالب الصورت
خود متجلی شدن بعید از نقل و عقل نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ
میفرماید ؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ؛ ای بیخبر ز لذت
شرب مدام ما ؛ آی جانِ من برای قوت قلبی ذکر کثیر و برائے
شیخ کبیر حکم اکسیر دارد حتی کہ قوتِ ارض و سما در قلب مفہوم
می گردد و بر ہر عقدہ کہ متوجہ مے شوی افضل ایزدی حل

میکنی لیکن از خدا غیر خدا خواستن موجب انفعال و محنت سلوک
پایمال آی جان من وقتیکہ قالب از ہر بن مو ذاکر گردید وبہ
التذاذش رگ و ریشہ فاخر مراقبہ احدیت کہ منزل اولست
باتمام رسید منزل دویم مراقبہ معیت آی جان من وی
جانان من ہر ماتحت ظل مافوق خودست و مافوقش من حیث
مجموعی خود مربی او و فیض بخشی او بروپس ظل ہرچہ میگیرد از اصل
خود میگیرد ہرچہ یابد از وصل اصل و اصل از اصل اصل
الی ماشاء اللہ تعالیٰ با وجود این ہریک ظل و اصل را با ذات
خاص نسبتے خاص دادہ و مجلتے باختصاص بخشیدہ پس طرق من
حیث الوصل سہ آمد یکے از راہ وصول کہ وسط راہ ست و دیگر
من حیث نسبت خاص کہ اقرب بہ شہنشاہ ہست و سوم من
حیث تفصیل الاسماء والصفات ہرچند راہ سوم سیرہای عجیب
و طیرہای غریب دارد لاکن انتہا ندارد و نیز در راہ اول و
ثالث حصول مطلوب ست و در راہ نسبتے وصول محبوب
فَاَفْرُقُ بَیْنَهُمَا مِنْ دِقَّةِ النَّظَرِ وَتَحَقُّقِ الْبَصَرِ مولانا
رومی رحمۃ اللہ علیہ در بحر ہر سہ وحدت غوطہ زن بود کہ فرمود
مثنوی ما دگان وحدتست ؛ وحدت اندر وحدت ست

منزل دویم مراقبہ معیت

و نیز ہر سہ وحدت کنایت از وحدت مبتدی و وحدت متوسط
و وحدت منتہی ست و یقین کہ قال شیخ رحمۃ اللہ علیہ بر احدیت
و وحدت و واحدیت دال ست و مصرعۂ ثانی باین معانی و بیکہ
وحدت اول در وحدت ثانی و وحدت ثانی در وحدت ثالث
فانی گردید وحدت الوحدت کہ وحدت وجود ست بر منشا ظہور
چہرۂ خود را کشود و نیز شیخ رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ دکانہائی جہان
اشیاء متعددہ و مختلفہ میدارند و دکان ما غیر وحدت چیزے ندارد
کہ در ہر گوشہ خوشۂ وحدت نہادہ است و ہر کہ بر دکان ما می
آید وحدت میخرد و وحدت می برد و خانۂ خود را بوحدت پر میکند
و می گوید ~ زساز مطرب پر سوز این رسید بگوش ؎ کہ چوب
تار و صدا تن تن ہمہ اوست ؎ ای جان من وای جانان من
شیخ ہر چند از ذات مجردہ دم زن و در بحر حیرت غوطہ زن لیکن طالب
در صحرائے حضاست و دنائت پا در لنگ از ین سورہ بآن سو
نمے یابد پس توجہ کثیر موجب عقدہ کشائی ذات بی نظیر نمیگردد
و از مقام لاہو گذشتہ بمرام ہو ہو نمیرسد بلکہ ذات را متجلی بہ
صفات دیدہ باحدیت مجموعی مشرف میگردد لیکن بسبب نایافتگی
محبوب افتادگی حال و در خود قیل و قال پس شیخش از شبہ و مثال

و از تعینات و اعتبارات تسکین میفرماید و میگوید که بگو و بفهم
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنے اللہ تعالیٰ باماست چنانکہ
باشان او تعالیٰ سزاوار ست از آن ذات فیض بر قالب شیخ و از
قالب شیخ بر قالب خود خیال کند باید که معیّت او تعالیٰ را بهر بن مو
و بهر ذرات خود و ذرات ممکنات تصور نماید حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید
ما در پیاله عکس رخ یار دیده ایم ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما
ای جان من و ای جانان من علما معیت او تعالیٰ بعلم او میدانند
و فقرا بذات او که مکشوف و مشهود شان ست و پیران ما رحمهم اللہ
تعالیٰ معیت بیچونی میفرمایند بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ
اتصالے بے تکیف بے قیاس هست رب الناس را با جان ناس
ای جان من و ای جانان من در مراقبۂ احدیت ذکر اسم ذات

ذکر نفی اثبات

و در مراقبۂ معیت ذکر نفی اثبات باین طریق که نفس را از زیر ناف
حبس کرده و لا را از آنجا برداشته تا به لطیفۂ نفسی بکشد و الٰه را
بر کتف راست تصور دیده إِلَّا اللہ را از لطیفۂ روحی و خفی و اخفے
و سری گذرانیده بر لطیفۂ قلب ضرب نماید تا اثر ذکر در هر بن مو
برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندهد ذکر خیالی ست نه لسانی
نفس را بر عدد طاق فرو گذارد و بوقت گذاشتن نفس اسم مبارک

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صنم نماید اگر حصر
نفس ضر نکند و الا بحصرش نفی و اثبات بکند و معنی کلمہ طیبہ را یعنی
نیست ہیچ مقصودی بجز ذات پاک ملحوظ خاطر دارد و مفہوم متوسط
کہ در کفر طریقت قدم نہادہ نیست ہیچ موجودی بجز ذات پاک
و معلوم منتہی کہ از تمیز دم زدہ نیست ہیچ معبودی بجز ذات پاک نفی
اثبات ذکریست غریب و فکریست عجیب کہ ہوش را فراموش میکند
و محبوب را در آغوش جذب را می شاید و مستی را بیفزاید ھذا
طوق سکر فی عنق صحو ہر قدر کہ فنا مے کند بقا را یعنی
و غنا را علتی وقت غلوش بیخش از ناف تا بہ تحت الثریٰ فرو میرود
و سرش از لطیفہ نفسی سر بر آوردہ تا بہ فلک الافلاک و از فلک الافلاک
تا بدائرہ امکان منتہی شدہ ہمہ را تحت لا آوردہ فنا می سازد
پس سالک در بحر وجوب غوطہ خوردہ غیر محبوب حقیقی و موجود خارجی
دیگری نہ مے بیند و نہ مے شناسد و نمیداند بقول قایلی ؎
بدریای شہادت گر نہنگ لا برآرد ہو   تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش
نوح کہ دانندہ نفس الامری و یا بندہ عبدیت خویش و مخلوقیت درش
با وجود صلیت وضو کہ کنایت از اثنینیت ست در آن طوفان
تیمم کہ اشارت از وحدت وجود ست فرض میگردد یعنی از غلبہ

احوال اصل مغلوب و دستور فرع غالب و مشہور وقتیکہ احوال فرو
نشست و بکلیت رخت بربست اصل برخاست و جاے خود
گرفت نہ مے بینی کہ بلبل باغ کہن و سرور زمین وزمن چہ مے
سراید اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ یُوْحیٰ اِلَیَّ مولانا روے رحمۃ اللہ علیہ
مے فرماید ؎ گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست ٭ ہرکہ گوید حق نگفتہ
کافرست ٭ اَے جانِ من واے جانانِ من صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم
دو فریق اند۔ فریقے بوحدت وجود۔ و فریقے بوحدت شہود وحدت
وجود یعنی ہمہ اوست و وحدت شہود یعنی ہمہ ازوست۔ اَے
جانِ من واے جانانِ من بگوش ہوش بشنو و منزل مقصود را
براہِ انصاف رو و در ہر امر مدقق شدہ صاف صاف شو وحدت
وجود گفتن و شنیدن و دانستن بعید از عقل و نقل و حدت وجود
گردیدن و شدن و بودن حسنیت بی نشان و زیوری ست
بیکران کہ غیر محبوب را نہ مے دہند محبوب مردی ست کہ ہستی
خود را فنا کردہ قباے بشری را دریدہ زیور احدیت را پوشیدہ
و ثمرۂ وجوبیت را خوردہ در دیدہ و دانشش غیر وحدت نماند
وحدت میداند و وحدت میگوید و وحدت مے شنود ؎
زیور محبوب وحدت آمدہ   من بجز وحدت بکثرت نامدہ

یعنی بشریت میان جاوید تنہائی بیحد بعد بعزت بی حیثیت

کثرتِ مخلوق را نا دیده ام — من بجز وحدت دگر نا خوانده ام

وحدتِ محبوب دارم در کنار — وحدت محبوب یارم در کنار

ای که وحدت آمده ایمان ما — بر همان وحدت فدا شد جان ما

وحدتم جانِ جهان را پر کند — وحدتم هر دو زمان را پر کند

وحدتم از یارِ من دلدارِ من — وحدتم هر جا بود غمخوارِ من

وحدتم آرم ز جانان برخورم — وحدتم دارم ز جانان سر برم

وحدتم در وحدتم در وحدتم — هر زمان در وحدتم در وحدتم

وحدتم هر جا بود مولائے من — وحدتم هر آن بود سودائے تنها

قبل ازین فرمود مولای زمان — شاد باد ارواح او در آن جهان

مثنویِ ما دکانِ وحدت است — وحدت اندر وحدت اندر وحدت است

من بجز وحدت ندانم هیچ شئے — من بجز وحدت نخوانم هیچ شئے

وحدتے دارم نهان و ظاهرم — وحدتے دارم ازآن من ظاهرم

وحدتم آمد قبائے جان و تن — وحدتم آمد نهالی زان چمن

من به بطن مادرم وحدت نهان — چون شدم ظاهر همان وحدت عیان

من بوحدت شیر مادر خورده ام — من چه وحدت بر دهان آورده ام

ای شباب من ز وحدت شاد شد — این زمان پیرم ازان آباد شد

وحدتم در نزع جانِ من شود — وحدتم در گورستانِ من شود

وحدتم در حشر دارم پیش و پس　　وحدتم در وحدتم این بس ہوس
مسکن مسکین وحدت شد عیان　　معدن مسکین وحدت بے نشان
حمد للہ من کمان وحدتم　　حمد للہ من نشان وحدتم
حمد للہ من ثنای وحدتم　　حمد للہ من ہمای وحدتم
حمد للہ من فنای وحدتم　　حمد للہ من بقای وحدتم

ای یارِ جانی و ای عاشقِ لاثانی محبوب تو در خارج موجود فردیت و بیچونیت زیور محبوبیت بقول علمای مجتہدین رضی اللہ تعالی عنہم لا ضد لہ و لا ند لہ و لا مثل لہ یعنی در خارج مثلی ندارد و نہ ضد بذاتِ خود و بصفاتِ حقیقیۂ خود در خارج موجود و موجودیتِ او خود بخود و عالم در پردۂ عدم بے قیل وقال بوجود ظلیت در وہم وخیال بمثالی واضح و لایح گردانیم ہوش دار و گوش را بر آن آر شخصی در آئینہ و بیرون آن موجود ست مگر در آئینہ بوجود ظلیت در وہم وخیال و بیرونش بوجود اصلیت در ہمہ حال ای جان من و ای جانانِ من ہرچہ از وجود و لوازم و توابع او ثابت کنی بر ہر دو ثابت آید مگر بر وجود خارجی بر طریق اصلیت و بر وجود ذہنی بطریق ظلیت و قبل اثبات آن ذات عین

در عین تو اوست در اوست نہ غیر و غیریت در اوست و شخصے
از ملبوس مستعار خود در کمال انفعال حتے کہ خود را عریان می
بیند و عریان مے داند و عریان مے یابد پس وجدانش حکم عریانی
میکند و مے گوید کہ ہمہ اوست یقین کہ مستعاری دم از مالکی
زند و قدم در راہِ صاحبی نہد دال بر سفاہت ست و ماٰل بر
قباحت ای جانِ من تعدد ذہنی مزاحم وحدت خارجی نمیگردد
پس نظر بخارج ہمہ اوست گفتن بعید نہ از عقل و نہ از نقل بلکہ
معنے ہیچوں نی ہمین ست و دعوت اسلام برین وحدت الشہود
یعنے ہمہ از وست آنچہ علماے اہل حق یعنی علماے سنت و
جماعت شکر اللہ تعالے سعیہم ارشاد فرمودہ اند اَللہُ خالِقٌ
وَمَا سِوَی اللہِ مَخلُوقٌ نسبت خالقیت و مخلوقیت کہ بین
الرب والعبد ثابت نمودہ اند چہ بلا زیبا کردہ اند پس گوہر ایمان
وجوہر ایقان ہمین ست و اتفاق انبیا صلوات اللہ تعالے
علیہم اجمعین برین ست چون کہ اولیا رامت رحمۃ اللہ تعالے
علیہم قدم کہ در طریقت مے زنند در راہِ قرب رامے پویند
حتے کہ وصل عریان میجویند بجاے میرسند کہ غیر جمال محبوب
حقیقی و کمال مطلوب تحقیقی دیگرے مشہود نمے گردد و در

نظر بصیرت محمود نمے آید و آخیلے میفرماید ؎

در بزم وصال تو بہنگام تماشا، نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

از جنبیدن مژگان خیال خویش کہ در پیش ست با وجود بود خود را نابود کردہ گو ہر موجودیت را نثار بر جمال یار مے سازند و مشاہدہ دلدار میباشند در آن زمان شہود شہود او و بود بود او پس ماسوی اللہ موجود لیکن در نظر سالک مستور و مغلوب بروز شہود آفتاب ست نہ معدوم ستارہ پس بیچارہ سالک کہ ابن الوقت ست با وجود موجودیت ستارہ بمعدومیت رفتہ و گفتہ کہ نیست ہیچ موجودے بجز ذات پاک موافق فرمودہ عارفے و سالکی ؎

صوفی ابن الوقت باشد ہر زمان ، آن ابوالوقت ست نادر در جہان

یعنی ابن الوقت مغلوب الاحوال ست و ابوالوقت غالب شاہ بازی ست کہ نظرش تیز بین ست و تابع نبیین با شہود آفتاب ستارہ ہا را مے بیند و مے گوید اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس اللہ موجود ست و ماسوے اللہ نیز و این دید تحقیقیت نہ تقلیدی و نہ احوالی بلکہ نفس الامری آے یار جانی وی عاشق لاثانی چون کہ در مراقبۂ معیت پردۂ ظلال روپوش جمال یار ست آہ و نالہ ذوق و شوق بے تابی و

بیہوشی صدائے عاشق زارست ۵

عاشقانرا سہ نشان آی پسر ٭ آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

قریب موت ظاہری منوداری این نشانی ست پس عاشق

صادق کہ در بحر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مستغرق ست

نشانیہائے مسطورہ را مستحق ترست آی یار جانی وای عاشق

لاثانی اگرچہ در مراقبۂ احدیت مبدأ فیض ذاتی ست کہ مستجمع

جمیع صفات کمالات ست و منزہ عن جمیع نقصانات لاکن توجہ

سالک اولاً و ثانیاً بطریق ادب طرف فوق ست و مورد فیض

لطائف سبعہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ۵

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل ست ٭ جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست

یعنی جانان من جمیل مطلق ست و موصوف بصفات برحق تیمار

غریبی لزوم آن جمیلی و الحق کہ تیمار غریبے را بیچونیت حقیقی

و استغنائیت تحقیقی چہ رسد آی یار جانی وای عاشق

لاثانی اگرچہ مقامات بیچونی و منازلات رہنمونی نظر بہ بیچونی

غیر منتہی لاکن بنظر سالک منتہی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

مست بادۂ بیچونے مے فرماید ۵

گر بریزی بحر را در کوزۂ ٭ چند گنجد قسمت یک روزۂ

[حاشیہ: ۔۔۔ بمیرید پیش از آنکہ بمیرید]

لہذا پیران ما رحمۃ اللہ تعالے علیہم ارشاد فرمودہ اند در مراقبہ احدیت توجہ سالک کہ بطرف فوق بود مضمحل شدہ احاطۂ شش جہت نماید گویا دائرہ مراقبۂ معیت را با تمام رسانید مولانا رومی میفرمایند

گر نباشد نورِ یارم ہم نفس	من چگونہ ہوش دارم پیش و پس
بر سرم بر گردنم چون تاج وطوق	نور او در یمن و یسر تحت و فوق

ای یار جانی وای عاشق لاثانی مرتبۂ نبوت کہ اقرب ترین مقامات ست مبدأ فیضش ذات بحت کہ اعلیٰ ترین تعینات ست مرتبۂ ولایت کہ فنا و بقائے افعالی وصفاتی ست باتحت مرتبۂ نبوت ظل نبوت ست پس ولایت نبی زیر قدم نبی میگویند کنایت ازین معانیست پس پیران ما رحمۃ اللہ تعالی علیہم مراقبات لطایف خمسۂ عالم امر در دائرہ ثانیے کہ دائرہ ظلال اسماء و صفات ست و ظہور معیت محبوب بیچونی ہم دراینجاست میفرمایند۔ مراقبہ لطیفۂ قلبی از تجلیات افعالیہ الٰہیہ فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و ازآنجا فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت آدم علیہ السلام و از آنجا فیض مے آید بواسطۂ قلب مبارک پیران کبار و بواسطۂ قلب مبارک پیر من بر قلب من وقتیکہ از غلبات احوال

مراقبہ لطیفۂ قلبی

افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم یافت و خطورات
غیر غیر مفہوم و غیر معلوم حتی عمر ہزار سالہ بدہند بیت
غیر تو ہرگز ندارم ای خدا پس چرا در دل گذارم ای خدا
دریں وقت از دولت فنائی قلبی مشرف گردید و بقاے لطیفہ
قلبی نظارگی جمال افعال محبوبی و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام ست پس درین زمان
سالک ذی امان از خلعت آدمی المشرب مشرف گردید۔

مراقبہ لطیفہ روحی

مراقبہ لطیفہ روحی۔ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ فیض مے آید
بر روح مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
و از آنجا فیض مے آید بر روح مبارک حضرت نوحؑ و حضرت
ابراہیمؑ علیہما السلام و از آنجا فیض مے آید بواسطۂ روح مبارک
پیران کبار و بواسطہ روح مبارک پیر من بر روح من چون سالک
بیچارہ درین وقت کہ ابن الوقت ست از سکر وقت صفات
خویش و صفات جمیع ممکنات را مسلوب و غیر محسوب می بیند
بُشریٰ لہٗ ھذا افناءٗ روحی وقتیکہ جمال صفات اللہ کہ
کمالش لا ھو و لا غیرہ است متجلی گردد ھذا ابقاءٗ روحی
و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت ابراہیم علی نبینا و

علیہ السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را ابراہیمی المشرب گویند۔ مراقبہ لطیفہ سری از تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ فیض مے آید بر سری مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر سری مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام واز آنجا فیض می آید بواسطۂ سری مبارک پیران کبار و بواسطۂ سری مبارک پیر من بر سری من وقتیکہ سالک گوہر وجود ظلی و وہمی را بر جمال محبوب خارجی نثار کرد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بیت

جملہ عالم خود عرض بودند تا اندرین معنی بیامد ہل اتیٰ

ھذا فناء سِر ہے و دیدن جمال یار در ہر بار در سر و اظہار لشئی لہ ھذا بقاء سر ہے ولایتِ این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت موسےٰ علی نبینا و علیہ السلام ست ہر کرا احوالِ این لطیفہ از لطائفِ دیگر غالب آید آن را موسوی المشرب میگویند۔ مراقبہ لطیفہ خفی از تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ فیض مے آید بر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام واز آنجا فیض مے آید بواسطۂ خفی مبارک

مراقبہ لطیفہ سری

مراقبہ لطیفہ خفی

پیران کبار و بواسطۂ خفی مبارک پیر من برخفی من آمی یار جانی وآے
عاشق لاثانی ظہور تجلیات از صفات سلبیہ معنی ندارد کہ الضدان
لایجتمعان لیکن ازآنجا کہ جزو ثانی مفید تنزیہ سبحانی ست ظہورات
وتجلیات رامعنے لاثانی ست بیت در نمکسار وفتا چیزی شد
نمک ؛ این سخن احسن ترین از مردمک ؛ ھذا فناءُ خفے
و در آن فنا خلعت بقا یافتن بشرٰی لہ ہذا بقاے خفی وولایت این
لطیفہ زیر قدم مُبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ست پس ہرکرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را عیسوی المشرب
میگویند ۔ مراقبہ لطیفۂ اخفے از تجلیات شان جامع آلہیہ فیض
مے آید بر اخفے مُبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم و از آن جا فیض مے آید بواسطۂ اخفے مبارک پیران
کبار و بواسطۂ اخفے مبارک پیرمن بر اخفی من مولانا رومیؒ میفرماید
مصراع او جمیلست ویحب للجمال ؛ یعنے شان جامع مطلق کہ جمال
حق ست آئینہ جمال محمدؐی را روبروے خود کشیدہ نظارگی
جمال و کمال خویش میفرماید کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رَضَائِی وَ اَنَا
اَطْلُبُ رَضَاءَکَ خوشا نصیب گرفتار ان رضاے
محمدؐی و آشفتگان گیسوے احمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ

مراقبۂ لطیفۂ اخفی

وسلم و نیز مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید **بیت**

جو دسے جوید گدایان و ضعاف ہمچو خوبان کائینہ جوید صاف

روئے خوبان زآئینہ زیبا شود روئے احسان از گدا پیدا شود

مولانا رحمۃ اللہ علیہ شیخ زمن کہ ثمر خوار شجرہ معنی کہن اند از جود ذاتِ احد واز گدایان ذاتِ محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کہ ملبس بلباس عبدیت اند از ضعفا کنایت فرمودہ اند پس محبوب حقیقی آئینہ ذات محمدی را روبروئے خود کشیدہ روئے کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ را زیبا فرمود حتی کہ ظہور ربوبیت و صمدیت و محبوبیت فنا لطیفہ اخفے گذشتن از اخلاق ذمیمہ وردیہ خودست و بقائے او متخلق باخلاق حمیدہ یعنی اخلاق محمدیہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بشرے لہ ولایت این لطیفہ زیر قدمِ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را محمدی المشرب گویند۔ مراقبہ اقربیت۔ اے جانِ من واے جانانِ من لطیفہ نفسی خلاصہ عالم خلق کہ مہجور از حق ست کدورتے و دنائتے وخستے کہ دامنگیر حال خود دارد از قیل وقال بیرون ست حتی کہ دم اَنَا الْمَوْجُوْد میزند وسر اَنَانیت را بفلک الافلاک میرساند

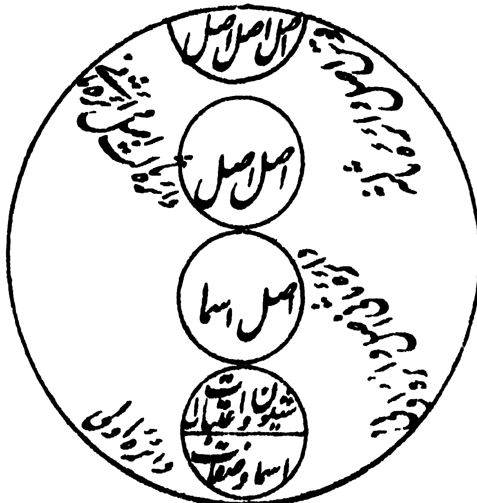
مراقبہ اقربیت

بلکہ ازآن ہم بالا مے رود و میگوید کہ اَنَا مَعْبُوْد وَ اَنَا مَوْجُوْد
پس جاے او صاحب طریقہ رحمہم اللہ تعالے در وسط پیشانی
قرار دادہ سہ دائرہ و یک قوس در و متضمن فرمودہ اند دائرہ
اوّل از مصطلاۂ اقربیت صاف میفرمایند باین طریق تن در
دائرۂ اول ہستم کہ دائرہ اقربیت ست نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اللہ تعالے نزدیک ترست
بہ من از من ازآن ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع دائرہ
اوّل مع لطائف خمسۂ عالم امر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این
قال را برحال خود دال فرمودہ اند بیت دوست نزدیک تر
از من بمن ست ؎ این عجب ترکہ من ازوی دورم ؎ تن کہ دم
انا میزنم دوری از محبوب حقیقی ضرورست و بزرگے دیگر میفرماید

بیت

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ آمدہ ہست دور افتادۂ تو از پندارۂ
پندار خویش کہ غبار درویش ست حجاب او در پیش ای یار جانی
وای عاشق لا ثانی عبد مملوک مثل ظل ذات ندارد ہرچہ دارد
از اصل خود دارد و لہٰذا قال اللہ الکریم فی کلامہ القدیم
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ پیران ما رحمہم

اللہ تعالےٰ از حبل ورید ذات سالک تقرر فرمودہ اند ہر چند
کہ وجودش وجود ظلی ست لیکن در عدم نمود بے بود وپیدا
کردہ است پس او کہ متصف بذات وصفات ست ہمہ مستغنی
از موجود خارجی ست کہ محبوب ومطلوب اوست لاجرم محبوب
خارجی ومطلوب حقیقی نزدیک تر از ذات آمد کہ فرمود
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط سبحان اللہ تعالیٰ
اقربیت عجب مرتبہ ایست عجیب وغریب کہ توحید وجودی و
اتحاد نمودی را در پس انداخت چرا نہ اندازد کہ این شہود شہود
نبیین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام وآن دید دید تابعین
رَزَقَنَا اللہُ تَعَالیٰ مِنْ اَحْوَالِھِمْ بِحُرْمَتِ مَحْبُوْبِہٖ مُحَمَّدٍ صلی
اللہ علیہ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن ط



در مراقبۂ احدیت و در مراقبۂ معیت ذکر خیالی بود۔ از مراقبۂ اقربیت
ذکر لسانی کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
مے کنند۔ آہی یار جانی وای عاشق لاثانی وقتیکہ عقد محبت
درمیان نباشد معیت چہ کار آید و اقربیت چہ ثمر بخشد لہذا
وَرَدَ فِی الْقُرْاٰنِ الشَّرِیْفِ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست
میدارد اللہ تعالٰے مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالٰے را ؎
من براو شیدا او شیدائے من   گر نباشد حال برمن وائے من پس
پیران ما رحمہم اللہ تعالٰے مراقبۂ محبت باین طور ارشاد میفرمایند
من در دائرہ ثانی ہستم کہ اصل دائرہ اول ست یُحِبُّہُمْ
وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد اللہ تعالٰے مارا و دوست میداریم
ما اللہ تعالٰے را از ان ذات فیض مے آید بر لطیفہ نفسی من مع
دو دائرہ مع لطائفِ خمسۂ عالم امر مراقبۂ محبت من در
دائرۂ ثالث ہستم کہ اصل دائرۂ ثانی ست یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
دوست میدارد اللہ تعالٰی مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالٰی
را از ان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع سہ دائرہ مع
لطائفِ خمسۂ عالم امر مراقبۂ محبت۔ من در قوس ہستم کہ اصل
دائرۂ ثالث ست یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد

مراقبۂ محبت ۱

مراقبۂ محبت ۲

مراقبۂ محبت ۳

اللہ تعالیٰ مارا دوست میداریم ما اللہ تعالیٰ را ازان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع قوس مع دوائر ثلثہ مع لطائف خمسۂ عالم امر۔ آی یار جانی وای عاشق لاثانی محبوبی ومطلوبی کہ ازو عقد محبت محکم گردید ظاہرست چنانکہ فرموداو سبحانہٗ تعالیٰ هُوَ الظَّاهِرُ پس مراقبۂ اسم ظاہر۔ پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالیٰ باین طور ارشاد مے فرمایند هُوَ الظَّاهِرُ آن ذات کہ مُسمّٰی باسمِ ظاہرست ازان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع قوس مع دوائرِ ثلاثہ مع لطائف خمسۂ عالم امر۔ بعد ازآن مراقبۂ اسم باطن۔ باین طور ارشاد میفرمایند هُوَ الْبَاطِنُ آن ذات کہ مسمی باسم باطن ست ازان ذات فیض مے آید بر عناصر ثلاثہ من سوائے عنصر خاک۔ آی یار جانی وای عاشق لاثانی پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ مراقبۂ احدیت و مراقبہ معیت را و ولایت صغرے و ولایت ظلیہ و ولایت اولیا مے فرمایند و از مراقبۂ اقربیت تا مراقبۂ اسمِ باطن ولایت کبریٰ و ولایت اصلیہ و ولایت ملائکہ انبیا مے فرمایند و مراقبۂ اسمِ باطن را ولایت علیا میفرمایند یعنی ولایت ملائکہ کہ در تخلیقِ ایشان عنصر خاک نیست۔ لہٰذا فیض ایشان را منحصر بر عناصرِ ثلاثہ است سوائے عنصرِ خاک

مراقبۂ اسم ظاہر

مراقبۂ اسم باطن

کہ آن تخصیص بحضرت آدم ست علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ۵

خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست مظہر کل

یعنی خاک مظہر جمیع کمالات ذاتیہ وصفاتیہ وافعالیہ است ومرکز جمیع تعینات واعتبارات۔ آہی یار جانی واے عاشق لاثانی در مقامات سابقہ محبوب متحلی بصفات ومتجلی بکمالات بود کہ محب را در گرداب التذاذ واشتیاق مے انداختہ بود کہ ندائے وصل عریانی در گوشش دادند کہ قسم در بحر حیرت ونکارت گم شو آین فیض مخصوص بمرتبۂ نبوت ست۔ وقطرۂ مرتبہ نبوت از ہمہ کمالات ولایت افضل واعلیٰ است چرا افضل نباشد کہ آن متعلق بہ کسب ست واین متعلق بفضل مشتان ما بینہما۔ پس پیران مارحمہم اللہ تعالےٰ۔ مراقبۂ کمالات نبوت را این طور ارشاد مے فرمایند۔ آن ذات کہ منشاء ست کمالات نبوت را معرا است از جمیع اعتبارات سابقہ ومبرا است از ہمہ تعینات از ان ذات فیض مے آید بر عنصر خاک مع عناصر ثلاثہ۔ بعدازان مراقبۂ کمالات رسالت۔ ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ منشاء ست کمالات رسالت را از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ آہی یار جانی واے عاشق

مراقبہ کمالات نبوت

فرق ہر ہیچ میں اُن دو فرق کے ۱۲

مراقبہ کمالات رسالت

لا ثانی انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج از عالم خلق ہمہ متفرق و متوحش بودند نہ از خود خبرے داشتند و نہ از دیگرا اثرے وقتیکہ فضل ایزدی بہ کسی دامنگیر گردید و بہ شیخ کامل و مکمل رسانید شیخش اول لطیفۂ قلب را صاف و مصفّٰی کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد و ہمچنان لطیفۂ روح و دیگر لطائف را صاف و مصفّٰی کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد این را ہیئت وحدانی میفرمایند و این ہیئت وحدانی قابلیت بار برداری فیض رسالت و بار برداری مقامات ما فوق میدارد

مراقبہ کمالات اولوالعزم

للہ الحمد و المنۃ بعد از آن مراقبہ کمالات اُولوالعزم ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشا کمالات اُولوالعزم ست از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ آز مراقبہ حقیقت کعبہ تا مراقبہ حقیقت ابراہیمی این را حقایق الٰہیہ میفرمایند

مراقبہ حقیقت کعبہ

بعد از ان مراقبہ حقیقت کعبہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ حقیقت کعبہ است مسجود لہ جمیع ممکنات از ان ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ اے یار جانی و اے عاشق لا ثانی اشیا کہ در پردۂ عدم مستور و مخمور بودند وقتیکہ آفتاب وجود حقیقی و موجود خارجی برو پرتو انداخت بمجرد پرتو انداختن

از کتم عدم سر بر آوردہ سبحان اللہ گویان ہمہ ہا در سجدہ افتادند این مقام را حقیقت کعبہ گویند کہ مسجود لہ جمیع ممکنات ست و صورت کعبہ کہ جدار اند مسجود الیہ است در حقیقت کعبہ عظمت و کبریائی محبوب در نظر سالک جلوہ گر میگردد۔

مراقبہ حقیقت قرآن

بعد ازان مراقبہ حقیقت قرآن ارشاد میفرمایند آن ذات کہ حقیقت قرآن ست مبداء وسعت بیچون حضرت ذات ازآن ذات فیض می آید برہیئت وحدانی من آنچہ در حدیث شریف وارد است اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّحَدِّثَ رَبَّہٗ فَلْیَقْرَءِ الْقُرْاٰنَ دریجا بہ سالک منکشف میگردد۔

مراقبہ حقیقت صلوۃ

بعد ازآن مراقبہ حقیقت صلوۃ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ حقیقت صلوۃ ست کمال وسعت بیچون حضرت ذات ازان ذات فیض مے آید برہیئت وحدانی من۔ از حدیث شریف اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ و قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ کمال صلوۃ ہویدا مے شود کہ درین نشئہ مصلی در راحت اخروی مستغرق و مستہلک میگردد والحمد للہ علی نعمائہ۔

راحت پہونچا مجکو اے بلال ۱۲ ٹھنڈک میرے آنکھ کی بیچ نماز کے ہے ۱۲

مراقبہ معبودیت صرفہ

بعد ازآن مراقبہ معبودیت صرفہ۔ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ معبودیت صرفہ است ازآن ذات فیض مے آید برہیئت وحدانی من تم حقایق الالٰہیۃ ط۔ بعد ازآن حقایق مرسلین ست صلوات اللہ تعالیٰ

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

علیٰ نبیّنا و علیہم اجمعین - بعد از آن مراقبۂ حقیقتِ ابراہیمی
ارشاد میفرمایند یعنی آن ذات کہ منشاء است حقیقتِ ابراہیمی
را نسبتِ ذات بذات از آن ذات فیض مے آید برہیئت
وحدانی من - و درانیجا خواندنِ درُود دیگر درا التحیات خوانده
مے شود و ترقی می بخشد —— آمی یار جانی و آمی عاشق لاثانی
حُبّ صرفہ جوہر یست لطیف و شریف مکرم و معظم
اطلاقِ جوہر بروا از تنگی عبارتست جوہر را چہ نسبت بآن
مقام عالی - آن را منقسم کردہ یکے را بذاتی و دیگرے را
بذات دیگر عطا فرمودند پس مساوی المحبت را مرتبۂ خلیل
میفرمایند و ہر دو را دوست میدانند و آن خلعت خاص
بر قامتِ حضرتِ ابراہیم خلیل اللہ بالتبع پوشانیدند صلوٰت
اللہ تعالےٰ علیٰ نبیّنا و علیہ السّلام - وقتیکہ محبت از
یک جانب غالب آید و پا از دائرۂ مساوات بیرون
کشد لبشریٰ لہٗ آنرا از مرتبۂ محبّ سرفراز مے فرمایند
آن مقام بس مقام عالی ست خلعتِ آن بر قامتِ
حضرت موسےٰ علیٰ نبیّنا و علیہ السّلام بالتبع پوشانیدہ اند
لہٰذا حضرت موسےٰ علیٰ نبیّنا و علیہ السّلام در شکمِ مادر جوش

مراقبہ حقیقتِ موسوی

ومراقبہ حقیقتِ محمدی

وخروش کردہ معروضہ میداشتند رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْكَ پس مراقبہ حقیقت موسوی ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء حقیقتِ موسویست محبِّ ذات ازان ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ واینجا درودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِكَ مُوْسٰی وَبَارِكْ وَسَلِّمْ موجبِ ترقیاتِ ست۔ وبرتر ازآن مقام مقامِ محبُّ محبوب ست وآن مخصوص بذاتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ست اینجا مراقبہ حقیقتِ محمدی ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ منشاء حقیقتِ محمدیست محبّ ومحبوبِ خود ازآن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ ودرودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلَ صَلَوٰاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میخوانند۔ وبالاتر ازآن مقام مقامِ محبوبِ صرفہ است وآن نیز مخصوص بذاتِ احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است

مراقبہ حقیقت احمدی

دریجا مراقبہ حقیقت احمدی ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشا حقیقت احمدی ست محبوب خود از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من ۔ بعد از آن مقام حب صرفہ است و آن ہم از مقام احمدی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

مراقبہ حب صرفہ

اینجا مراقبہ حب صرفہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء حب صرفہ است از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من ۔ بعد از آن مرتبہ لاتعین ست ۔

مراقبہ لاتعین

دریجا مراقبہ لاتعین ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ لاتعین ست از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

تمت

ومن کلامہ الشریف مدظلہ وزاد فیضہ

صوفیونکا نوش عین نور رہے		شرب اونکا یار کو منظور رہے
جو رکھی اونسے محبت صاف صاف		جزو کل اوسکا یقین مغفور رہے

ایضاً

قرب ابدان کو فضیلت ہے		گرچہ رہ شیخ کی طریقت ہی
فضل کلی ہی سن صحابہ کو		تیری نظروںمین گر حقیقت ہی

رسالہ موسوم بہ

رمز محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و محبوب رب العلمین و علی الہ و صحبہ اجمعین بعدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنٰھم ینفقون ای یارجانی وای عاشق لاثانی الٓمٓ این حروف مقطعات اند کہ مین المحب والمحبوب و بین العاشق والمعشوق رمزیست و اسرارست کہ غیر او شان را از آن خبرے نیست و اثرے نیست۔ چنانچہ صاحب حالے میفرماید بیت میان عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست ٭ این آن اسراریست کہ چہ بر قلب عاشق مے گذرد بزبان حال روبروے قلب

ترجمہ
یہ کتاب نہیں شک بیچ اسکے راہ دکھاتا ہے واسطے پرہیزگارونکے۔ وہ جو ایمان لاتے ہین بن دیکھے اور قایم رکھتے ہین نماز کو اور اس چیز سے کہ دیا ہم نے انکو خرچ کرتے ہین ۱۲

معشوق مے سراید و آنچہ بر قلب معشوق میگذرد و بزبان جمال و بروئے
عاشق میگذارد و ہریک غوطہ زن در بحر رمز یکدیگر مے باشد و
لذت گیر چنانچہ شیخ زمن لذت گیرِ اسرارِ کہن مولانا رومی رحمۃ
اللہ علیہ میفرماید ؎ غیرِ نطق و غیرِ ایما و سجل ٭ صد ہزاران
ترجمہ خیزد ز دل ٭ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ٭ ور نہ بینی
سِرِّ حق بر من بخند ٭ پس در اسرارِ حروفِ مقطعات غیرِ خُدا
و غیرِ حبیبِ خُدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم دیگری را
دخلی نیست دیگری کہ باشد کہ خود را در آن دخلی دہد الا بالتبع
و بالفنا۔ پس نزدِ علمائے محققین و صوفیہ مقربین رحمۃ اللہ علیہم
مراد از الف آن جوانانند و آن پیرانند کہ خدا را بوحدانیت
می پرستند موافق شعر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت
نیست بر لوحِ دلم جز الفِ قامتِ دوست ٭ چہ کنم حرفِ دِگر
یاد نداد استادم ٭ و مراد از لام آن کسانند کہ با وجودِ قبولِ
وحدانیت رسولان را صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قبول
میفرمایند پس ازینجا معلوم شد کہ صرف قبولِ وحدانیت
بغیرِ قبولِ رسالت فائدۂ نجات نمی بخشد و مراد از میم
آن محبوبانند کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم را بمحبوبیت

خدا گرویدہ اند بیت محمدؐ گر نبودے کس نبودے ؎
نبودے ہر دو عالم را وجودے ؎ خدائے عزوجل امت مرحومہ
را ثنا فرمودہ میفرماید الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ
فِيْهِ یعنی درین کتاب ریبے و شبہی نیست یقین کہ
کلام اللہ است ہدایت کنندہ است آن متقین را کہ
ایمان آوردہ اند بر غیب پس شہود ایمان قلبی را نسبت
نہ غیب۔ غیب ملقب از وجود ست و در خارج موجود نیست
عدم مثل آئینہ خالی محض ست مثل زید خارجی ہر کہ زید
را در آئینہ دید پس دیدا و در وہم خیال ست نہ در خارج
ممکن کہ تخلیقش در عدم و در وہم خیال پس از دیدِ ضعیف
خود یقین بر وجود وجوب غیبی کردن قابل تحسین اند
لہذا خدا تعالے اوشان را بلفظِ متقین یاد فرمود مثل شہود
ایمان بر غیب آوردن کارِ متقیان ست بیت
می خور و مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن ؎ ساکنِ بتخانہ باش و مردم آزاری مکن
این آن متقی اند کہ مثل شہود بر غیب ایمان آوردہ اند از
ایمانِ غیبی مفہوم گردید کہ بہ کنہہ ذات رسیدن نمیتوانی
بہ دلیل نقلی و بہ دلیل عقلی پس علما محققین و صوفیہ مقربین

رحمۃ اللہ علیہم فرمودہ اند اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِلَا عِلَّۃٍ وَّ
بِلَا سَبَبٍ پس اینقدر کنہ ذات برائے ایمانِ قلبی
یَکْفِیْ و نیز فرمودہ اند واجب الوجود یعنی موجودیت او
لازم و واجب ست پس کنہ ذات غیر ازین کسے چیزی
دیگر نیافت ؎ دور بینان بارگاہِ الست، بیش ازین
پے نبردہ اند کہ ہست، و نیز او سُبحانَہٗ فرمود اَللّٰہُ وَاحِدٌ
یعنی مستجمع جمیع صفات کمالات و مُنزّہ عن جمیع نقصانات
پس آئینہ محمد را صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
مقابلِ خود کشیدہ تعیّن اوّل گردانیدہ نظارگی جمالِ خویش
باکمال نمودہ محبوبِ خود گردانید ؎ ہرچند پیر خستہ دل و
ناتوان شدم، ہرگہ کہ یاد روے تو کردم جوان شدم،
پس بدانید و بفہمید کہ تا آئینہ بمقابلِ محبوب نیامدہ است
ہنوز مرتبۂ عاشقیت دارد وقتیکہ روبروی محبوب آمد
و مقابلِ او گردیدہ فناے کامل حاصل نمود حتے کہ محبوب
در و جلوہ گر گردید بجز جلوۂ محبوب از زیور محبوبیت سرفراز
گردید در ہمان زمان در ہر جہان محبوب گردید آحوال و
اسرار کہ بر قلبِ طالب وارد مے شوند رو بروئے قلبِ

شیخ معروض میکند از فنا و بقا و واردات و الہامات و انوارات و تجلیات و دوام توجہ و اضمحلال و استہلاک و از عروج و نزول و از قبض و بسط ؎ قند آمیختہ باگل نہ علاج دل ماست بوسۂ چند بیامیز بدشنامی چند ٭ و مشاہدہ و معائنہ و سیر آفاقی و سیر انفسی و انوار ملائکہ و انوار الٰہیہ و انوار محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و انوار شیوخان ہر طریقہ لمعات سکوت کمون و بروز و کشف قلوب و کشف قبور و نسبت و حضور و آگہی ہمہ ہا از زبان حال رو بروے قلب شیخ با کمال معروض میکند و قلب شیخ در ہر امر حکم موافق استعداد او میکند و میگوید کہ خبردار و ہوشیار باش ہرگز دم از ہستی مزن ورنہ دم تو مثل منصور کشیدہ شود چہ خوش میفرماید حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ **بیت** پیر میخانہ چہ خوش گفت بہ دُردی کش خویش ٭ کہ مگو حال دل سوختہ با خامے چند ٭ یعنی حال دل کہ از دل بر زبان رسید مبدّل بقال گردید حتّی کہ حال جعل صریح گردید حال حال ست قال قال مثل خورندۂ نبات و دانندۂ نبات و فہمندۂ نبات و خوانندۂ نبات شتّان مابینہما و وقتیکہ از زبان صاحبِ حال بسمع خامے چند رسید نہ حال ماند

حاشیہ: نزد جاہلان و دروغ زنان ۱۲

نہ قال ماند بلکہ فتنہ در زمان ماند لہذا فرمود صاحب دلی ؎

عاشق مستی اگر بجو دوباگاباش بیخبر از خویش شو باخبر از یار باش

خلق اگر پرسدت کیستی و چیستی ہیچ جوابش مدہ گنگ چو دیوار باش

قربان پیران ما شویم کہ مجلس سکوت در طریقۂ خود مقرر فرمودہ اند کہ ہیچ آفتِ زمانہ بہ پیرامون آن نمیرسد ع

قِصَّۃُ الْعِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؛ وصلّی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمدؐ و آلہ وصحبہ اجمعین ۵۵۵۵۵

قصہ عشق کا نہیں اوٹنا واسطے سکے

وَمِن کلامہ الشریف مدظلہٗ وعمّ فیضہٗ

صوفیون کا جمع عین العین ہے
خادمُ الصوفی کو اُسمین چین ہے

نکتۂ وحدت مین نکتہ غیر کا
الامان آوے نظر یہ غین ہے

عاشق و معشوق کے اوصاف مین
ربط اِن دونون مین فیما بین ہے

راہ مین محبوب کے سر ہے گران
گرا او ورنہ یہ بھاری دین ہے

سرخروئی وصل کی اسجا کہان
ہجر کی سختی سے دِل بے چین ہے

فخر صوفی کو طوافِ قلب ہے
نازمین گر حاجی الحرمین ہے

واجب اور ممکن کو دیکھو غور سے
نسبت اِن دونون مین بین البین ہے

گرچہ بحر فضل مین ڈوبا ہے دِل
ذکر عینی قرۃ العینین ہے

کیون نہو مسکین فانی ذات مین
شیخ اُسکا مجمع البحرین ہے

رسالہ موسوم بہ

شانِ محبوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ ای یار جانی وای عاشقِ لاثانی بگوش ہوش بشنو و در بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بطریقِ محبت رو تا کہ شگفتگی گل محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را از علم الیقین بہ عین الیقین وآز عین الیقین بہ حق الیقین وانی و نیز تازگی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را دریابی

فائدہ علما از علم الیقین مشرف۔ صوفیہ از عین الیقین متلذذ و انبیا از حق الیقین ممتاز اند۔ ای یار جانی وای عاشق لاثانی در حدیث قدسی وارد شدہ است لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَلَمَا اَظْہَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ ای محبوب من

اگر تو نبودے افلاک را پیدا نہ کردمے و اگر تو نہ بودے ربوبیت را ظاہر نہ کردمے پس ظہور ربوبیت بواسطۂ روے محمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آمد دریجا دقیقہ ایست کہ پیش اہل نظر و اہل بصر شگفتہ ایست تخم ہر شی کہ در زمین اندازی تا آفتاب بر و نتابد و آب رحمت برو نبارد سر سبز شدہ سر از زمین بر ندارد پس تخم ذات محمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در زمین عدم مستور و مخمور بود وقتیکہ آفتاب موجود حقیقی و محبوبِ تحقیقی برو تافت و نیز آن تخم کہ رحمت عالمین اند آبِ رحمت یافت سر از زمین عدم برداشت و ما سوی اللہ از عرش تا فرش و از شرق تا غرب از بطن مُبارک ذاتِ محمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سر برآوردہ سر سبز و تازگی یافت لہذا در حدیثِ قدسی وارد شد لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ وَ لَمَا أَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ

بیت
محمدؐ گر نبودی کس نبودے ۔۔۔ نبودی ہر دو عالم را وجودے

سُبحان اللہ عجب ذات محمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ذو جہتین است از جہت اُولیٰ ظہور ربوبیت بہ مرآتیت مولیٰ و بہ جہت ثانی نمود وجود بے بودی آین چہ کرشمہ است کہ ظہو

ربوبیت راسببے ونمودے بودرانزہتی ست تاآنکہ مامعدوم بودیم
وازخود وازوجودِ خود خبرے نداشتیم پس بکرشمہ محمدؐی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موجود شدیم حتےکہ دم انا الموجود میزنیم
یا محمدؐا یاسید اقربانِ احسانت شوم این چہ احسانت
کہ قربانت شوم حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بیت

اول زحرف وصوتِ وجودم خبر نبود　　درمکتب غمِ توچنین نکتہ دان شدم

یعنی عدم محض بودیم ونکتۂ موجودیت را بہ تصدق جمالِ مبارکِ
تویافتیم سبحان اللہ عجب ذاتِ احمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم ست کہ عدم رالباسِ موجودیت وموجودرا
زیورِ مظہریت پوشانید دَرینجا قولِ حضرت سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ چہ زیبا آمد بیت　چہ وصفت کند سعدیِ ناتمام

علیک الصلوٰۃ ای نبی والسلام

تمام شد

رسالہ

شانِ محبوب

رسالہ موسوم

بہ

جلوہ محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین اما بعد بر ضمائر عالی مقام و محبان خیر الانام معنی حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف انکشاف تام باد کنز مخفی در ذات خود محبوب تر از محبوبان و مرغوب تر از مرغوبان ست مثل محبوب ذاتی ظہور خود را محبوب صفاتی کہ فرمود فاحببت ان اعرف یقین کہ پری رو تاب مستوری ندارد پس خود بخود ظہور نمودن منافی ناز و غمزہ است محبوبان و پری رویان نقاب از چہرۂ خود بر نمیدارند گہ ناز شان دامنگیر شان است موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ **بیت**

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد ہر کس حکایتے بتصور چرا کنند

ذاتیکہ نقاب از چہرۂ محبوبی برکشید محبوب او گردید پس ذاتِ
محمدؐ سامی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم متقابلِ لاتعین شدہ پردہ
غیب الغیب را از رخ محبوب برکشیدہ محبوب بیچون را بر منصۂ
ظہور نشانیدہ محبوب المحبوب گردید کنز مخفی آن نسبتِ حُبّ کہ
بظہور داشت بذاتِ محمدؐ سامی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم منسوب
ساخت لہٰذا در نظر کشفی پیرانِ ما رضی اللہ تعالی عنہم حُبّ صرف
لاتعیّنِ اول مکشوف گردید بتجرد ظہور کنزِ ذاتی حضور محمدؐ سامی صلی
اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم در رسید باوجود حضور از زیورِ آگاہی
و آز زیور نسبتِ حُبّ ذاتِ محبوب را مزین ساختند بیت
نسبت آن چیست گویم شرحِ او تا قیامت کم نہ گردد شرحِ او
حضور و آگاہی و نسبت این ہمہ احوال اند کہ تحقیقش و تدقیقش
از حیطۂ تحریر و تقریر بیرون ست آلا صاحبِ احوال میداند
و مے فہمد و در بحر التذاذ ملتذذ و مستغرق میگردد و باوجودِ این
ہمہ حال حافظِ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این قال میفرماید بیت
مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ورنہ در محفلِ رندان خبری نیست کہ نیست
نکتۂ عجیب و غریب بشنو بلا تشبیہ آئینہ کہ خود را مقابلِ زید گردانیدہ
از چشم ظاہری خویش نظارگی جمالِ زید نمود بہ مجرد نظارگی آئینہ

محبت زید جوش زن شدہ باطن آئینہ را از جمال خویش جلوہ گر
گردانیدہ آنرا اسرار ہای عجیب ونکتہ ہاے غریب سرفرازش
ساخت زہے سعادت وزہے نجابت وزہے کرامت پس
آئینۂ جمال باکمال چہرۂ محمدی صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقابل
ذات احدی گردیدہ جمال بیچون را از چشم ظاہری خویش نظارگی
نمودہ در بحر دیدار یار مستہلک ومستغرق گردید وقتیکہ دل از دل
یار ست ودل یار را از جمال خویش منور ومشرف گردانیدہ ارشاد
فرمود لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ
عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ مراد از مؤمن ذات محمدی صلّی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم ست چنان ایمان بر وحدانیت محبوب حقیقی آوردہ اند
کہ تمام جہان را در وحدانیت محبوب حقیقی غرق فرمودہ اند الحق
قول صاحب حق بیت ارض وسما کہاں تری وسعت کو پاسکے
میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے ہوش دار وگوش را بران آرزید
بر صرافت خویش وآئینہ بر جاے خویش دریجا نہ حلول ست
ونہ اتحاد پس درویش بے خویش کہ مغلوب الحال ست تمیز زید
وآئینہ از نظرش ساقط لہٰذا باین قول فاخر ابیات
من بجز وحدت ندانم ہیچ شئ من بجز وحدت نخوانم ہیچ شئ

ترجمہ
نہیں سما سکتی مجھکو
زمین میری اور نہ
آسمان میرا لیکن
سما سکتا ہوں مجھکو دل
میرے بندہ مومن کا
۱۲

وحدتِ محبوب دارم در کنار　　وحدتِ محبوب یارم در کنار
ای که وحدت آمده ایمان ما　　بر همان وحدت فدا شد جانِ ما
وحدتم جان جهان را پُر کند　　وحدتم هر دو جهان را پُر کند
وحدتم از یارِ من دلدارِ من　　وحدتم هر جا بود غمخوارِ من
وحدتم آرم ز جانان برخورم　　وحدتم دارم ز جانان بهرِ برم
وحدتم در وحدتم در وحدتم　　هر زمان در وحدتم در وحدتم
وحدتم هر جا بود مولائے من　　وحدتم هر آن بود سو دلے من
باز آمد بندهٔ بگریخته　　بر سرِ مطلب ز هجران سوخته

مطلب این ست که حضور و آگاهی و نسبت خاص که حبیب اللہ را صلّی اللہ علیه و آله و صحبه وسلم بذات اللہ جلّ جلاله و عمّ نواله بود ظلّ آن حضور و آگاهی و نسبت خاص در آئینهٔ سینهٔ بے کینهٔ صحابه رضی اللہ تعالیٰ عنهم منعکس گردید این مقام بس عالی ست که مسمّٰی بقربِ نبوت است پس صحابه رضی اللہ عنهم موافق محبت خویش و استعداد خویش حضور و آگاهی و نسبت خاص بذات حبیب اللہ صلّی اللہ علیه و آله و صحبه وسلم داشتند و به ذریعهٔ آن فضیلت و عظمت و قربت پیدا کردند خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنه که حضور و آگاهی و نسبت خاص آن عالی جناب یکطرف

حضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یکطرف لہذا آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در شان آن ذات عظیم الشان ارشاد فرمودند لَوْ وُضِعَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ کِفَّۃٍ وَّاِیْمَانُ جَمِیْعِ الْاُمَّۃِ فِیْ کِفَّۃٍ اُخْرٰی لَرَجَحَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ پس حضور و آگاہی و نسبت خاص آن عالی جناب فوق حضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گردید لہذا وَلَهٗ فَضْلٌ کُلِّیٌّ عَلٰی کُلِّ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ طریقہ خاندان عالی شان خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم منتسب بآن جناب گشت حضور و آگاہی و نسبت خاص این اکابر ظل حضور و آگاہی و نسبت خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم آمد لہذا طریقۂ نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بجہت نسبت صدیقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل و اعلیٰ و اسبق و اوفق و احکم آمد لَارَیْبَ فِیْہِ وَنَخْتِمُ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد جلوۂ محبوب

ترجمہ: اگر کہا جاوے ایمان ابوبکرؓ کا ترازو کے ایک پلڑے میں اور ایمان ساری امت کا دوسرے پلڑے میں تو البتہ زیادہ ہوگا ایمان ابوبکرؓ کا ۱۲۱۲

رسالہ موسوم

به

طریق محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعده ای یار جانی و ای عاشق لاثانی شیخ ثمر خوار باغ کہن و اسرار دان زمین و زمن یعنی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش میسراید که میفرماید

قوله قول محمد می شنو صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و راه محمد می رو صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و روی محمد ببین تا برسے بہ منتہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم قول محمد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ از دل و جان بشنو آن چنان بشنو که از رگ و ریشہ مثل تنن تنن تنن اللہ اللہ برآید حتے که محبوب حقیقی در دل درآید چنان درآید که جرعہ شراب ھو ھو را بنوشاند تا که صوفی تمام بر بام ہستی خود قدم

نیستی نہادہ بگویدسے نیست برلوحِ دِلم جز الفِ قامتِ دوست ؎ چہ کنم حرفِ دگر یاد نداد استادم ؎ راہ محمدی صلی الله علیه وسلم الصّلوٰۃ والصّوم والزکوٰۃ والحج کہ راہِ شریعتِ اوست صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم برو آنچنان بروکہ فروضات و وجوبات و سُنن و مُستحباتِ شان را فرو نگزاشتہ در بحرِ اداے او مستغرق و مستہلک شو روے محمدی صلی الله علیه وسلم ببین تا برسی بہ منتہا روے محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم محب و محبوب ست بلکہ محبوب صرفِ است بچشمِ یقین بہ بین تا برسی بمنتہاے منتہاے صوفیانِ عالیمقام مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ کہ ہست بآن برسی ــ

الٰہی بحرمتِ روے محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بدائرۂ صوفیانِ صاف دل کہ نظارگیِ جمالِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را در آئینۂ دل می کنند بگردان آمین ثم آمین وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وسلم وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

تمام شد رسالہ طریقِ محبوب

رسالہ موسوم

بہ

دیدارِ یار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بیت مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ؛ ازچہ رو گفت احمدِ مختار ؛ عین القضات رحمۃ اللہ علیہ از سالکانِ طریقت و واصلانِ حقیقت استفسار میفرمایند و سوال میکنند رویتِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم رویت محبوبِ حقیقیست تحقیقش چیست جوابش حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میفرمایند بگوش ہوش استماع نمایند احدیت مجردہ کہ در ذات خود غنی الغنی و در ناز مستغنی ست ہاہوت می نامند پس نظر یارانہ پردہ ناز بعلم اجمالی افگند آن را تعین اول و حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم قرار دادند این مرتبہ را وحدت و لاہوت میفرمایند

وحقیقت الحقایق نیز میگویند باز نظر ثانی از ذات لا ثانی بعلم تفصیلی
افتاد حقایق ممکنات نام یافت و تعین ثانی نیز در ینجا واحدیت
و جبروت رو کشود این هر دو تعین را در مرتبۂ وجوب ثبوت
می نمایند و مرتبۂ ثالثہ را عالم ارواح و ملکوت و مرتبۂ رابعہ را عالم
مثال و مرتبۂ خامسہ را عالم اجساد و ناسوت میفرمایند آہی یار جانی
وی عاشق لا ثانی حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تعینات
اولین را در مرتبۂ وجوب کہ ثبوت نمودہ اند چہ بلا زیبا فرمودہ اند
بغیر توجہ صاحبان بصیرت و راجلان طریقت و واصلان حقیقت
راز این نکتہ وا نہ میشود موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ **بیت** ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست ؛ نہ ہر کہ سر بتراشد
قلندری داند ؛ تا واجب نہ شوی نظارہ موجود حقیقی و مشاہدہ
وجوب تحقیقی نہ کنی از ینجا کسے گمان نبرد و در طمع خام نہ افتد
کہ ممکن واجب گردید اَللّٰہُ حَیٌّ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ
وَمُرِیْدٌ اَلْعَبْدُ حَیٌّ وَالْعَبْدُ عَلِیْمٌ وَمُرِیْدٌ
وَقَدِیْرٌ اللہ بر صفات حقیقی و بندہ بر صفات
مجازی شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا پس لفظ ممکن دلالت
بر لا ؛ و بر غیرہ میکند و ثبوت وجوب خبری از لا غیرہ

بلکہ از ہُو ہُو میدہد آین معمائی غیبی بغیر از القای قلبی وا نمیشود موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت

رازِ درونِ پردہ ز رندانِ مست پرس کاین حال نیست صوفیِ عالی مقام را

لیکن اینقدر ہست کہ از وجوبِ مقید تا وجوبِ مطلق فرقی ست عظیم و نسبتیست جسیم مطلق مطلق ست و مقید مقید پس وجوب مقید کہ ذو جہتین ست جہتی بطرفِ وجوبِ مطلق و جہتی بطرف امکان محض میدارد ہردو جہتین را تعین اول و حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و حقیقۃ الحقایق نیز گویند پس ذاتِ محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم از جہت اول کہ وجوبِ مقید ست بلا حایل و بلا پردہ ذاتِ احدیت را مشاہدہ میکند و آن کہ ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم را دید و فنائے کامل برو مزید یقین کہ ذاتِ احدیت را دید ازین جہت آن سرور صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ارشاد فرمودند مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ بہر این گفت الحمد مختار ازین تحقیق روشن گردد کہ رویت جمالِ محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم رویت ذاتِ احدیست عقولِ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم درین راہ سر گردان ست غوطہ زن این بحر اسرار کہن فیض بخشِ زمین و

زمن جناب محبوب سبحانی غوث الاعظم قطب ربانی حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ اند ہیچ دقیقہ قرب
الٰہی را فرو نگذاشتند کہ وانکردند و فیضش را عام نہ نمودند و ہمہ
اہل جہان را سیراب نہ فرمودند یعنی تمام جہان را سرسبز و سیراب
فرمودند ازین جہت پیر دستگیر و پیران پیر شدند پس صحابہ رضی
اللہ تعالی عنہم از دیدارِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم ہر آن و ہر زمان مشرف شدہ بخلعتِ مَنْ رَآنِیْ
فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ سرفراز شدند سبحان اللہ رویت جمالِ
محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عجب نعمتیست عجیب
و خلعتیست غریب کہ فنائے اصل الاصل راسببی ست و بقای
سرمدی راموجبیست نفوسہم رضے اللہ تعالی عنہم فانی در اصل
و باقی در وصل وغیرہم را فنائی ظلی و بقائے نقلی لہذا ہیچ ولی
رحمۃ اللہ علیہ کہ بمرتبۂ غوث و قطب و محبوب سرفراز شدہ است
بمرتبۂ صحابی رضے اللہ عنہم نمیرسد هٰذِہٖ عَقِیْدَۃٌ مِّنْ عَقَائِدِ
اَهْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ رضی اللہ تعالی عنہم مذہب اہل
سنت وجماعت مذہبیت عجیب وغریب کہ در ہر امر بنفس الامر
رسیدہ حکم فرمودہ اند لہذا راہِ ایشان رضی اللہ تعالی عنہم صراطِ

مستقیم آمد ہر کہ ازین راہ سر گردانید خود را در خسارتِ ابدی سانید
جوابِ ثانی از خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم کہ لائق شنید
ست بگوشِ ہوش استماع فرمایند ذاتِ محبوب ورا الورا بود
در بود موجود در موجود وجوب در وجوب غنی الغنی واز ہمہ
مستغنی و در پردۂ کبریائی و بے نیازی ست درست ناز
در ناز ہست در ہست موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ بیت تیارِ غریبان سببِ ذکرِ جمیل ست ۔ جانان مگر این
قاعدہ در شہرِ شما نیست ۔ ذاتِ مطلق بمقتضاے کُنْتُ
کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ محبتِ ذاتی جوش زن
گردید حسنے کہ از آن نمودار شد حُبِّ صرفہ تعین اول قرار یافت
حقیقت محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ منشاء
و مبداء محب و محبوب خود ست و آن متصف بہ حقیقۃ
الحقایق ست دائرہ ایست و مرکزش و نقطہ اش حقیقت
احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ منشاء و مبداء
او محبوبِ خود ست و آن نیز دائرہ ایست مرکزش و نقطہ اش
حُبِّ صرفہ است تعین اول و آن مرتبہ ایست از مراتبِ
احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و جنبر نیست

ترجمہ
تہا مین خزانہ پوشیدہ
پہر دوست رکہا
مینے اس بات کو
کہ پہچانے جاؤ مین
۱۲

از قرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پس بلا تشبیہ
ہیولی مقابل کلال باشد و در دست کلال حب صرفہ مقابل
لاتعین و رو برو سے او و آئینہ داری او برو پس ہر دو مشاہد
یکدیگر بلا اظلال و بلا استتار و بلا دخل اغیار و رویت محب
عین رویت محبوب و رویت محبوب عین رویت محب
ازین جہت آن سرور ارشاد فرمودند صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم من رآنی فقد رأ الحق عاشقے و کاملے و صاحب
اسرارے چہ خوش سرایدہ ہم کوزہ و ہم کوزہ گر و
ہم گل کوزہ یعنے رویت کلال و رویت کوزہ و رویت پیالہ
ہمہ یک ست کہ مآل بوحدت ست بلبیت چشم بینا کو کہ
بیند روئے او یار وانا کو کہ داند خوے او تعجب ذاتہائے
نفیسہ صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم بودند کہ ہر یک موافق قسمت
وسعادت خود ذاتی یکساعت و ذاتی دو ساعت و ذاتی
یکروز و ذاتی دو روز و ذاتے یکہفتہ و ذاتے یکماہ و ذاتی
یک سال و ذاتی دو سال و ذاتے کم وزیادہ در بحر من
رآنی فقد رأ الحق غوطہ زن بودند و نقد جان اثار
بر دیدار یار کردند زہے سعادت و زہے نجابت و زہے شرافت

لہٰذا اولیاء اُمت مرحومہ اگرچہ بمرتبہ غوث وقطب وآبدال ومحبوب وقیوم رسیدہ باشند بمرتبہ صحابی رضے اللہ تعالیٰ عنہ نمیرسند زیرا کہ آن ذاتہاے نفیسہ مستغرق در بحر اصل بودند وایشان یعنی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم در بحر ظل شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا اصل اصل ست ظل ظل چہ نسبت خاک را با عالم پاک معہذا بمقتضائی این قول ع آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنہ بس عالیست پیش خاک تود اولیاء اللہ اند رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم زمین وزمان قائم بذات ایشان وبلاے جہان رد بطفیل شان فانی فی الرسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وباقی باللہ آمدم بر سر مطلب ذات حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالےٰ عنہ عجب ذاتیست کہ تعریفش از تقریر وتوصیفش از تحریر بیرون ست چراکہ سرآمد صحابہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم وسرگروہ ایشانند از ابتدا ظہور آفتاب محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم دریں دار فانی کہ ظلمتکدہ لا ثانی ست تا انتہاء غروب در وصل محبوب در بحر مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ مستغرق بودند کہ کسے از ذات صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم ویا از اہل بیت نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ویا از آل مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم این قدر امتداد زمانہ در سعادت

مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ نہ کشیدند ازین جہت از خلعت افضل
البشری سرفرازی یافتند چرا افضل بشر نشوند کہ تمام عمر در رویت
حق مستغرق بودند کہ این دولت و شرافت و کرامت و نجابت از
حق بصدیق برحق رسید باوجود معیت زمان دنیوی از خلعت معیت
اخروی سرفراز شدند کہ در پہلوئے مبارک محبوب کبریائی صلّی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آسودند اللہ اللہ سُبْحَانَ اللہ این چہ
مرتبہ ایست وچہ قربیت کہ موجب غبطۂ انبیاء اولوالعزم علیٰ نبینا
وعلیہم السلام ست ای یار جانی وای عاشق لاثانی شجرۂ طیبہ خواجگانِ
نقشبندیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کہ منسوب بآن ذاتِ عالی ست سیراب
از آب مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ شاداب وکامیاب از
نسیم نسبت صدیق برحق ست کہ مثمر بہ فنائے اصل الاصل
ومخبر بہ بقائے وصل الوصل لہذا طریقۂ ایں اکابر رحمۃ اللہ علیہم
اَقْرَبُ وَاَسْبَقُ وَاَوْفَقُ وَاَوْثَقُ وَاَسْلَمُ وَاَحْکَمُ
وَاَصْدَقُ وَاَعْلٰی وَاَجَلُّ وَاَرْفَعُ وَاَکْمَلُ آمد کہ کسے را
جائے ریب وشبہہ نیست ونماندہ اگر کسے ریبے وشبہی
درمیان آردو یا برزبان راند روبروئے او دست بستہ این
اشعار مبدأ الہامی حضرت مولانا جامی قدس سرہ العزیز خواندہ آید

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند | کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
قاصری گر کند این طایفہ را طعن قصور | حاشا للہ کہ برانم بزبان این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند | روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ زیادہ بر ارباب صفا دید صفا باد بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَآلِهِ الْاَمْجَادِ ط

تمت رسالہ دیدار یار

رسالہ موسوم

بہ

تجلی دلدار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بدان ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اَللّٰهُ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الزَّائِدِ وَمَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الظَّاهِرِ پس موجودیت او بذات او نہ بغیر او سبحان اللہ موجودیت مطلق را جمال محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحا

وسلم آئینہ داری نمودہ از خلعت موجودیت مقید سرفراز گردید دریجا
نکتہ ایست باریک کہ مثل آفتاب بر صوفیان عالیجناب روشن تراز آفتاب
و ہویدا تراز ماہتاب ست رویت جمال موجود مقید کہ جمال محمد ایست
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عین رویت کمال محبوب
مطلق کہ ذات احدیست یقین کہ لطیف و نظیف جزئیت را
قبول نہ میکند ۔ مانند نور آفتاب و مہتاب بلحاظ مکانیت متعدد و
خیال جزئیت پیدا میگردد لیکن در نفس الامر واحدست جزئیت
ندارد و پس رویت نور آفتاب مکانی یقین کہ رویت تمام نور آفتاب
ست عجب تراز شیخ عین القضات رحمۃ اللہ علیہ با وجود این
بداہت دلیل میجویند و میفرمایند مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ
ازچہ رو گفت احمد مختار و نیز این معما را بمثالے واضح
ولائح میگردانیم بگوش ہوش استماع فرمایند زید کہ در خارج
موجودست بوجود مطلق و در آئینہ بوجود مقید بمجرد نظارگی وجود
مقید نظارگی وجود مطلق مے شود مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ
بہراین گفت احمد مختار و دیگر دلیل نیز بہ بداہت میداریم
و صوفیان جہان را بر آن مے آریم نور عینین کہ در ذات خود
واحدست رویت نور عینین واحد رویت کل نورست نہ جزو آن

قس علی ہذا سماعت اُذنین و قوت یدین سے مَنْ رَأَنِیْ فَقَدْ رَأَ الحقّ ، بہر این گفت احمد مختار ، این اجمال ست تفصیلش و جواب سوال عین القضات رحمۃ اللہ علیہ بر مشائخ صوفیان عالی مقام و بر مکاشفہ صاحبان ذی انعام ست

بَیِّنُوْا وَ بَشِّرُوْا

تمت رسالہ تجلی دلدا

رسالہ موسوم

بہ

امرِ معروف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الْمُجْتَبٰی بیت نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند ، جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را ، بعدہ ای یار جانی و ای عاشقِ لاثانی اُو سبحانہ تعالیٰ نقد ایمان را کہ در کیسہ دل و جان تو نہادہ است خلعتِ ولایت عامہ را

در بر پوشانیده عجب نعمتیست عظیم و دولتیست جسیم **بیت**

گر بر تن من زبان شود هر موئے یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

پس شکر این دولت عظمی بچه زبان بیان و بچه سان عیان کرد آید

بمقتضائے آیۃ شریفہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ

شاکر این نعمت را او سبحانہ تعالے آنہ ولایت عامہ گزرانیدہ بولایت

خاصہ میرساند و از ولایت خاصہ بزینہ شکر بظل قرب محمدی

و احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم میرساند الحمد للہ

علیٰ ذٰلک ای یار جانی و ای عاشق لاثانی این نعمت عظیم کہ

بتو عنایت فرمودہ اند محض فضل ایزدی ست نہ کسب را درین

دخلی ست و نہ علت را در آن اثریست **بیت** ای خدا قربان

احسانت شوم ؛ این چہ احسانست قربانت شوم ؛ الحمد للہ

والمنۃ کہ حق سبحانہ تعالیٰ این فقیر را و جمیع مؤمنین و مؤمنات

و مسلمین و مسلمات را در امت محمدی و در گروہ احمدی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم گردانید کہ خیر الامم اند و نیز

از جماعت اہل سنت و جماعت گردانید کہ ایشان بر صراط المستقیم

اند و در آخرت امیدوار جنات النعیم اند و بیقین دان کہ مذہب

اہل سنت و جماعت درین زمان منحصر در اقتدا ائمہ اربعہ است

ترجمہ اگر شکر کروگے تم البتہ زیادہ کرونگا میں نعمت کو تمہارے ۱۲

که ایشان ستون دین اند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃ که برای اطاعت یکے
از ینها مع محبت ائمهٔ ثلاثه دیگر سرگرم و سرسبز داشته حکم ایشان
گویا حکم خدا و حکم رسول خدا صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم ست
چرا که ماخذ ایشان کتاب وسنت و اجماع ست پس صد شکر
بل هزار شکر که ما را از محبان و خادمان گروه صوفیه علیه الرحمه که خلاصهٔ امت
مرحومه اند و قیام دنیا از برکت نفوس ایشان و رد بلاهی جهان بطفیل
شان ست رحمة الله علیهم گردانید ای یار جانی وای عاشق لاثانی
سعی بکنی و جبین را بر زمین نیاز بسائی تا دولت ایمان که عطای
رحمان ست در گور خود ببری و آخرت خود را از نور ایمان
منور سازی نه آنکه از مکرهای شیطانی و فریب های نفسانی از
دست بدهی حدیث شریف مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
را نصب عین داری یعنی فرمود رسول خدا صلی الله تعالی علیه
وآله وصحبه وسلم شخصے که از امت من مشابهت کند قومی را پس
آن شخص از آن قوم ست نه از امت من ازین وعید قاعدًا
وقائمًا ودائمًا لرزان و ترسان باشی که مبادا از امت مرحومه
خارج شوی و در هلاکت ابدی افتی وا ے صد وا ے بر و که دین
وعید گرویدیت محمد عربی کآبروی هر دو سرا ست ؛ کسیکه خاک

اے یارِ جانی و اے عاشقِ لاثانی درش نیست خاک بر سرِ او،
خمی که از عطر و عنبر و گلاب ملتب ست اگر در و قطرهٔ بول افتاد
کدام کس ست که استعمالِ آن عطر بر خود روا دارد آو سبحانه تعالی
بفضل خویش خمِ دلِ ترا از عطرِ ایمان پُر کرده است تمبا و اکه
در و قطرهٔ کفر افتد آن خم از درگاه ایزدی و از جناب محمدی
صلی الله تعالے علیه و آله و صحبه وسلم مردود و مغضوب گردد
اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ مِنْ
مُشَابَهَةِ اَلْکُفْرِ وَ اَهْلِ الْکُفْرِ پس کسے را که سعادت
ازلی دامنگیر حال اوست معامله او درینجا سعادت و سعادت
نجابت در نجابت کرامت در کرامت ست والا ؎
تهی دستانِ قسمت را چه سود از رہبر کامل که خضر از آبِ حیوان تشنه می آرد سکندر را
گلیم بخت کسی که بافتند سیاه ؎ بآب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد
وَصَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

تمت رساله امرِ معروف

رساله موسوم

به

نهی مُنکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قوله تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى أَوْلِيَاءَ ونیز جائے دیگر ارشاد فرمود يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط الله تعالیٰ میفرماید مگیرید یهود و نصاری و کافرین را دوستِ خود وقتیکه ایشان دشمن خدا و دشمن رسولِ خدا صلی الله تعالیٰ علیه وآله وصحبه وسلم اند۔ پس دُوستی شما چگونه محکم خواهند شد چون که دشمنیِ ایشان از نصِ صریح ظاهر و باهر گردید ایشان را دشمن دانستن بلکه نفس الامری انگاشتن ضرورتر آمد اتفاقاً اگر ظاهراً از ایشان امرے ظاهر آید که دلالت بر دوستی نماید آن هم از مکرهای ایشان ست الحذر ثم الحذر۔ لیکن کسے را که از اختلاطِ ظاهری ایشان گزیرے

لازم کہ ظاہر در اختلاط ایشان مصروف و باطن در محبت خدا و
رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مستغرق
باشد کہ سرِ مو محبت دیگرے در دل نباشد عین خوبی در این
ست اَللّٰہُ رَازِقٌ لذت دنیوی منحصر بر دو چیز است
یکے ہوشیاری دو دیگر شکم پری ہر قدر کہ آدمی ہشیار باشد
در تمتع دنیوی سرشار باشد نہ مے بینی کہ در نوم ہیچ لذتِ دنیوی
نمیرسد نہ لذت اکل و شرب و نہ لذت لباس وغیرہ اللہ تعالیٰ
اہل جہان را از استعمال چیزے کہ ہوش را گم کند و غذا را کم
سازد محفوظ دارد آمین یارب العالمین آدمی را اللہ تعالے
اختیار ظاہری عطا فرمودہ است ہر چیز کہ خواہد از فضل خود عطا
میفرماید پس بندہ مختار ست استعمال امرے و چیزے بر خود لازم
گیرد کہ خوبی دارین راہبی گردد و یا بالعکس ۵

کار دنیا کیجئے عقبیٰ کے ساتھ   خوب سمجھو ولمین کیا اچھی ہی بات

یعنی در دنیا کارے کردہ آید کہ آن کار در آخرت بکار آید۔

وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ
وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمت   رسالہ   نہی منکر

رساله موسوم

حواسِ خمسہ

بِسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

اَلحمدُ للہِ ربِّ العٰلمین الصّلوٰۃ والسّلامُ علیٰ سیّدِ المرسلین محمّدٍ وّ آلِہٖ وصحبِہٖ اجمعین؛ **بیت** وسعتِ میدانِ سعادت بیار؛ تا بزند مرد سخنگوی گوی؛ **ذِکر اَللہ اَللہ** حضرات خوجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم از قلب میکنند کہ قلب قلبِ عالمِ صغیر است و عالمِ صغیر قلبِ عالمِ کبیر ست کہ ماسوی اللہ است۔ وقتیکہ از تصرفِ شیخ قلبِ عالمِ صغیر در ذکر جاری گردید چونکہ قلب اصل ست و قالب فرع پس قالب از طفیل قلب در طغیانی ذکر آمد حتیٰ کہ رگ و ریشہ اش از ذِکر اَللہ اَللہ جاری گردید علیٰ ہذا القیاس از جریانِ قالب کہ قلبِ عالمِ کبیر ست عالمِ کبیر نیز در طغیانی جاری گردید پس وحدت در نظرِ سالک جلوہ گر گردید حتیٰ کہ آفاق را پُر از وحدت گردانید کہ غیرِ وحدت

ذکر نقشبندیہ

در دیدہ و دانش نماند که میگوید ؎ امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر است
در حیرتم که وعدہ فردا برای چیست و حضرت نقشبندیہ سالکان را از
نبوت براہ جذبہ اند۔

ذکر قادریہ

و ذکر حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم از نفس که دم سالک
ست میکنند موافق فرمودہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ بیت
پاس دار انفاس ای مرد خرد تا ترا این قافلہ منزل برد
آن ذکر در عالم صغیر که قالب انسان ست سرایت میکند وقتیکه
عالم صغیر که قلب عالم کبیر ست جاری گردید و را اینجا عالم کبیر نیز
از تاثیر قلب خود جاری خواهد شد پس درینجا نیز جلوہ گر وحدت
در کثرت گردید و سالک در بحر وحدت غوطہ زن گردید و حضرات
پیران قادریہ سالکان را راہ نبوت و ولایت اند۔

ذکر چشتیہ

و ذکر حضرات خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہم از لسان ست
که این ہم اشرف و افضل و اعلی جسم ست وقتیکه جسم سالک
از کثرت ذکر لسانی و تصرف شیخ زمانی جاری گردید پس آفاق
و انفس که عالم کبیر اند نیز جاری گردید پس درینجا نیز وحدت
جلوہ گر در کثرت شد و سالک بینندہ وحدت در کثرت گردیدہ
غوطہ زن در بحر وحدت شدہ میگوید ؎ چشم بکشا و جمال یار بین

ہر طرف ہر سو رُخِ دلدار بین وحضرات خواجگانِ چشتیہ سالکان
راہ نبوت و ولایت اند با فنا، خود بشیخ مقتدا بدین وجہ وجد و
تواجد و آہ و نالہ دامنگیر حال او شان مے باشد۔

ذکر کبرویہ

وحضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از نورِ چشم میکنند کہ این
نورِ چشم اشرف و اعلیٰ و افضل جسم سالک ست و پرتو نور ایزدی
ہر وقت کہ چشم را وا کنند بر وحدت مے اندازند از نورِ چشم
آفاق را گرفتہ در انفس میروند از انفس عالم صغیر را گرفتہ در
عالمِ کبیر می افتند لہذا کبرویہ نام یافتند پس قوت آفاق
وانفس در نور نظر مے دارند چہ خوبیہا کردہ اند مثل تار برقی
از ممکن بوجوب و از حدوث بہ قِدم واصل گشتہ اند و مثل مرغابی
در بحر وحدت غوطہ زن اند سبحان اللہ ہر کہ ایشان را دید
باز خود را ندید پس در رویت خادمین و عاشقین امت مرحومہ
چون رَاٰنِی خود را فراموش کند و در بحر احدیت غوطہ
خورد در رویت جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
بطریق اولیٰ و انسب رویت محبوب حقیقی گردید بلیت
مَن رَاٰنِی فَقَد رَاَ الحَقّ ـــــ بہر این گفت احمدِ مختار
وحضرات پیران کبرویہ سالکانِ راہِ نبوت و ولایت لاکن جمال

ولایت غلبہ دارد۔

ذکر سہروردیہ

و حضرات سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از گوش کردہ محبوب را در آغوش کشیدہ جوش وخروش میکنند و مے گویند بیت

خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ایشانند کہ مندوب را مثل فرض برخود واجب کردہ غوطہ زن در بحر شرع اند کارخانہ ایشان عجیب وغریب ست کہ بغیر جذب سلوک و مثل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واصل محبوب اند تعریفش از تقریر و توصیفش از تحریر بیرون ست۔ وحضرات پیران سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم سالکان را و بنوت بغیر جذبہ اند [illegible] بفضل خویش درمحبت ایشان گرو دارد و در ہمہ حال سرور ایشان [illegible] دارد وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ و آلہٖ وصحبہٖ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تمام شد رسالۂ حواس خمسہ

رسالہ موسوم

بہ

دُکان شیرینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد وّ آلہٖ و صحبہٖ اجمعین بعدہٗ

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اے یار جانی و اے عاشق لاثانی حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید جان کہ از ہمہ چیز عزیز تر ست۔ نصیحت پیر دانا را از جان عزیز داری و جانبازی سازی یقین کہ مثل جان عزیز تر باشی پیر دانا کسی ست کہ رہ دان و رہ بین و رہنما باشد

بمے سجادہ رنگین کن
گرت پیر مغان گوید ؎ کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

پس مقامات قرب را از پیر کامل و مکمل طی نمودہ از مرتبہ

علم الیقین رخت کشیده بہ عین الیقین رسیدہ و از عین
الیقین در بحر حق الیقین غوطہ زدہ حق مے بیند و حق میداند
و حق مے شناسد و حق حق حق میگوید ؎ نصیحت گوش
کن جانان کہ از جان دوست تر دارند؛ جوانان سعادتمند
پند پیر دانا را؛ نصیحت این ست کہ اللہ تعالیٰ محض بفضل
خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی اللہ تعالیٰ علیہ
و آلہ وصحبہ وسلم نقد ایمان کہ در کیسۂ ہستی تو نہادہ است
و خلعت ولایت عامہ را در برپو شانیدہ نعمتیست عجیب
و کرامتیست غریب ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد پس بمقتضائے اِنَّ اللّٰہَ
یُحِبُّ مَعَالِیَ الْهِمَمِ کمر ہمت را محکم بستہ سعی بلیغ کنند
کہ از ولایت عامہ عروج نمودہ بولایت خاصہ سر گرم باشند
اے یار جانی واے عاشق لاثانی بدان و بفہم کہ طریقۂ
نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ
و دیگر طرق کہ اند کلہم حق اند رضی اللہ تعالےٰ عنہم و موصل
بحق و مآل کلہم واحد فنا فی الرسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم و فنا فی اللہ ذات را مے دانند و صفات

رامے خوانند لاکن مثل مشہور ست ہر دکان را لذتیست دیگر
و ہر مکان را شوکتیست دیگر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
میفرماید ع پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم ، حضرت آدم علی نبیّنا وعلیہ
الصّلوٰۃ والسّلام گندم کہ غذاے آفاقی است و جان مردم
کہ محبت حبیب کبریائیست غذاے انفسی و غذای روحیست
از روضۂ رضوانِ بہشت آوردہ تقسیم بفرزندان عالی
شانِ خود کردند پس فرزندان خواجگان نقشبندیہ رضے
اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم حلوا پخت کہ لذتش از سرتا پاست
کہ وصل عریان را سزاوار بر دکانہاے خود داشتہ می خورند
و مے خورانند و مے بخشند ہر کہ بر دکانہاے ایشانِ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم می آید حلواے خورد و حلواے خرد و خانۂ
خود را از حلوا پر مے کند و در بحر حیرت غوطہ زدہ میگوید ع
حیرتم در حیرتم در حیرتم مولانا روے رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

چہ نخچہ ہست خدا بہر صوفیان حلوا
کہ حلقہ حلقہ نشستند درمیان حلوا

ہزار کاسہ سر رفت سوی خوانِ فلک
چو در فتاد از آن دیگ در دہان حلوا

بشرق و غرب فتادست غلغلِ شیرین
چنین بود چو دہد شاہِ خسروان حلوا

پیاپی از سوی مطبخ رسول می آید که پخته اند ملایک بر آسمان حلوا
بآب ریز برو چونکه خورد حلوا تن بسوی عرش پرد چونکه خورد جان حلوا
بگرد دیگ دل ای جان چو کفچه گرد سبر که تا چو کفچه دهان پر کنی از آن حلوا
دلی که از پی حلوا چو دیگ سوخته شد کرم بود که بخشند بنای نان حلوا
خموش باش که گر حق نگویدش که بدہ چه جای نان ندهد هم بصد سنان حلوا

و فرزندان حضرات قادریه رضی الله تعالیٰ عنهم از آن گندم برفی ساخته که لذتش خورنده داند نه که بیننده بر دکانهای خود داشته مے خورند و میخورانند و می بخشند هر که بر دکانهای ایشان رضی الله تعالیٰ عنهم مے آید برفی مے خورد و برفی میخرد و خانهٔ خود را از برفی پر میکند و در بحر تجلی صوری غوطه مے خورد که نه از خود اثرے و نه از دیگر خبرے دارد لهذا تجلی صوری از اسرار غامضهٔ طریقه است و بر صوفیان عالی مقام و محبوبان خوش خرام مکشوف و مرغوب ست حضرت شاه شرف بو علی قلندر رحمة الله علیه مے فرمایند

دید حسن خویش با چشم شهود خود تجلی کرد در ملک وجود

پس غوطه زن این بحر عمیق از سر تا پا غریق شیخ کبیر حضرت شیخ عبدالقادر محبوب سبحانی رضی الله تعالیٰ عنهم اند لهذا

فیض بخش عالم و عالمیان و اسم ہائے مُبارکِ شان رضے اللہ تعالیٰ عنہم عقدہ کشائے جہان و جہانیان۔
وفرزندان حضراتِ چشتیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم لڈو تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بیننده بردکانہائے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند و مے بخشند و ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضے اللہ تعالےٰ عنہم می آید لڈو مے خورد و لڈو میخرد و خانۂ خود را از لڈو پُر میکنند ایشانند رضے اللہ تعالےٰ عنہم کہ از شراب جامِ الست مست اند ہر گہ از مستیِ خود پائے کوبان می باشند آفاق و انفس را بلکہ عرش را مے جنبانند فانی بذات باقی بصفات اند خصوصاً حضرت مخدوم علی صابر رضی اللہ تعالےٰ عنہم قربیت و محبوبیتِ ایشان ظاہر و باہر ست مے فرمایند ؎ ہو فنا ذات مین کہ تو نرہے ؛ تیری ہستی کی رنگ و بو نرہے ؛؛ اِس طرح ڈوب اُسمین ای صابرؔ کہ بجز ہُو کے غیرِ ہُو نرہے ؛؛ و فرزندان حضراتِ سُہروردیہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم از آن گندم مالیدہ تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بیننده بر دکانہائے خود داشتہ میخورند

وہمے خورانند وہمے بخشند وہر کہ بر دکانہائے ایشان رضی
اللہ تعالےٰ عنہم مے آید مائدہ مے خورد ومائدہ مے خرد وخانہ
خود از مائدہ پرمے کند آیشانند رضے اللہ تعالےٰ عنہم۔ فنا
فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فنائے ایشان
رضے اللہ تعالےٰ عنہم مثل فنائے صحابہ رضے اللہ تعالےٰ
عنہم از راہِ صحوست نہ از راہ سکر ولہذا نسبتِ ایشان
رضے اللہ تعالیٰ عنہم ظلّ نسبت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
آمد زہے کرامت وزہے نجابت وزہے شرافت سرآمد
ایشان ومقبول درویشان حضرت شیخ سعدی سہروردی
مستغرق در بحرِ فردی میفرمایند ؎ خلافِ پیمبر کسی رہ
گزید، کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید، ؎ ترسم نرسی بکعبہ
اے اعرابی، کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست، یعنی
راہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم شاہ راہ است
کہ بکعبۂ مقصود میرسد نعوذ باللہ منہا کسے ازین رہ سر گرداند
ترکستان یعنی بہ جہنم وجہنمیان رسید۔
وفرزندان حضرات کبرویہ رضے اللہ تعالی عنہم از آن گندم
کھجور تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکانہائے

خود داشتہ میخورند و میخورانند و مے بخشند ہر کہ بر دکانہائے
ایشان رضے اللہ تعالےٰ عنہم می آید کھجور مے خورد و کھجور
مے خرد و خانۂ خود از کھجور پُر میکند آیشانند رضے اللہ تعالیٰ
عنہم از یک نظر خوش اثر خلعتِ سروری و سرداری سرفراز
میفرمایند کہ اہل جہان گویند ع سگ کہ شد منظور نجم الدین
سگان را سرور ست ؛ چون حیوان مطلق را بحق رسانند
حیوان ناطق را کہ پیرامون و خادمان ایشانند چہ خوش نوالہ
بخشند پس زبان قلم از ثنائے ایشان رضے اللہ تعالےٰ
عنہم ساکت و بر توسنِ حیرت راکب و ہمین طریق ہمہ اہل
طریق از آن گندم ہر یکے طعمۂ نفیس برآے صوفیان نفیس
تیار کردہ بر دکانہاے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند
و مے بخشند ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضے اللہ تعالےٰ
عنہم مے آید طعمہ ہائے نفیس میخورد و میخرد و خانۂ خود از طعمۂ
نفیس پُر مے کند آے یار جانی واے عاشق لاثانی باوجود
لذت ہائے مختلفہ مآل ہمہ دکانہا واحد کہ ذات شیرینیست
پس دوستانِ حق در بحر وحدت غرق غیراز وحدت چیزی
دیگر ندانند و نہ بینند بلکہ غیریت را از میان برداشتہ

عین یکدیگر اند سبحان اللہ قول مجتہدان دین و حاکمان شرع متین چہ زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ - این قول عام ست نہ خاص الٰہی سر نیاز بر آستانہ جمیع اولیاء امت مرحومہ دار بحرمۃ النبی و آلہ الابرار - وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

تمام شد رسالہ دکانِ شیرینی

رسالہ موسوم

قال صحیح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بَعْدَہٗ ؎ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را - نصیحت این ست کہ اللہ تعالیٰ

به فضل خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نقد ایمان کہ در کیسۂ ہستئ تو نہادہ است
و خلعت ولایت عامہ در بر پوشانیدہ نعمتی ست عجیب و
کرامتیست غریب سعی بکنی و جانبازی بکنی کہ از ولایت عامہ
عروج نمودہ بولایت خاصہ برسی صوفیان عالی مقام
و دوستان خوشخرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرمودہ اند العلم
نقطۃ گوش دار و ہوش را بر آن آر مولانا رومی رحمۃ اللہ
علیہ شرحش مے کند و میفرماید ؎ چشم بند و گوش بند و
لب بہ بند ؛ ورنہ بینی سر حق بر من بخند ، ای یار جانی و ای
عاشق لاثانی صدف کہ کمترین اشیاست بانکساری تمام
لب کشادہ قطرۂ آب را از لب فرو بردہ در دل گرفتہ
لب خود را مستحکم بستہ در بحر عدم مستغرق گشتہ وقتی کہ از
استغراق افاقہ یافتہ سر بر آوردہ لب بحمد و ثنای او سبحانہ
کشادہ مے گوید الحمد للہ علی نعمائہٖ و احسانہٖ او
سبحانہ تعالیٰ دُرِ بے بہا از سینۂ او بر آوردہ ہمہ آفاق را منور
مے فرماید چنانکہ حیرت دامنگیر آفاق مے گردد ای صوفیان
صادق ولے طالبان حاذق وقتیکہ او سبحانہٗ تعالےٰ

شمارا اشرف المخلوقات فرموده است در قرب الٰہی از سعے صدف کم نباشید پس فرمودۂ مولانا رومی رحمۃ اللہ را در عمل آرید ؎ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ؛ ور نہ بینی سرّ حق بر من بخند ؛ خواب کہ از دریچۂ چشم مے آید اسم ذات یعنی اَللّٰہُ اللہ را ہمراہِ او بردہ در دل ودیعت نہادہ چشم بند نمائید و بہمین طریق از راہ گوش و بہمین طریق از راہِ لب بردہ مثل صدف لب بند کردہ در دریاے نیستی غوطہ خوردہ مستغرق بجمال حقیقی و کمال محبوب تحقیقی باشید وقتیکہ از دریای نیستی افاقہ یافتہ سر برآوردہ چشم کشادہ دُر دانۂ وحدانیت را در آفاق و انفس انداختہ آفاق و انفس را منور و مشرف ساختہ بگوئید ؎ دیدہ غیر ترا نمی بیند

یک قسم صد قسم ہزار قسم ؛ گوش جز قول تو نمی شنود

یک قسم صد قسم ہزار قسم ؛ لب مقابل کسے نمی آید

یک قسم صد قسم ہزار قسم ؎ چشم بکشا و جمالِ یار بین

ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین ؛ در خبر وارد است اَلنَّوْمُ

اُخْتُ الْمَوْتِ وقتیکہ نوم را موافق ارشادِ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ طلبید یقین کہ موت را باحسن وجوہ خواہید

طلب بید ه جانِ ہر بندہ ستاند ملک الموت بزجر بزجر حاجت
نبود عاشقِ جان افشان را ؛ پس صوفیِ صاف چشم و لب که
در قبر کشاید از صدف سینۂ صافی خود گوہر وحدانیت برودہ
قبر را پر کند حتے کہ لبِ منکر نکیر از سوال بند گردد و نپرسند
کہ خدائے تو کیست باز بدستور سابق چشم و لب بوحدانیت
محجوب بند کردہ مثل عروس بخسپد باز روز حشر و نشر سر
از جیب قبر بر آوردہ حشر را پر از گوہر وحدانیت کردہ
میگوید و میخروشد ه روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ
من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل قربان پیرانِ ما رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہم شویم کہ از یک نکتۂ معرفت از ولایت عامہ بر آوردہ
در ولایت خاصہ غوطہ دادند ه گر برتنِ من زبان شود
ہر موئے ؛ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ؛ وَصَلَّی اللّٰہُ
تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تمام شد رسالہ قال صحیح

رسالہ موسوم

بہ

مست ناز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین بعدہ ای یار جانی واے عاشق لاثانی ؎ نصیحت گوش کن جانان که از جان دوست تر دارند ٭ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این ست ؎ وسعت میدان ارادت بیار
تا بزند مرد سخنگوے گوی ای یار جانی وای عاشق لاثانی ؎ بادشاہان مال مست وما فقیران حال مست
خوبرویان ناز مست و عاشقان دیدار مست ؎
نظارہ اگر ہے تاخِ یاسے جانان ہمکو بھی خبر اپنی سرو کار کی ہوتی
؎ ای سرو نازِ حسن کہ خوش میروی بناز ٭ عشاق را بنازِ تو

ہر لحظہ صد نیاز ؎ فرخندہ باد طالع نازت کہ در ازل ؎ ببریدہ اند
برقدِ سروت قبائے ناز ؎ پس مستی شئی عجیب و غریب
اربابِ مستی در بحر مستی چنان مستغرق اند کہ نہ از ذاتِ خود
اثرے و نہ از دیگر خبرے دارند پس بادشاہان اولوالعزم
سر مستی از جیبِ مستی خود برآوردہ متوجہ بطرفِ آسایشِ
خلق اللہ کہ عیال اللہ اند مے شوند پس آسایشِ خویش
در آسایشِ درویش میدانند لہذا مقبول جنابِ ایزدی
شدہ بخطابِ ظل اللہ مخاطب اند زہے شرافت وزہے
کرامت پس او سبحانہٗ تعالٰے ظل خود بر سرِ ایشان و ظل
ایشان بر سرِ خلقِ جہان انداختہ جانِ جہانیان گردانید
ہر قدر کہ جان تر و تازہ ہمانقدر جہانیان تر و تازہ پس بر ما
جہانیان دعاء ایشان واجب و لازم وَلِوُجُوبِ الدُّعَا
فقرایان صاحبِ حال سر مستی از جیبِ مستی خود برآوردہ
بطرف جزئی و کلی شاہان متوجہ مے شوند و در حفاظت
خود میدارند و ہر کدورتے کہ از آفاق با یشان میرسد
جذب میفرمایند گاہے شاہان را از عنایتِ ایشان الطاف می بخشند
و گاہے نہ می بخشند آی یار جانی واے عاشقِ لاثانی

از محبوبان سبحانی گروہے قطب الارشاد و گروہے قطب مدار اند
قطب ارشاد مامور بخدمت عاشقان و صوفیان و سوختگان اند
گرمے فروش حاجت رندان رواکند ؎ ایزد گناہ ببخشد و
دفع بلاکند ؎ یعنی دفع بلائے جہان از طفیل ایشان مے کند
در حلقۂ عشاق دل شمس بجستیم ؎ آن شیفتہ را معتکف
کوے تو دیدیم ؎ کارخانۂ ارشاد و تکمیل بایشان سپردہ اند
و قطب مدار مامور بخدمت شاہان و جہانیان اند ہمہ تصرفات
جہان در قبضۂ ایشان ست ہرچہ خواہند مے کنند کارخانۂ
جہان و جہانیان بایشان سپردہ اند آے یار جانی وای عاشق لاثانی
در آثار اکابر امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آمدہ است
نِعْمَ الْاَمِيْرُ عَلٰى بَابِ الْفَقِيْرِ وَ بِئْسَ الْفَقِيْرُ عَلٰى بَابِ
الْاَمِيْرِ۔ آے یار جانی واے عاشق لاثانی ہمہ طرقہاے
دوستان الٰہی چہ طریقہ حضرات نقشبندیہ و حضرات قادریہ
و حضرات چشتیہ و حضرات سہروردیہ و حضرات کبرویہ
و حضرات شطاریہ و حضرات رفاعیہ و حضرات مداریہ
و دیگر طرق رضے اللہ تعالے عنہم کہ اندکلہم حق اند و موصل
بحق و ہر یک طریقہ را خصوصیات علیحدہ اند خصوصیات

ترجمہ
اچھا ہوا امیر اوپر دروازے فقیر کے اور برا ہے فقیر اوپر دروازے امیر کے۔

یک طریقہ منافی خصوصیات طریقہ دیگر نمے شوند۔ مثلاً
شاہانِ اُولوالعزم بہ وزرایان و امرایان و مصاحبانِ خود
زیورہا مے بخشند و خلعتہا مے پوشانند یکے را سرپیچ و
دیگرے را کنٹھی و ثالثے را دستبند و رابعے را ہار
ہمچنان یکے را دستار و دیگرے را شال و ثالثے را کمخواب
پس ہر یک در عطیہ سلطانی خود مستغرق و مفتخر آیند فخر
منافی یکدیگر نمے شود بلکہ شوکتہائے سلطانی را موجب
مے گردد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ قاسم خوانِ نعمتہائے
محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم و کراماتہائے احمدی
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت جنابِ مرتضوی رضی
اللہ تعالےٰ عنہ اند گروہے را بذکر لسانی امر فرمودند و گروہے
را بپاس انفاس و گروہے را بچشم و گروہے را بہ ید و گروہے
را از گوش امر فرمودند و ہمہ اُمتِ مرحومہ را در بحرِ ذکر و فکر
الٰہی غوطہ دادند و لاشئ محض گردانیدند لہٰذا کل طرق منسوب
بجناب ذاتِ حضرت مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدند۔
طریقہ حضراتِ نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم با وجود فیضیابے

حضرت ذات مرتضوی رضی اللہ تعالے عنہ کہ از واسطۂ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ بحضرت بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ خصوصیات دیگر دارد و در حدیث
نبوی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وارد شدہ است
مَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ صَدْرِيْ شَيْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُهٗ فِيْ
صَدْرِ اَبِيْ بَكْرٍ یعنی آن چیز کہ خدا تعالے در سینہ من انداخت
تمام وکمال در سینۂ ابی بکرؓ انداختم پس توجہ ہمین ست
کہ از سینۂ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در سینہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے
عنہ رسید سینہ بسینہ قلب بقلب روح بروح سر
بسر خفی بخفی اخفیٰ با خفیٰ نفسی بہ نفسی قالب بقالب
معیت یار بیار و اقربیت دلدار بدلدار و بین المحب والمحبوب
عقد استوار و ظہور محبوب بر در و دیوار و باطن خالی از
اغیار و گرفتاری بذات بحت کہ مقام حیرت ست و اشفتگی
مقام مراقبہ کمالات نبوت ۱۲
بمنشاء کمالات رسالت کہ حیرت در حیرت ست و شکستگی
بمنشاء کمالات اولوالعزم کہ ع حیرت اندر حیرت اندر حیرتست
و ظہور عظمت و کبریائی بحقیقت کعبہ و کلام محب با محبوب

ترجمہ نہیں ڈالا اللہ نے سینے میں میرے کچھ سوائے اس کے کہ ڈالا میں نے اس کو سینہ میں ابی بکر صدیق کے ۱۲

در حقیقت قرآن و کمال آشفتگی در حقیقت صلوٰۃ مورد
اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ و غوطہ زنی در معبودیت صرفہ و انسیت
در حقیقت ابراہیمی کہ انسیت خاص ست و فزونی در
حقیقت موسوے کہ محب ذات ست و غوطہ زنی در
بحر محمدی کہ محب و محبوب ست ای ظاہر تو عاشق
و معشوق باطن ست ؎ روے ترا کہ دید بہ گونتو سانگشت
و ناز پروری بذاتِ احمدی کہ محبوب صرفہ است و فیض
یابی در حب صرفہ کہ مرکز دائرۂ احمدی ست صلی اللہ
تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ذاتِ لاتعین تعین را چہ یارا
کہ دم از لاتعین زند مجلس تمام گشت و بپایان رسید
عمر ؎ ماہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم ؎ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

تمام شد رسالۂ مستِ ناز

رسالہ موسوم

بہ

نسبتِ خاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی اِسمع بسمع القبول اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یحبھم ویحبونہ دوست میدارد اللہ تعالےٰ مارا و دوست میداریم ما او را سبحانہ پس اللہ سبحانہ تعالےٰ نسبت محبت کہ بین المحب والمحبوب ثابت فرمودہ است حسنی ست عجیب و دولتی ست غریب ؎

نسبت آنچنیں نیست گویم مدح او تا قیامت کم نگردد شرح او

نسبت محبت کہ درمیانِ خدا و حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ثابت ست و درمیانِ رسولِ خدا و صحابہ کرام وآل عظام و پیر را با مرید و مرید را با پیر و پدر را با پسر و پسر را

باپدر و اُستاد را باشاگرد و شاگرد را با اُستاد و بادشاه را بارعایا
و رعایا را بابادشاه و خویش را باخویش و درویش را با
درویش و امیر را باامیر و فقیر را بافقیر که ثابت ست احوالی
ست عجیب و غریب که صاحبش میداند و مے فہمد و در
التذاذ مستغرق مے باشد که مخصوص بذات اوست نه بدیگری
این نه آن دولتیست جسیم و نه آن نعمتیست عظیم که از تحریر و
تقریر راست آید بمثالے واضح ولایح گردانیم گوش دار
و ہوش را بر آن گمار شخصی از خورندهٔ نبات لذتش را دریافت
ہرچه بیان کند خلاف آن لذت آید تا وقتیکه نبات
در دہانش نه اندازد و از لذتش سیراب و شاداب نگردد
پس نسبت محبت ہمان لذت نبات ست تا پیر در
قلب مرید نه اندازد مرید از لذتش سیراب و شاداب
نه گردد سے نسبت آن چیست گویم مدح او که تا قیامت کم نه گردد
شرح او که الله تعالی اُمت مرحومه را از نسبت محبت خاص خود سرفراز
فرموده و در زمرهٔ دوستان خود دارد آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی
اللهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تمام شد رسالهٔ نسبت خاص

رسالہ موسوم
به
نازونیاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ ای یار جانی وای عاشق لا ثانی بشنو بشنو کلمہ ثانی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ بشنو ودر بحر معنی مستغرق شو۔ معنی این ست بیت آں خدا کہ جو خدائی سازوار ✿ وی گدا کہ جو گدائی سازوار ✿ خدائے یعنی وحدہ لا شریک لہ سزاوار خدائی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ط سزاوار خدائی یعنی ۵

ملیک مالک مولی الموالی لہ وصف التکبر والتعالی

اِلٰہُ الخلق مولانا قدیمٌ وموصوفٌ باوصافِ الکمالی

سزاوار خدائی یعنی اللہ حیٌّ اللہ علیمٌ اللہ مریدٌ

اللہ قدیرٌ اللہ سمیعٌ اللہ بصیرٌ اللہ کلیمٌ اللہ

متکونٌ سزاوار۔ خدائے یعنی مستجمع جمیع صفاتِ کمالات

منزہ عن جمیع نقصانات سزاوار۔ خدائے یعنی اللہ رازقٌ

اللہ ناصرٌ اللہ حافظٌ اللہ ستارٌ سزاوار۔ خدائے یعنی

ذکر اللہ اللہ اللہ اللہ لا الٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

سزاوار۔ خدائے یعنی وراءُ الوراء ثمّ وراءُ الوراء ثمّ

وراءُ الوراءِ موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

ے تیمارِ غریبان سبب ذکرِ جمیل ست، جانان مگر این قاعدہ

در شہرِ شمانیست، سزاوار۔ بیت ای خدا تجکو خدائی سازوار

وی گدا تجکو گدائی سازوار، خدائے یعنی وحدہٗ لاشریک

لہٗ بخدا سزاوار۔ گدائی یعنی عبدہٗ ورسولہٗ بحبیب

خدا صلعم سزاوار گدا چیزے ندارد ہرچہ دارد از محبوب و مطلوب

خود کہ مقابل اوست دارد پس ذاتِ محمدی صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مقابل لاتعین شدہ کمالاتِ ذاتی وشیونی

وصفاتی واعتباری جذب نمود موافق فرمودہ مولانا روم

رحمۃ اللہ علیہ سے جو دیکھو یدگدایان وضعاف ہمچو خوبان کا ٓئینہ جویند صاف جو د ذاتِ محبوب کہ وحدہٗ لا شریک لہٗ است گدایان ذاتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ضعفا مراد بہ عبدیتِ اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ است ذات وحدہٗ لا شریک لہٗ کہ جودِ مطلق ست عبدہٗ ورسولہٗ را ر و بروئے خود کشیدہ کمالاتِ ذاتی و شیونی وصفاتی واعتباری را بخشید پس گدائی مبدل بغنائی گردید **بیت** یارب تو کریمی و رسولِ تو کریم صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم **بیت** دید حسنِ خویش با چشم شہود خود تجلی کرد در ملکِ وجود درینجا دقیقہ ایست شگرف کہ بر اہل نظر و فکر پوشیدہ نیست خوبرویان نازنینان آئینہ را روبروے خود کشیدہ از چشم ظاہر بیش جمالِ خویش دیدہ آشفتگیہا و سوختگیہا پیدا مے کنند و میگویند اَنَا مَحْبُوْبٌ وَاَنَا مَطْلُوْبٌ پس اللہ تعالےٰ آئینہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را روبروے خود کشیدہ از چشم ظاہر بیش جمالِ خویش دیدہ فرمود اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا

فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ونیز فرمود اَنَا الْمَوْجُوْدُ اَنَا الْمَحْبُوْبُ انا الْمَطْلُوْبُ انا الْمَقْصُوْدُ پس جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عجب جمالیست عجیب وغریب کہ آئینہ داری جمالِ ایزدی میکند سبحان اللہ والحمد للہ والمنہ **بیت** ای ظاہر تو عاشق ومعشوق باطن ست ؎ روے ترا کہ دید بکوے تو ساکن است

الٰہی این مسکین را وجمیع اُمتِ مرحومہ را از رویتِ جمالِ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم محروم مگردان۔ چہ در دنیا وچہ درعقبیٰ بحرمت جمالِ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حبیبك یوم الْقِیٰمَۃِ **بیت** خیالِ روے تو در ہر طریق ہمرہِ ما ؎ نسیم موئے تو پیوند جان آگہ ماست

؎ یاصاحبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَّجْھِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر وقصہ مختصر

قصہ مختصر و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و
آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالۂ ناز و نیاز

رسالۂ موسوم

بہ

زیر و بم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر
المرسلین محمد و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین بعدہ ای یار جانی
و اے عاشق لاثانی مولانا روم شیخ زمانی رحمۃ اللہ
علیہ مے فرماید ؎ سرِ پنہان ست اندر زیر و بم ؎
فاش گر گویم جہان برہم زنم ؎ مراد شیخ رحمۃ اللہ علیہ از
زیر و بم واللہ اعلم لاکن در فہم قاصر فقیر کہ مے ریزند
شکراً للمعطی وا مینماید ؎ وحدت مین زیر و بم کے
یہ فرق مجاز ہے ؎ دیکھو ذرا تو غور سے کچھ امتیاز ہے ؎

مراد از زیر قلب شیخ بے نظیر۔ و مراد از بم قلب مبارک جناب حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ اجمعین۔ اے یار جانی وای عاشق لاثانی ہر ما فوق بم و ماتحت او زیر مثل اصل و فرع اصل بم و فرع زیر اے یار جانی وای عاشق لاثانی جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری جمال بیچونے و کمال محبوبی مے کند دریجا لفظ زیر و بم را گنجایش نیست بلکہ خلعت محب و محبوب بر قامت محبوب راست می آید سبحان اللہ عجب آئینہ داری ست کہ دلدار را از چشم اغیار مستور و محبوب داشتہ خود بخود بچشم ظاہر مشاہدہ نمودہ حتے کہ از خلعت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی سرفراز شدہ مستغرق در بحر مشاہدۂ محبوب خارجی مطلوب حقیقی ست بلا تشبیہ نہ مے بینی کہ آئینہ زید را از چشم کلہ بصر شدہ مے بیند و مے نازد و مے گوید کہ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ۔ بہر این گفت احمد مختار۔ وغیر کہ در آئینہ می بیند ظلی ست از ظلال محبوب نہ اصل محبوب و نہ ذات محبوب شَتَّانَ مَا بَیْنَہُمَا آن وصل است

ترجمہ
نہیں کجی کی نظر نے اور نہ زیادہ بڑہ گئی۔

واین فصل چہ نسبت فصل را با وصل و وصل وصل ست فصل فصل۔ پس صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہر قدر کہ محبّت و نسبت بجمالِ محمدؐ ی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و صحبہ وسلم داشتند ہمان قدر جمالِ ایزدی را مشاہدہ نمودند ــ مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ، بھر این گفت احمدؐ مختار، آمدم بر سرِ مطلب ذات حضرت محمدؐ ی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وصحبہ وسلم بم۔ و ذات حضرت صدیق اکبرؓ رضے اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت عمر رضے اللہ تعالےٰ عنہ زیر و ذات حضرت عمر رضے اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت عثمان رضے اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضےٰ رضے اللہ تعالیٰ عنہ بم و ذات حضرت فاطمۃ الزہرا و ذاتِ حضرت امام حسنینؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہم زیر۔ و ذات حضرت امام حسن مجتبیٰ رضے اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت امام حسین رضے اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و قس علی ہذا قلوبِ پیران بم و قلوبِ مریدان زیر۔

این نوبت دین محمدی صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم تا روز
قیامت قایم و دایم باشد وقتیکہ این نوبت بآخر رسد حکم از
محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی باسرافیل خواہد رسید کہ ای اسرافیل
این زمان واسطۂ روے محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ
وصحبہ وسلم در جہان نماند بدم صور را و جہان را برہم زن
تا کہ روز قیامت قائم گردد پس بمجرد دمیدن صور تمام
جہان تہ و بالا شدہ روزِ قیامت قائم خواہد شد و در آن روز
اکرامِ محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و نعمتہای
سرمدی کہ بذاتِ محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ
وسلم متعلق اند ہویدا و پیدا خواہند شد در آن زمان چشمہای
مردمان خیرہ شدہ در بحر تحیر غوطہ زدہ خواہند گفت سبحان اللہ
والحمد للہ این چہ مراتب اند کہ مخصوص بذاتِ محمدی صلی
اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اند

بیت

ہمہ انبیا در پناہِ تو اند ۔ مقیم در بارگاہِ تو اند

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تمام شد رسالۂ زیر و بم

رسالۂ موسوم

بہ

برزخ محمدیؐ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاہلہ والصلوٰۃ علی اہلہا اما بعد بیت قفلہای ناکشادہ
ماندہ بود ؎ ازدم انا فتحنا برکشود ؎ خارج را در عدم راہ نیست
وعدم را نیز در خارج۔ کہ ہر دو ضد یکدیگر اند پس واسطہ باید کہ بین الضدین
رابطہ نماید الحمد للہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم چہ خوش واسطہ آمد۔ کہ
برزخ گردید درین میان خارج وعدم خارج را بواسطہ آئینہ داری جمال خویش در عدم ظہوری رسانید
وعدم را نیز بواسطہ جمال خویش نمودی بود گردانید این چہ کرشمہ دار لیست کہ ضد را در ضد
رسانید وظہور ہر دو را در ضد او باتمام رسانید باوجود امکانیت وعبدیت ظہور ربوبیت
راسببی ونمودی بود از ہستی بلا تشبیہ زید کہ در خارج موجود است خواست کہ کمالات
خود را اظاہر نماید آئینہ را روبروی خود کشید جلوہ گری ونمود کمالات خویش را ظاہر نمود
پس آئینہ حادث وممکن باوجود امکان ظہور کمالات زید راسببی اگر آئینہ نبودی ظہور کمالات
زید ہرگز نبودی پس جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اگر نبودی ظہور ربوبیت ہم نبودے
؎ قفلہای ناکشادہ ماندہ بود ؎ ازدم انا فتحنا برکشود ؎ تمت

تمام شد جلد ثانی وپس آن آغاز جلد ثالث

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ والمنہ مجموعہ ملفوظات پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت
محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ وعمم فیضہ المسمّی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذاتِ مسکین

۱۳۱۱ھ

جلدِ ثالث

مشتمل بر دوازدہ ارشادات مفصلہ ذیل

خلافت نامہ جانشین	اجازت نامہ خلفاء	نصیحت خلفاء	نصیحت موجزہ خلافت
الہام اجازت	دعوت مسنون	مکتوبات	خصائص نقشبندیہ
تعلیم المریدین	خلافت نامہ	وصیت شیخ	سلب الامراض

کمینہ غلامان حضرت ایشان فقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر غفر لہ کمال التصحیح بقالب طبع رسانید

در مطبع ابو العلائی حیدرآباد دکن طبع شد
۱۳۱۲ھ

خلافت نامۂ جانشین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمدٍ وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین ط بعد حمد و صلوۃ میگوید فقیر حقیر بمقتضائے الولد سرٌّ لابیہٖ فرزندی و نور چشمی غلام محمد المعروف بہ خیراتی میان مرآتِ اسرارِ فقیر ہر چہ کہ از افضالِ الٰہی و بتصدقِ پیرانِ سرمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم از واردات و واقعات و دیگر حالات کہ ظاہر فقیر متحلی و باطن فقیر متجلی آئینہ داری باوست باوجود این مراتبِ سلوکِ خوجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از ابتدا تا انتہا طی نمود حتی کہ مراقبہ احدیت کہ از قلب تا بقالب ست بہ جریان اسم ذات مسرور واز کدورات بشری دور بُدہ و دامنگیر حالِ ولایتِ ظلال کہ مسمی بولایتِ اولیا و ولایتِ

صغریٰ وولایت ظلیہ است معیت او تعالیٰ با خود و با ہر ذرات ممکنات مرغوب با جمعیت خاطر و با حضور و آگاہی احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق و اضمحلال از سیر آفاقی و سیر انفسی سیراب بعد از ان در ولایت کبری کہ مسمی بولایت انبیا و ولایت اصلیہ کنایت از مراقبۂ اقربیت و مراقبات ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر ست اوشان را سیر افتاد و بفضلہ تعالیٰ فنا و بقای آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفناست بفناء انا مشرف گردید بعد از ان سیر در ولایت علیا کہ ولائت ملائکہ اعلی ست و عبارت از مراقبہ اسم باطن ست افتاد و نیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی گشت کہ ظاہر در بحر مستغرق گردید بعد از ان از فیض مراقبہ کمالاتِ نبوت کہ مراقبۂ ذاتِ بحت ست فیضاب شد و بقدر استعداد و دیناب چشمہ حیرت کشود بعد از ان از مراقبہ کمالاتِ رسالت و از مراقبہ کمالات اولوالعزم صاحب جزم شدہ بایمان حقیقی و تحقیقی متجلی و از خلعت شرع متحلی شد بعد از ان از مراقباتِ حقایق آلہیہ کہ عبارت از مراقبہ حقیقتِ کعبہ و از مراقبہ حقیقت قرآن و از مراقبہ حقیقتِ صلوۃ و از مراقبہ معبودیت صرفہ است سرفراز شدہ از ور ائی الورا کہ در حقایق آلہیہ مبدا ء فیض ست و مورد فیض ہیئت وحدانی کہ مجموعہ لطائف عشرہ عاشق لاثانی ست در ینباب بقدر استعداد خویش فیضیاب اللّٰہم زِدْ فی احوالہ

واعمالہ بحرمتہ حبیبک وآلہ وصحبہ بعد ازان در حقایق انبیا
کہ عبارت از حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت
احمدی تا مرتبہ لاتعین ہمہ مراتبات خاص و مقامات اختصاص بذات ستودہ
صفات ذات محمدیؐ و احمدیؐ مشرف شد حتی کہ مدہوش در عین ہوش
در حقیقت محمدی کہ محب و محبوب خود ست بیہوش بودند کہ ندا ارالرحیل
الی البیت الجلیل کہ نمایش از حضرت خلیل علیہ السلام است بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ
مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم ؛ جرس فریاد میدارد کہ بربندید
محملہا ؛ داد ند ہمراہ فقیر از طواف بیت العتیق و زیارت مبارک روضہ
شریف نبی شفیق صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مشرف شدہ بسعادت
قدمبوسی ثمرہ شجرہ نقشبندیہ چراغ خاندان مجددیہ موافق ارشاد حضرت
مولانا رومی قدس سرہ ؎ بایزید اکعبہ را دریافتی ؛ صد بہا و عز و صد
فر یافتی ؛ عمرہ کردی عمر باقی یافتی ۔ صاف گشتی بر صفا شتافتی ۔ لیس
مثلہ فی ہذا الزمان و فیضہ عام فی الجہات الاربعۃ
فانی فی ذات الغنی اعنی حضرت خواجہ عبد الغنی ادام اللہ
ظلالہم علی روس الخادمین مشرف شد از سمع تقریر مقامات نقشبندیہ و از
تفسیر منازلات مجددیہ خوشحال بر حال فرزندی و ارجمندی
عنایت بلیغ فرمودہ از اشراق باطن دریافت فرمودہ از سبق مراقبہ حقیقت

احمدی سرفراز فرمودہ علَم الفِ احمدی راکہ عبارت از محبوبیتِ ذات ست دردل فرزندی ارجمندی نصب فرمودند موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوح دلم جز الف قامتِ دوست ٭ چکنم حرفِ دگر یاد ند اد اوستادم فقیرزادہ رانزدیک خود طلبیدہ دست مبارک خود ہمچون ید بیضای موسوی از گریبان عالیشان برآوردہ بر سینۂ بی کینہ گردانیدند و از دم عیسوی نیز مشرف فرمودہ نوعی اجازت طریقہ ارشاد فرمودند و باز بوقت رخصت ؎ ایام نو بہار گل از بوستان جدا ٭ از یار ب مباد ہیچکس از دوستان جدا۔ از دستِ مبارک خود پیالہ چاے طیار فرمودہ بمقتضائے حدیثِ شریف سُورُ المؤمن شفاءٌ لب مبارک خود رسانیدہ دو اسے علل معنوی فرمودہ بفقیر حقیر ارشاد فرمودند۔ کہ این پیالہ بہ شاہ صاحب خرد بدہید پس فقیرزادہ از نہایت سرور و فرح از خود رفتہ باہستی خود در پیالہ غوطہ زدہ معروضہ داشت ؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ٭ اے بیخبر ز لذتِ شرب مدام ما ونیز از کمال محبت و شفقت ارشاد فرمودند کہ من دولتِ خود را بفرزند تو بخشیدم و در حفظ اللہ سپردم۔ فقیر بعرض رسانید کہ امیدوار این دولت فقیر بود الحمد للہ کہ فقیرزادہ بآن سرفراز شد زہے کرامت

وسعادت پس از قدمبوسی تمام ورنجیدگی تمام فقیر دلگیر از شہ بے نظیر
ے الوداع اے مایۂ جان الوداع ؛ الوداع اے شاہ عرفان الوداع
رخصت شدہ نظر بر قدم و دم بر عدم چشم پرنم رخ بطرف بیت اللہ
نمودہ مانند صبا صحرا نوردی کردہ داخل کعبۂ صوری و معنوی گردید کہ نداء
غیب الغیب در گوش ہوش رسید ے بانگ می آید کہ اے طالب بیا
جود محتاج گدایان چون گدا ؛ جود میجوید گدایان و ضعاف ؛ ہمچو
خوبان کائنہ جویند صاف ؛ فیض مراقبہ حُبّ صرفہ و مراقبہ لاتعین
بر ہیئت وحدانی فرزندی و ارجمندی ریختند از حضیض تعین
بردہ باوج لاتعین رسانیدند و سرفراز فرمودند تم الفال و
ما بقی الحال وکل لسانی علیہ لا دال پس فقیر حقیر فرزند ارجمند
کمر بند قناعت برکمر بستہ دستار کرامت بر سر نہادہ و خرقۂ زہد و
عبادت در بر پوشانیدہ جانشین خود کہ ظاہرا جائے فقیر و باطنا
جائے پیران روشن ضمیر است گردانید باوجود اجازت
حضرت خواجہ اجازت خود را نور محمد علی نوری دانستہ اجازت
طریقۂ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ
مثل اجازت فقیر کہ از پیر دستگیر خود رسیدہ دادہ بخدا و بندو سنا
خدا سپردم اللّٰہم اجعلہ ہادیًا و مہدیًا و مستقیمًا علی الشریعۃ

المصطفویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
آمین یا رب العالمین ویا خیر الناصرین ط

پس آنانکہ دامنگیر فقیر ہستند و نسبت باطن خود را موافق استعداد خود میدارند و از حضور و آگاہی طریقہ آگاہ ہستند۔ آگاہ باشند کہ محافظت نسبت خود در محبت فرزندی موجب ارجمندی دانند مبادا فتور محبت سرایت در نسبت کند و غیرت ایزدی جوش زند اللہم احفظہم عن ہذا البلاء العظیم واہدہم الصراط المستقیم۔ و آنانکہ نابینا اند از مبحث خارج اند عدم و وجود شان در محبت برابر است و آنکہ طالب خدا ست بقبول دل اخذ طریقہ ازو نماید و مقامات موصوفہ را بواسطہ شان حاصل سازد و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین



اجازت نامۂ خلفا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ بدانید و بفہمید کہ

مراقبۂ احدیت و مراقبۂ معیت و لایت اولیاء اللہ رحمتہ اللہ تعالی
علیہم است صاحب این ولایت نہ از ذات خود اثری و نہ از
دیگر خبری دارد لہذا صاحب این مقام لازمیست نہ متعدی و لایت
کبری کہ ولایت انبیا است علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کنایت
از مراقبۂ اقربیت و مراقبۂ محبت است صاحب این ولایت
از خود اثری و از غیر خبرے دارد لہذا متعدی ست کہ فیضش بدیگرے
سرایت می کند مانند آب صاف کہ در کلوخ بی جان سرایت
می کند و رگ و ریشہ اش را زندہ و تر و تازہ می گرداند طالب
بے جان از دم عیسویش زندہ می شود و می گوید ہذا پدر حقیقی کہ از برکت
نفوسش زندگی ابد الآباد یافتم ؎ گر بر تن من زبان شد ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ٭ پس این صوفیان صاف دل
از مراقبۂ اقربیت عروج نمودہ بمقامات فوق نیز رسیدہ اند
حضور و آگاہی و طمانیت و سکینت و نسبت خاص کہ خاصۂ خاندان
عالیشان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ تعالی عنہم است بقدر
استعداد خویش نقد وقت می دارند لہذا فقیر ایشان را اجازت
طریقہ دادہ بار خلافت بر سر ایشان نہادہ بخدا و بحبیب
خدا سپردہ جبین نیاز بہ سجدات شکر خدا و حبیب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

سائیدہ بہ عجز تمام عرض می سازد کہ سپردم تبو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را۔ آلٰھی بحرمت حبیب تو صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم استقامت بر شریعت و کرامت بر طریقت
عطا فرما آمین ثم آمین ثم آمین

نصیحت خلفا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ اے صوفیانِ عالیمقام
و اے محبانِ خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بر سر شما
بارِ خلافت و تاجِ اجازت کہ نہادہ شد عجب نعمتیست
عظیم و کرامتیست از خدائے کریم مقامِ ارشاد و تکمیل
از مقامہائے و مراتب ہائے انبیا صلوات اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین است ہر کرا از امتانِ شان بہ تبعیت و بہ
وراثت باین دولتِ عظمی بنوازند بنواز ندیس این
تاج بخشی کہ از پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالیٰ بما رسیدہ است
سروری سرمدی ست و فخر دنیوی بمصداق حدیث نبوی

صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ لیکن محکوم صاحب این تاج لشکر ہائے عظیمہ و کرامت ہائے جسیمہ انلا لازم کہ صاحب این تاج مُحبّ این افواج باشد فوج اول زہد و فوج دوم تقوی و فوج سوم ورع و فوج چہارم ریاضت و فوج پنجم صبر و فوج ششم قناعت و فوج ہفتم توکل و فوج ہشتم رضا و فوج نہم تسلیم بر ہر دیارکہ عبور کند ہمہ ہا فرمانبردار او باشند و سر نیاز زیر قدم او می نہند۔ حتی کہ اہل قبور باشند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ وَ اِحْسَانِہٖ ؎ اے خدا قربانِ احسانت شوم ؎ این چہ احسانت کہ قربانت شوم ؎ اے صوفیانِ صاف و اے صاحبانِ ذی اوصاف این بارِ گران کہ بر سرِ شما نہادہ شد امر سرسری نیست مبادا کہ از فریب ہائے شیطانی و از مکرہائے نفسانی قبائے فرحت و عبائے شوکت بر جان و تن بپوشید خود را در خسارت و قباحت ابدی انداز ید ع - اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی ؎ ہر خلعتی کہ می پوشانند و ہر نعمتی کہ می بخشند بر فنائے تام می بخشند۔ تا فانی نشوی بہ بقاۓ ابدی نرسی ؎

فانی شدم بیار و بقا ہم نصیب شدہ؛ شکر خدا کہ یار بما ہم
قریب شد؛ اے صوفی صاف پیری کہ پا از دائرہ
عزیمت بیرون نہاد یقین کہ مریدش از دائرہ مباح
افتاد حالِ مرید وبال پیر مقبول سبحانی حضرت شیخ
مجدد الفِ ثانی رضی اللہ تعالی عنہ فرمودہ اند مرید را
مانندِ شیر و بیر باید تصور بید پیر در بحرِ وحدت مستغرق
و مرید در بحرِ غیریت مبادا غیریتِ مرید بر پیر
غالب آمدہ از مرتبۂ پیری فرو اندازد اے صوفی صاف
پیر کہ فیضش در رگ و ریشۂ مرید می رسد خدا نخواستہ معاملہ
بالعکس گردد۔ در مقابلۂ مرید خباثت و دنائت مرید
در پیر اثر کند۔ و پیر مثل مرید سرگردان باشد عیاذاً
باللہِ مِنْ ھٰذَا الْبَلَاءِ۔ شخصے از دوست خود کہ
بہ نانِ شبینہ محتاج بود و بفضل ایزدی بمرتبۂ بادشاہی
رسیدہ پرسید۔ کیف حالکم۔ گفت دران
زمان فکرِ جانی۔ و درین زمان تشویش جہانی۔ پس
شیخی امر سرسری نیست تصرف نفس و شیطان
از حد زیادہ ہمیشہ قابو جو می باشند۔ وقتے

گردد کہ بر گردنِ شان نشستہ در قعرِ دوزخ اندازند۔
لازم وضرور بر این صاحبان کہ ہر زمان وہر آن لرزان
وترسان باشند۔ وامداد از ارواحِ پیرانِ کبار
رحمہم اللہ تعالیٰ جویان باشند۔ مبادا کہ از صراط المستقیم
بگردند۔ ودر خسارت ابدی افتند۔ الٰہی این صوفیان
صاف را در پناہ تو دادم۔ وبتو سپردم۔ بحرمت
حبیب خود در حفظ وامانِ خود دار۔ بحرمۃ النبی
وآلہ الامجاد ﷺ سپردم بتو مایۂ خویش را۔ تو دانی
حساب کم وبیش را۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ
خیرِ خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین۔

نصیحت موجزہ خلافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و
آلہٖ واصحابہٖ المجتبیٰ بعدہٗ عزیزان ومحبان
کہ از فقیر مجاز طریقہ شدہ اند بر خود واجب ولازم
گیرند صبر وتوکل ورضا وتسلیم وخلوص لیکن خلوص بغیر

ذکر کثیر و بغیر رابطۂ شیخ کبیر حاصل نمی شود و بغیر حصول خلوص سرخروئے پیشِ محبوب حقیقے غیر تحقیقی آ اللہ تعالیٰ استقامت بر شریعت و محبّت بر پیرانِ طریقت عطا فرماید آمین

یا ربّ العالمین

الہامِ اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ المُرسَلِین مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحبِہٖ اَجمَعِین

بعدہٗ۔ بدانید و بفہمید کہ فقیر در میان دادنِ اجازتِ طریقہ در میان نیست الہاماتِ کثیرہ و اشاراتِ لطیفہ از پیرانِ ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرسند کہ بہ صوفیا نیکہ در بحرِ وحدت غرق اند اجازتِ طریقہ دادہ انہارِ فیض از ایشان جاری کنانیدہ آفاق را سر سبز و شاداب گردان۔ لہٰذا اِتّباعًا لِلامر ایشان را اجازتِ طریقہ دادہ خود را از میان کشیدہ بخدا سپردم۔ فارغ البال گشتم فقط۔

دعوتِ مسنون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الصلوٰۃ والسلام علےٰ رسول اللہ و آلہٖ واصحابہٖ المجتبیٰ بعدہٗ از محبان ومنتسبان ودوستان فقیر التجا اینکہ للہ وباللہ در دعوت فقیر لحاظ این امور ضرور اوّل تیاریش از کسب حلال بود الا صرف از کسب حرام نباشد ثانیاً خریدیٔ گوشت از قصاب مسلمان بہ ہیئتیکہ گوشت را از اشیائے حرام مثل غدود وخون وعصب کہ مسمی بحرام مغز است واز پتہ واز مثانہ یعنے پھکنہ واز ذکر وفرج واز انثیین یعنے زیرین واز دبر یعنے جائے پاخانہ واز چرب انتڑی کہ آنرا قصاب خوب میدانند صاف وپاک کنانیدہ بخرند واز سکین خون آلودہ ذبح نہ کنند یعنے بغیر شستن سکین ذبح نہ کنند وبدانند کہ اکثر قصاب در گوشت قلیہ اشیاء حرام مثل غدود وچرب انتڑی وغیرہ شریک می کنند وصاحب قلیہ موجب از دیاد قلیہ دانستہ مشکور قصاب شدہ نیک میدانند ونمیدانند کہ

از ان ہمہ قلیہ حرام میگردد و ثالثًا مرتج سُرخ و یا سبز
در قلیہ نیاندازند ازین عذر طبعی است نہ شرعی
و یا زرد چوب یعنے ہلدے بازاری کہ در سرگین
میپزد در قلیہ نمیندازند پس از آب دہ در دہ
پخت و پز شود فبھا و الّا از آب چاہے کہ درو
احتیاط شرعی باشد مضائقہ ندارد و صاحبانِ پخت
و پز بوقت پخت و پز اگر بحاجت بشری روند
یا بینی افشانند و یا حقہ کشند و یا سر و پا را و
یا جاے دیگر را بخراشند بغیر شستن دست
در کار پخت و پز مشغول شوند و در خانہ کہ
ماکیان یعنے مرغیان باشند و آمد و رفت سگ
نیز بود پس احتیاط پخت و پز درانجا مشکل ـ
اکثر مردمان سبوچہ یعنے لوٹہ در جاے ناپاک
می نہند و از ہمان لوٹہ آب گرفتہ در پخت و
پز می اندازند و نمے دانند کہ ازین عمل تمام
آب نجس شدہ طعام را نجس میگردانند حتے کہ
باطن خورندہ را تباہ و سیاہ کردہ جزو بدن شدہ

برظاہرش غالب آمدہ ظلمت بر ظلمت می افزاید
کہ تدارکِ آن غیر ممکن بیت فریادِ حافظ این
ہمہ آخر بحرزہ نیست ٭ ہم قصۂ غریب و حدیث
عجیب ہست ٭ در صورتِ عدمِ اغتباط بر تقصیر
رحم فرمودہ از ان دعوت معاف دارند جزا کم اللّٰہ

خیر جزاءٍ ط

مکتوبات

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

مکتوب اول بحضرت عبد الرشید صاحب صاحبزادہ
امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللّٰہ علیہ در بیان
آنکہ منور ذفیض در مراقبہ معیت قالب و لطیفۂ النفس ما لنا تیاض است
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
مُحَمَّدٍ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ بعد حمد و صلوۃ و تحیات بخدمت
حاشیہ بوسانِ بساطِ فیض مناط حقایق و معارف
آگاہ عالم ربانی عارفِ سبحانی سراپا مجمع رموز و
اسرار رحمانی فیض بخش از کنوز خواجۂ احرار و مجددِ
الفِ ثانی رضی اللّٰہ تعالی عنہ صاحب مقامِ تجرید

مکتوب اول

حضرت عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ تعالی علی رؤس الخادمین
وزاد فیضہ فی العالمین بعد تسلیمات وکورنشات معروضہ
اینکہ للہ الحمد خادم تاحینِ معروضہ قرینِ صحت وعافیت وبرائے
صحت وسلامتئ آن ذات بابرکات سرِ دعا بجنابِ
او تعالی سودہ میباشد عنایت نامۂ عالی در بہترینِ زمان
وخوشترینِ آوان شرفِ صدور یافتہ سرِ افتخارِ خادم
را بعالم بالا رسانید زہے قسمتے وخوشا نعمتے کہ خادمانِ
دور افتادگان را بحاشیۂ خیال نزدیک فرمودہ
یاد فرماشدند آنچہ بہ تحریر ارشاد فرمودہ اند کہ در رسالہ
خود مؤرّدِ فیض در مراقبۂ معیت قالب را نوشتہ اند
ودر رنگ لطیفۂ نفس مائل بہ بیاض تحریر نمودہ ہمچنین مگر از حضرت امام
ربّانی رحمۃ اللہ علیہ تا حال ہمہ بزرگانِ این طریقہ
در سِ یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از روے آن
مورّدِ فیض در مراقبۂ معیت قلب یعنے دل معلوم
میشود ونورِ لطیفۂ نفس بے کیف وبہمین طور دست
بدست ارشاد شدہ آمدہ است ودر طریقہ خلافِ حضرت
مجدّد نمودن باعثِ تبدیل طریقہ است ونامرضئ اکابر

لہذا التماس دارد کہ اگر رسالۂ خود را بہ رسالۂ جد امجد فقیر و شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چیکہ خلافِ آن رسالہ کہ موافق احوالِ حضرت مجدد است موافق نمایند نور علی نور است و باعثِ استقامتِ طریقہ است مخدوما این خادم سرِ مو خلاف طریقہ نمیخواہد حتی المقدور خود را از پیروانِ قیوم ربانی قطب سبحانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ میدارد پس در صورتِ مخالفت صورتِ فنا راتم بظہور نمیرسد و فیض مجددی از بحرِ بطون بساحل ظہور جلوہ گر نمیگردد از برکت توجہ آن عالی جناب و خوشنودی ارواحِ پیرانِ کبار رضی اللہ تعالی عنہم فیض مجددی درین دیار مثلِ باران می بارد و تشنگانِ عطشِ عشق را سیراب می سازد خادم در مکتوباتِ شریف کہ حرزِ جان میدارد بغور مطالعہ نمودہ کسے جا مورد فیض در مراقبۂ معیت قلب را نیافت و عباراتِ رسالۂ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمین است و علامتِ رسیدنِ

ف مورد فیض مراقبہ معیت

قلب در دائرۂ ولایت صغرے آنست کہ توجہ
فوق مضمحل شدہ احاطۂ شش جہت میفرماید و معیت
بیچون حضرت حق سبحانہ تعالی را ادراک بیچون محیط
خود و محیط ہمہ عالم می بینند ازینجا مفہوم میگردد کہ در
مراقبہ احدیت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ
معیت بالعکس ہرچہ بقلب میرسد بطفیل قالب میرسد
پس خوبی قالب راچہ تشریح دہد کہ از تقریر و تحریر
بیرونست خوبی قالب است کہ تاج الصلوٰۃ
معراج المومنین را برسر نہادہ و کلّہ بصر گردیدہ
خلعت رویت اخروی را دربر گرفتہ اصل عالم
کبیر ہمین است کہ بر منصۂ خلافت ظہور فرمودہ و
عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ
علیہ ہمین است بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت
میکنند وھو معکم اینما کنتم۔ یعنی مفہوم
این در لحاظ داشتہ کہ حق سبحانہ تعالی با ماست معیت
او بھر لطیفہ ماست و بھر موئے جسم ما بلکہ بھر ذرہ
از ذرات جہان متوجہ میشوند و ذکر اسم ذات

ونفی واثبات بلحاظ معیت میکنند معیت حق با خلق از نص
ثابت است اما علما معیت علمی گویند وصوفیہ معیت
ذاتی درین تردد وتشکک نباید افتاد وہمین لحاظ باید
کرد کہ حق تعالی با ماست آنچہ معیت سزاوار اوست
ونص قرآنی بر آن ناطق است ازین عبارت مورد
فیض در مراقبہ معیت قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم میگردد
چراکہ معیت عام ومورد فیض خاص متصور نمیگردد بلکہ خلاف
نص قرآنی درضمن آن معانی ظاہر میگردد خادم نور لطیفہ
نفس کہ مایل بہ بیاض نوشتہ است آن لطیفہ نفس از اجزای
قالب است کہ منشا فیض آن نیز مراقبہ معیت است
بعد تزکیہ وتصفیہ قابلیتے پیدا میکند کہ مورد فیض مراقبہ
اقربیت گردد در آن زمان بہ بے کیفی تعلق وارد واز
ابتدا رو بہ وسط آرد خادم رسالہ کہ نوشتہ است بنابر
مبتدیان اینطریقہ پس تحریر وتقریر کہ در آن واقع
شدہ باحوال مبتدیان مناسب دانست علاوہ برین
خادم از پیر دستگیر خود یعنی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ
رحمتہ اللہ علیہ وقدس سرہ العزیز کہ با وجود ارادہ ومریدی

نور لطیفہ نفس

از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علیشاه صاحب قبله
رحمة الله علیه تربیت یافته حضرت جدّ امجدّ آن عالیجناب
بودند فیض مراقبه معیت برقالب ارشاد یافته است
مِن بعد هر چه حکم آن جناب عالی باشد بالرّاس والعین
عمل کرده می آید بنده را چه عذر که بغیر از بندگی چاره
ندارد ﴿ چه کند بنده که گردن نه نهد فرمان را ﴾
چه کند گوے که عاجز نشود چوگان را ﴿ زیاده آفتاب
فیض بر مفارق خادمان علی الدوام تابان باد بحرمت النبی
و آله الامجاد ﴾

مکتوب دویم

بعزیزی صدور یافته بجواب استفسار در بیان معنی احسان
بعد حمد و صلوٰة روشن ضمیر وحدت تنویر باد استفسار
از فقیر حقیر فرموده بودند سوال آنچه در معنی احسان
وارد است که اَن تعبُدَ الله کانَّكَ تراهُ فان
لم تکن تراهُ فانّه یراكَ پس حقیقت رویة
او تعالی درین عالم چیست جواب منه و ما مکرنا این
امر احوالی است نه اقوالی که از تحریر و تقریر راست آید

سمعتم

چکند و چہ گوید کہ محبوب بیچون و محبِ باچون چون آن را
بہ بیچون راہ نیست مگر از راہِ محبت و عشق بیت
عشق بازی میکنم با او مدام زانکہ یافت آدم از طفیلِ
عشق نام ٭ عشق است کہ حضرت آدم را خلیفۃ اللہ
و حضرت ابراہیم را خلیل اللہ و حضرت موسیٰ را
کلیم اللہ گردانید علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام عشق
است کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ
و صحبہ و سلم را حبیب اللہ گردانید عشق است کہ حضرت
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ را کسوتِ ما اعظم
شانی پوشانید عشق است کہ حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ را محبوب سبحانی گردانید۔
عشق است کہ سالک را از خود میرباید عشق است
کہ طالب را بہ مطلوب میرساند عشق است کہ محبوب را
در نظر محب جلوہ گر گردانید بیت عشق آن
چیز است گویم مدح او تا قیامت کم نگردد شرح او
پس صاحبانِ حال از حالِ خود قیل و قال نمودہ اند کہ فرمودہ اند
ابیات۔ امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر است

در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست ٭ دیدہ بکشا و
جمالِ یار بین ٭ ہر طرف ہر سو رخِ دلدار بین ٭
دیدہ غیر ترا نمی بیند ٭ یک قسم صد قسم ہزار قسم ٭
ہر کہ زین دیدہ درین دیدہ ندید ٭ دیدہ اش کور ز
غفلت ہمہ او بود نہ دید ٭ پس مرتبۂ احسان کہ مشاہدۂ
رحمان است بہ دوستانِ عالی شان حاصل است دیگر
آن کہ رکن ایمان دو اند یکے وحدانیتِ محبوبِ حقیقی
و دیگر رسالتِ ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
پس بجز دیدارِ جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
مشاہدہ کمالِ احدی گر دیدہ آز زینت مرتبۂ احسان
مزین شدہ بہ انحصار مراتب قرب می رسند۔ لہذا
کسی بعد انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بمراتبات و
مقامات صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نمیرسد۔ پس از
زمان محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ در شانِ
او خیر القرون دارد است تابعین رضی اللہ تعالے
عنہم از ظلِ آن مرتبہ بمرتبۂ احسان و تبع تابعین رضی اللہ
تعالی عنہم در زمان ثانی مستغرق در ظل ثانی ہمچنان کہ

زمانہ امتداد کشید ظلال متعدد گردید پس ہر درویش
موافق استعداد خویش در بحر مرتبۂ احسان مستغرق و مستہلک
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ ھٰذِہِ الْکُبَرَاءِ وَ النُّجَبَاءِ ہرچہ
از پیران کبار ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسیدہ بود تحریر
و تقریر نمودہ و اللہ اعلم بحقیقت الحال زیادہ محبت

مکتوب سیوم ۳

بمریدی صدور یافتہ در نثر غیب و تحریص بر پاس انفاس
و عدم غفلت از باطن کہ کار این است و باقی ہمہ ہیچ و نیز
در بیان کیفیت نزول برق لامع —

برادر عزیز وافر تمیز سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد سلام و دعائے
فقیر خستہ ترین انام کہ قبولش لا کلام — است معائنہ
و مکاشفہ نماید بیت پاس دار انفاس اے مرد خرد
تا ترا این قافلہ منزل برد ❊ یعنے بہ منزل مقصود کنایت
از فنا فی الرسول و فنا فی اللہ و بقا باللہ کہ در سیر ہر بنی آدم
موجود است بغیر این قافلہ و بغیر تشبث دامان سالار
قافلہ کہ شیخ است نمیرسد ۔ امید کہ جوارح ظاہر را بانصرام
امور ظاہر کہ متعلق بہ صوم و صلوٰۃ است واگذرا ند و باطن

را در بحر احدیت صرفہ و مجردہ غوطہ زن دارند حتیٰ کہ خبرے و اثرے بہ ظاہر نرسد ظاہر منکر و باطن مقبل این مشغولی بہ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مختص است کہ بالبطن بطون تعلق دارد بہ مصداق این شعر **بیت** میان عاشق و معشوق رمزیست ٭ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست ٭ و نیز مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ میفرماید **بیت** ٭ غیر نطق و غیر ایما و سجل صد ہزاران ترجمہ خیزد ز دل ہرگز غفلت را سر مو دخل نہ دہند حضور و آگاہی کہ خاصہ پیران طریقۂ ماست از دست نگذارند بلکہ آن را نصب عین دارند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت محبوب حقیقی باد بحرمت النبی و آلہ الامجاد برق لامع کہ از مدت دراز بزیارت فقرا و غربا بامت مرحومہ طامع بود یکایک در موضع دو ڑدو ڑ بوقت سہ پہر کہ فقیر ہنوز خواب آلودہ بود نزول نمودہ از ملاقات جسمانی مشرف شدہ مسرور و مبرور رفت الحمد للہ علی ذالک کہ ہنوز وقت موعود نرسیدہ بود بمصداق فرمودہ حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید

رحمتہ اللہ علیہ کہ زندگی صوفی غنیمت است ہم او را وہم
منتسبانِ او را او را باین وجہ کہ محبوب حقیقی او بیچون
و بے چگونہ و بے انتہا و بے نمونہ است شاید وقتی برسد
کہ از مقامِ قرب او عروجی واقع شود قرب در قرب وصال
در وصال حاصل در آید و منتسبان او کہ رابطۂ فیض بواسطہ
او دارند از زندگی او خوشحال و فارغ البال اند زیادہ
نسبت باطن زیادہ بحرمتِ حبیب رب العبادہ

مکتوب چہارم

بہ غلام محمد تعلقدار مرید حضرت ایشان صدور یافتہ بجواب
استفسار در بیانِ معنی اینما کنتم

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعواتِ ترقئ عمر و درجات واضح
و لایح باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود کہ مملو باسرار
محبوب بود آگاہی بخشید سرور بر سرور و فرحت
بر فرحت افزود عزیزا نوشتہ بودند اللہ تعالی
با ماست چنان کہ بشان او سزاوار است اینما معنے اللہ حکم
است و معنی اینما کنتم را چہ باید تصور بدید بدانید و
بفہمید کہ اللہ معکم اجالیست و اینما کنتم

تفصیل و نیز اَللّٰہُ مَعَکُمْ مرکزیست وَ اَیْنَمَا کُنْتُمْ دائرہ آنست پس معنی مذکور ہر دو را شمول لیکن در جملہ اول بطریق اجمال و در جملۂ ثانی بطریق تفصیل و اکمال و نیز آہ و نالہ ذوق و شوق بیخودی و بے ہوشی استغراق و اضمحلال صیحہ وجد و تواجد سوختگی و نابودگی و برہم زدگی ذات وصفات و دیدار یار در اغیار بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ **بیت** ما در پیالہ عکس رخ دیدہ ایم اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما ؎ این ہمہ از لوازمات و تاثیرات اَیْنَمَا کُنْتُمْ است لا ریب و قتیکہ عاشق زار گوہر موجودیت خود را نثار یار گردانیدہ در بحر بود در بود و محبوب در محبوب مستغرق و مستہلک بود کہ بخطاب وَهُوَ مَعَکُمْ مخاطب گردید پس بمجرد استماع ھٰذَا النِّدَاءِ قبائے فرحت و عبائے حیرت را بر قامت خود دریدہ بود کہ ندائے ثانی کہ اَیْنَمَا کُنْتُمْ از محبوب لاثانی بگوش عاشق فانی رسید بیچارہ غریب از خود رفتہ و در آتش عشق سوختہ خطاب کُنْ رُّ اگم نمودہ از مرتبہ وحدت شہودی نزول

کردہ در بحر وحدت وجودی غوطہ زدہ بحیرت تام دران
مقام نبیندۂ وحدت در کثرت ودانندۂ تنزیہ وتشبیہ
گردیدہ مترنم بترانۂ وحدت است کہ باین اشعار می سراید

ابیات

زساز مطرب پرسوز این رسید بگوش | کہ چوب وتار وصدا ازمن تن ہمہ اوست
دیدہ غیر نیز انمی نمی بیند | یک قسم صد قسم ہزار قسم
دیدہ بکشاؤ جمال یار بین | ہر طرف ہر سو ارخ دلدار بین

اکثر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم ثمر خوار شجرۂ
وحدت اند کہ نتیجہ اَیْنَمَا کُنْتُمْ است چنان کہ
بعضے بقول لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ قایل اند۔
وبعضے بقولِ اَنَا الْحَقُّ کنایت از جبۂ ذات
ممکن است کہ لا ذات است بلکہ عرض است وذات
محبوب را لاین کہ ثبات از وست پس قولِ۔
لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ بطریق اولی اصدق
وانسب واشارہ از قول اَنَا الْحَقُّ یعنے
اَنَا مُمْکِنٌ لَا مَوْجُوْدٌ بَلْ فَانِیْ وحق موجود است
مطلوب ومحبوب پس قولِ اَنَا الْحَقُّ برحق

واحوال اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ راچہ بر نگارد بالفرض اگر عمر حضرت نوح علی نبینا و علیہ السّلام یا بد از عہدہ عشر عشیر آن بیرون نیاید این آن مقام است کہ مخبرے بآن خبر میدہد بیت بدر پائے شہادت گر نہنگ لا برآرد ھُو ؛ تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفان ونیز نوشتہ بودند کہ روزے رابطہ چنان غلو نمود کہ از چشم سر معائنہ نمود عزیزا این دولت مقصود ہمہ طلاب است لیکن از ہزاران یکے را بخشند ومیدہند تحمل کہ در اندک صحبت شیخ جذب کمالات شیخ نماید کہ دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند بشرای لکم فیض کہ در باطن متصور بود بر ظاہر منصور گردید ھٰذا مِنۡ عَلَامَاتِ الۡمُرَادِیۡنَ وَالۡمَحۡبُوۡبِیۡنَ بفرمودہ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ دوران باخبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور ونیز تنگی باطن دامنگیر حال مبتدیست تحمل بار گران نمیکنند تار وبہ وسط نہ آرد از تلون احوال بازنہ استند لہٰذا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا صاحِبُ الْوَسَطِ اَبُو الْوَقْتِ وَ مَا تَحْتَ اِبْنُ الْوَقْتِ قال مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فِی حَقِّ الصوفی ابن الوقت باشد در میان آن ابو الوقت ست نادر در زمان ابو الوقت حاکم و ابن الوقت محکوم ہر دو از دوستان آلهی اند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ هٰؤُلَاءِ الْكُبَرَاءِ پس ہر قدر کہ رابطہ پر غلو با یہ سلوک علو باید کہ آن قدر سعی نمایند کہ دوی از میان بر خیزد و من و تو را جائے نماند مثل مجنون علیہ الرحمۃ آنا لیلے از زبان حال بے تکلف و بے قیل و قال در ہمہ حال انا شیخ بر آید هٰذَا قَدَمُ الْاَوَّلِ فِی الطَّرِیْقِ وَ السُّلُوْكِ امید کہ از قدم اوّل کوتاہی نکنند کہ بنائے طریقہ بر وست بقول قائلے مصراع پایہ پیش آمدست و پس دیوار ہر قدر کہ پایہ قوی باشد دیوار بلند تر باشد باید کہ دیوار طریقہ را بفلک الافلاک رسانند بلکہ از عالی ہمتی ارادہ صعود ازان دارند در خبر آمدہ ست کہ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ

موافق تقریر آن عزیز چیزے تحریر نمود اسمع بسمع القبول و اعمل بلا زیاده والدعا :-

مکتوب پنجم ۵

به محمود شاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته - در منع جزع و فزع و ترغیب بر صبر و رضا و تسلیم :-

از فقیر مسکین به محبی و عزیزی محمود شاه سلمہ اللہ - بعد دعا واضح و لایح باد الفقراء کلھم کنفس واحد بلکه کل عالم کبیر نفس واحد است و عالم صغیر جان او پس هرچه از رنج و راحت که وارد میشود سرایت در کل میکند کسے زخم از دست خود بجان خود زد و یا از دیگرے خورد رنجش واحد است نه فرق در و پس هرچه که از آفاق میرسد به مقتضائے نفس واحد سرایت در همه میکند پس فکر باطل ها را چرا دامن گیر حال می دارند و خود را پریشان بال می سازند پیران ما رحمهم الله تعالیٰ و همه دوستان خدا رضی الله تعالیٰ عنهم در بحر مقامات عشره که از ان صبر و رضا و تسلیم اند غرق اند و منتسبان را نیز در آن غرق میسازند و در

استغراقش توجه کثیر میفرمایند چه بلا شد که ایشان از دریای
صبر و رضا و تسلیم سر بر آورده به جزع و فزع لب
کشوده اند باید که به خلاف زمانِ ماضیه خود با مریدان
خود غوطه زن در بحرِ صبر و رضا و تسلیم باشند نه
آن که از غیر دم زن السلام علیکم و علی
من لدیکم باید که نقل این به داود شاه نیز رسانند فقط

مکتوب ششم

نیز به محمود شاه خلیفه صدور یافته۔ در بیانِ عدم مضائقه حیلهٔ شرعی
برا ورخوش خصال پسندیده افعال دام محبتهٗ۔
ظاهر را با حکام شرع آراسته و باطن را از ذکر کشیده
پیراسته در خیالِ خود مستغرق باشند و حیلهٔ شرعی که منافی
امر مذکور نباشد برای اہل و عیال مضائقه ندارد بلکه افضل
است که روپوشِ حال است و احوالی که در نظرِ غیر نمود ار
گردد رعونت را سببی می گردد بهر طور چنان زندگانی
کنند که در دامِ دشمنانِ دین نه افتند زیاده فضل باد۔

مکتوب هفتم

نیز به محمود شاه خلیفه صدور یافته در بیانِ عدم منع زنان از ذکر

دراوقات ایام وبعض ارشادات دیگر الحمد للہ وحدہ الصلوۃ
والسلام علی من لا نبی بعدہ بعد حمد وصلوۃ وتبلیغ دعوات
معلوم اعزی وارشدی باد خط مرسلہ رسید ومضمونش فرحت بخشید
او تعالی استقامت بر ظاہر وباطن عنایت فرماید وخلعت خلوص
خاص کہ بر قامت دوستان خود پوشانیدہ است بآن
عزیز پوشاند شجرہ بمہر جدید ودامنی از انگشت سبابہ
کلمہ طیبہ را نوشتہ بدہند زنان را در اوقات ایام از
ذکر گفتن ممانعت نکنند زیادہ جمعیت باد فقط

مکتوب ہشتم بمولوی حاجی خواجہ محمد سلطان الدین شاہ خلیفہ
حضرت ایشان صدور یافتہ در تہنیت تولد فرزند وترسیل
جبہ خود برائے لباس فرزندشان الحمد للہ السلام علی
عبادہ الذین اصطفی اللہ تعالی ابواب ترقیات ظاہر
وباطن را مفتوح دارد ونیز خانہ آباد ودولت زیادہ یعنی
خانۂ دل از حضور واگاہی آباد ودولت باطن زیادہ
امید از فضل ایزدی آن دارم کہ آن عزیز را او سبحانہ تعالی
از نعمت ہائے پیران ما رحمہم اللہ منعم گرداند یعنی در بحر ذات
وراء الوری ثم وراء الوری مستغرق وبہ تجلی دایمی مستہلک دارد آمین ثم آمین

رقیمۂ محبت شمیمہ رسیدہ فرحت بخشید چرا فرحت نہ بخشد کہ بوے یار و محبت
ولدار از ان مترشح بود سے بوکہ بوئے بشنوم از بوے او۔
مست رفتم بنجبر در کوے او ﴿ ہر جا کہ بوے یار است جان
صوفی را در انجا قرار است خصوصًا بہ محبان و منتسبان خود الٰھی
این دولت عظیم و این نعمت جسیم کہ بتصدق نعلین مبارک
حبیب تو صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم عطا فرمودہ تا بگور
محظوظ و تا بقیامت محظوظ دار بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد وجود محمود کہ از بوی
موجود عطا شدہ است مبارکباد او سبحانہ بعمر طبعی سانیدہ از نتایج دارین متمتع گرداند
جبہ فقیر کہ طلب کردہ بودند مرسل است لباس فرزند خود سازند زیادہ قرب الٰھی
و محبت نبی باد **مکتوب ایضًا** بہ محمود علی شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ
در بیان طور ارشاد رابطہ بمریدین طریقہ عالیہ قادریہ و نقشبندیہ
اتباع شریعت و رضامندی پیران طریقت رضی اللہ تعالی عنہم را نصب العین دارند
آنانکہ در طریقۂ قادریہ عالیہ رضی اللہ تعالی عنہم داخل شدہ اند رابطہ پیران پیر
رضی اللہ عنہ و رابطہ خود ارشاد نمانید و آنانکہ در طریقہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالی
عنہم داخل شدہ اند رابطہ خود و رابطہ فقیر ارشاد نمایند و مہر بنام خود تیار کنانیدہ بر
شجرہا ثبت کردہ بطالبان خدا بدہند تا بخوانند نفس فیض باطن زیادہ شود زیادہ جمعیت باطن باد فقط
دیگر بو الدہ سید محمد غوث صاحب دعا و سلام رسیدہ معلوم باد

کہ خدا علم ظاہر و باطن را نصیب فرزند شما فرماید و ما برائے
شما و فرزند شما نیز دعائے ترقی فیض میکنم

مکتوب نہم ۹

بہ غلام احمد مدرس مرید حضرت ایشان صدور یافتہ در
بیان فریق شہودیہ و وجودیہ۔ برادر دینی و محب راہ
یقینی خوش خصال پسندیدہ افعال دام محبتہ بعد سلام
مسنون الاسلام کہ زینت بخش شرع خیر الانام است
واضح و لائح باد محبت نامہ خیریت شمامہ رسیدہ از
مضامین خود آگاہی بخشیدہ فقیر را مسرور گردانید
خصوصًا از استماع تقوی و پرہیزگاری و اہل دلی محمود
مرزا صاحب تحصیلدار کہ اسم با مسمی اند تحصیل نعمت
ہائے اخروی میکنند محمود و مسعود باد اے عزیز بر تمیز
شہودیہ و وجودیہ ہر دو فریق دوستان الٰہی و عاشقان
سرمدی اند گروہ اول در شہود محبوب و گروہ ثانی در
وجود مطلوب مستغرق اند چنانکہ خود را و جمیع ممکنات را
فراموش ساختہ با وجود بود نابود گشتہ اند زہے سعادت
و نجابت پس از محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی خلعت

شہود و وجود گرفتہ و از نعمت اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ
قَبَائِیْ سرفراز شدہ خورسند اند حتیٰ کہ احوالِ ایشان
رحمۃ اللہ علیہم غیرِ محبوب دیگرے نمیداند و نمی شناسد
بیت میان عاشق و معشوق رمزیست ۞ کِراماً کاتبین را
ہم خبر نیست ۞ پس احوال ایشان را بر میزانِ عقل و قیاس
سنجیدن راست نمی آید۔ بلا تشبیہ اگر نابالغی از بالغی لذتِ
جماع و انزال پرسد و مصر گردد کہ انشراح بکند بالغ در گرداب
حیرت می افتد چراکہ ازان لذت ہائے دنیوی مثل نبات
و فواکہات وغیرہ کہ نابالغ بآن ملتذ است اگر مشابہت
بدہد خلافِ نفس الامر می باشد۔ پس بالغ عاقل بآن نابالغ
میگوید کہ خدا تعالیٰ ترا بآنمقام رسانیدہ ملتذ گرداند کہ این
از گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ ہر چند کہ اقوال صحیح
باشند خلافِ نفس الامر باشد لازم کہ از ہمہ دوستانِ خدا
کہ فنا فی اللہ شدہ بقا باللہ اند۔ نفس را امایل ندا شتہ
محبت کامل دارند و قتیکہ احوالِ شان از حیطہ وہم
و قیاسِ عقل بیرون ست از تحریر و تقریر یکے را قدح
و دیگرے را فلح نمودن خود را در ہلاکت انداختن است

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ السَّوِيَّةَ وَالنَّجَاةَ الْاُخْرَوِيَّةَ
بدانند کہ صاحبِ احوال مجبور و پا در زنجیر محبوس با وجودِ
بودن مرفوع الشرع محبوب است کسی کہ احوال شان را
مترجم باقوال میکند گویا خود را از دستِ خود ہلاک میکند

مکتوب دہم ۱۰

بہ میان مظہر احمد خلیفہ و داماد حضرتِ ایشان مدہ در یافتہ
در نصیحت و ترغیب بر التزام رابطہ و تخریص بہ تحصیل
علم ظاہری و عطائے اجازتِ طریقہ و ارشاد طریقہ توجہ کردن

بعد حمد و صلوۃ برخوردار نور چشم راحت جان بلکہ بہتر
از جان مظہر احمد مقبول احد زاد اللّٰہ قربہ بعد دعا و سلام از
فقیر مسکین کہ موجب تسکین است **بیت** رسید ہزدہ کہ
ایام غم نخواہد ماند چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند چون
فصل جائے وصل گرفت وقتی آید کہ وصل یار جائے فصل
یابد تا حصولِ این دولت رابطہ را از دست ندہند و
چنان در بحر رابطہ غوطہ زن باشند کہ از خلعتِ دوران
باخبر در حضور سرفراز و در جمعیت باطنی سرشار باشند و نیز
طریقہ پیران مارحمہم اللّٰہ تعالیٰ دل بیار دست بکار خلوت

در انجمن سفر در وطن ہوش بر دم نظر بر قدم است تا ثابت قدم
باشند صوفی کہ از صفتِ کائن و بائن صاف نباشد اسم
بی مسمی است پس صوفی باشند ہر جا کہ باشند - ابیات صاف کن
آئینہ تن از غبار ✤ تا نماید جلوہ رعنائے یار ✤ چشم بکشا و جمال
یار بین ✤ ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین - و در درس علم ظاہری
کوشش بلیغ نمایند مطالعہ کتاب کہ نمونہ توجہ است از دست
ندہند کہ ملکہ مولویت موقوف بر اوست شہود مشاہدہ از دست
ـــہ یار ملائے نہیں یہ عشق ہے ✤ مکتب ارائے نہیں یہ عشق ہے
ـــہ عشق آن چیز است کہ ہم مدح او ✤ تا قیامت کم نگردد
شرح او ـــہ علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر ✤ کے بود بے شیر
مسکہ کے بود بے پیر پیر ✤ آنچہ ان کہ بما رسیدہ است از طفیل علم
ظاہری و علم ظاہری ہمچو شجر علم باطنی ہمچو ثمر اگر شجر نبودی ثمر
از کجا خوردی و لذتِ ثمر چسان بیان کردی یقین کہ اگر قال
نبودی کسے بہ حال نرسیدی اے فرزند نور چشم شما را اجازت
طریقہ است طریقہ را در ان بلدہ جاری نمایند بر این قول عامل
باشند پیران نمے پرند مریدان می پرانند یعنی مرید ہر جا کہ میرود
فیض پیر را منتشر میسازد و بہ طالبان خدا میرسانند پس در مسجد

که نماز صبح میخوانند بعد نماز صبح مصلیان را که صلاح تمام دارند و خواهان
فلاح عام باشند توجه کنند و دخول طریقه که شرط توجه است شما را
معاف فرموده اند بر هر کسے که خواهند توجه نمایند الا بر اہل کفر
و طریقۂ توجه کردن این است که طالب را روبروئے خود نشانده
نشان قلب باو داده بطرف قلب خود متوجه باشند و خود را
مثل عینک خالی دانسته متوجه باو سبحانہ تعالی که محبوب حقیقیت
شده بعجز و انکسار تمام در دل بگذرانند آلٰهی من که ام که این
درویش را توجه کنم پس ما هر دو بندگان تو و غلامان حبیب تو
ایم و آنچه بواسطۂ پیران ما رحمهم الله تعالی از ذکر و فکر و انوار و تجلیات
و حالات بیخودی و بیهوشی و بیکیفی استغراق و اضمحلال و دیدن جمال
یار و در اغیار و فانی شدن در یار و غم خواری یار از خطاب تسلی
شعار وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيدِ وَيُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ بما رسیده است
در دل این طالب که طالب تو و طالب محبت حبیب تو
است برسان و همت پیر ز روش طریقه است - همت
زور باطن را میگویند حقیقت همت ان شاء الله تعالے
بالمشافه مفصلاً معلوم خواهد شد هر قدر استغراق و اضمحلال بخود

پیدا کنند طالب ہمان قدر مضمحل و مستغرق خواہد شد طوبیٰ لہٗ
و بشریٰ لکم پس ہر مقام و در ہر منزل غوطہ زن شدہ متوجہ بطالب
باشند و کرشمہ گری پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ معاینہ نمایند
پس پیران مابس کہ فیض شان دست بدست۔ او تعالیٰ
استقامت بر شریعت و طریقت کرامت فرماید آمین



مکتوب یازدہم

بمریدی صدور یافتہ۔ در ترغیب بر عدم رنج از گفتہ آفاق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَلَّفَ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْاِیْمَانِ
وَالْاِیْقَانِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّحْمَةِ
الْعَالَمِیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِالْفَضْلِ
وَالْاِحْسَانِ ط اما بعد فقیر حقیر چند مضامین محبت آئین
ظاہر میسازد امید کہ از جواب سراسر صواب فقیر را
مبشر گردانند او سبحانہ بفضلہ و کرمہ و بتصدق حبیبہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ سلم ظاہر فقیر را عین باطن و باطن را عین ظاہر
گرداند از مرتبہ وحدت یکسوئے بکثرت دور روئے نبیند از
آمین یارب العالمین پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ دائرہ مباح را
بر خود تنگ کردہ اند نہ بر مریدین و متعلقین فقیر چون از لہٗ ابرار

خوان نعمت آن شاہانست مستغرق و مستہلک بر روش شان وقتیکہ پیران ما رحمہم اللہ تعالی کدورت بشری باطنی و ظاہری را صاف نمودہ بجمعیت خاطر میگذارند موافق فرمودہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ مصرع عارف کہ بر نجد تنک آبست ہنوز ہر سر مو رنج راگذر نمید ہند بر آن صاحب لازم کہ در یاد دل باشند و گفتہ آفاق را از یک گوش شنیدہ بگوش دیگر بر آرند و از فقیر ہر چہ بالمشافہ ارشاد شدہ است بعمل آرند و او سبحانہ ما را و آنصاحب را از شر نفسانی کہ ظاہراً سراسر بصورت دوست و باطناً دشمن جانی مثل دنیاے دنیہ کہ ظاہرش شکر و باطنش زہر کہ ہرگز تمیز شان ممکن نیست محفوظ و مصئون دارد فقط

مکتوب دوازدہم ۱۲

بعزیزی صدور یافتہ در حل اجوبۂ چند سوالات غامضہ۔

بعد حمد و صلوۃ و تبلیغ دعوات واضح باد پرسیدہ بودند کہ معیت او تعالی اللہم مخلوق است یا خاص باآدم اگر باآدم خاص است کافر درین بشارت شریک است یا نہ مخدوما دولت معیت عام است نہ خاص لیکن موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بلبیت ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید بیگمان صورت در وآمد پدید

ف معیت او تعالی

ونیز سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شور بوم خس * ونیز حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم * اے بیخبر ز لذتِ شرب مدام ما * پس انبیا علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام وصحابا و اولیا رضی اللہ تعالی عنہم موافق مراتبات خود بمعیتِ محبوب مطلوب ممتاز اند حتی کہ بعضے از اولیا اللہ از غلبۂ سُکر خطابِ معیت را گم کردہ و کہ را فراموش نمودہ دم انا الحق و انا اللہ زدہ اند محبوبا نند کہ خود را از ہستئے خود پاک و از کدورات بشری صاف نمودہ در بحر وحدت غوطہ زن اند اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ مُحَبَّتِہِمْ مُسْتَقِیْمًا وَّمُقِیْمًا ونیز معنے بیتِ حضرت شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ پرسیدہ بودند ؎ تو مباش اصلا وصال اینست وبس رو در وگم شو کمال اینست وبس * مخدوما عقاید اہل سُنت وجماعت منعقد بر آنست کہ حَقَائِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ یعنے ہر شئے بر حقیقت خود ثابت وقایم است و آن حقیقت بوہم وخیال بدل نمیشود نفس الامر بیست پس اللہ تعالی بیچون وبیچگونہ و بندہ با کیف وکمینہ اللہ بندہ و بندہ اللہ نمیشود

ف معنی وصال

لاند شیخ رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ خود را فراموش کردن ودر بحرِ وحدت محبوب گم شدن کمالِ عبدیت ووصال محبوبیت است لاکمال دوند ونیز پرسیدہ بودند کہ از ذکر نفی و اثبات نیستی خود ونیستی جمیع ممکنات وہستی او تعالی متصور میگردد ومخدوما این مقصود ومطلوب جمیع طلاب است از ہزاران یکے را باین خلعت سرفراز میفرمایند بشنو ای کلم لیکن این نیستی احوالی است نہ نفس لامری ونیز نوشتہ بودند کہ ظہور افعال ہمہ از او تعالی می یابم بدانند کہ این بقائے لطیفہ قلبی ست کہ مبتدیان این طریقہ را دامنگیر حال ومنتہیان بعضے اوقات در وقتِ نزول ازین قال ذی حال ونیز بفہمند کہ گروہِ قدریہ این را از علم کمال میدانند وصوفیہ از غلبۂ احوال صوفیہ مقبول وقدریہ مردود ونیز حقیقت این بیت پرسیدہ بودند ہ ہین پتا حق کا جو کہ تجھہ مین ہے اس کو مرشد سے پوچھہ ہو ہوشیار ای عزیزا این امر بسیار دقیق است اگر روبرو بالمشافہ تقریر این می شنیدی یقین کہ بسمع قبول رسیدے لیکن سوال را بغیر جواب چارہ نہ این قدر وا میگویم بگوش ہوش بشنو زید در خارج ودر آئینہ موجود است

ف ۳ نفی اثبات

ف ۴ بقای لطیفہ قلبی

ف معنی وجود رب در عبد

لیکن در خارج بوجود اصلی و در آئینه بوجود ذہنی وخیالی پس
وجود ذہنی وخیالی که در آئینه موجود است اصلی وذاتی ندارد
اصل وذات او ہمان زید خارجیست که در خارج موجود است
یقین که انار زید خیالی راجع بطرف وجود خارجی زید است که
در خارج موجود است نه بر وجود خیالی که او را ذاتی و اصلی
نه ذات و اصل او ہمان وجود خارجی که در خارج موجود است
پس ثبوت انار او وجود نفس الامری ضروریست بدان که محبوب
موجود بوجود خارجی و عالم در وہم وخیال بوجود ظلی ازین
تحقیق واضح گشت که مین پناه بنده که در بنده است آن
مین پناه حق است نه مین پناه بنده فافہم ولا تکن من
الممترین فقط السلام علیکم وعلی من لدیکم

مکتوب سیزدهم ۱۳

بمولوی محمد سلطان الدین خلیفه حضرت ایشان صدور یافته
در بیان آن که سر مو که دورئے در میان پیر و مرید باعث
انسداد فیض میگردد برادر عزیز وافر تمیز در قلب جائے
گریستند بعد حمد وصلوة دعائے ترقی درجات و حالات و
مقامات انکشاف تام باد الحمد لله والمنة شجره وجود آن

عزیز متثمر به فرزند دلبند گردیداو سبحانهٗ بفضل خویش بعمر طبعی
رسانیده از نتایج دینی و دنیوی سرفراز فرماید آمین یارب العالمین
دیگر آن که فقیر صاحب وصل است نه صاحب فصل موافق فرمودۂ
مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ ؎ تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی ٭ تا توانی پا منہ اندر فراق۔
اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ اَلطَّلَاق ٭ خدا انکند درمیان پیر
و مُرید بسر موکدورتے حایل شود انسداد فیض میگردد حتیٰ کہ مرید را
بخسارۂ ابدی میرساند فقیر مُشاہدہ میکند کبار از فیضِ پیران کبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم در آن دیار میبارد ایشان نیز صاحبِ
تمیز اند فیض را ہم می یابند و میدانند پس جائے فرح است نہ
جائے قرح مفتریان در آتشِ افترا می سوزند و محبان ثمرہ
محبت میخورند مصرع ہر کسے را بہر کارے ساختند ٭ پس
از ذکر و شغل بفکر نباشند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت باد

مکتوب چہار دہم ۱۴

بعزیزے صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنئے
صفائی چہار ابرو۔ بعد حمد و صلوۃ از فقیر مسکین التماس اینکہ
جواب ہائے سائل کہ از اہل دل ہویدا و پیدا شدہ نظہور

مکتوب چہار دہم

رسیدند الحق کہ ہمہ حق اند۔ لیکن صفائی چہار ابروے سالک
وطالب از پیران صادق کہ اہل طریقہ اند جارے است
وتا قیام قیامت جاری خواہد ماند۔ ہرگاہ کہ دل طالب از
چہار سو لقمہ خوردہ سیاہ وتباہ شدہ مضطر وبیقرار گردید
رو بروے شیخ کامل ومکمل رسیدہ الحاح وزاری نمود
پس شیخش صفائی چہار ابروے یعنے چہار سو کردہ اورا یکسو گردانید
ودر بحر وحدت غوطہ میدہد تا از ظاہر و باطنش لا غیرہٗ واز
دل وجانش ہوٗ ہوٗ بر آید سے ز دریائے شہادت
گر نہنگ لا بر آرد ھوٗ ۱؎ تیمم فرض گردد نوح را در عین
طوفانش ۲؎ این آن صفائے چہار ابرو است کہ عین
شرع است نہ غیر۔ پس صاحبان صفائی چہار ابروے
ظاہری اگر بسر انصاف بیایند یقین کہ آنرا ترک
فرمودہ این را قبول فرمایند زیادہ توجہ الی اللہ بلکہ فنا
فی اللہ وبقا باللہ باد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔

مکتوب پانزدہم ۱۵

بمسماۃ رابعہ کہ التماس ارادت طریقہ نمودہ صدور یافت
رابعۂ زمانہ مقبول بارگاہ یگانہ زاد اللہ تعالی قربہا ومجتہا

پانزدہم

بعد و عاشہو وضمیر محبت تنویر باد الحمد للہ و المنہ کہ او
سبحانہ تعالی آن زمانہ یگانہ را انچہ پایہ لزوم بشریت است
عنایت فرمودہ است یکے خلوص و دیگر محبت با پیران صاحب
جلوس پس ہر چیز کہ بطریق نظر از ان طرف میرسد اکسیر
خلوص آنرا از زر خالص کردہ بمرتبہ قبول میرسانند بشری الکم
آن کہ یکجا قبول ہمہ جا قبول۔ و دیگر بدانید و بفہمید ہر
وقت و ہر ساعت و ہر آن و ہر زمان این ندا ے
غیبی کہ بسمع عزیز ان و محبان و طالبان میرسد ہ بانگ
می آید کہ اے طالب بیا ؛ جود محتاج گدایان چون گدا
جود می جوید گدایان و ضعاف ۔ ہمچو خوبان کا ئینہ جوید
صاف ؛ روے احسان از گدا پیدا شود ؛ روے خوبان
ز آئینہ زیبا شود ؛ و نیز بمقتضاے این حکم شریف یا داؤد
اِذَا رَأَیْتَ لِیْ طَالِباً کُنْ لَہٗ خَادِماً طالبیکہ
باین فقیر می رسد بار منت او کشیدہ کمر جان را بخدمت او
محکم بستہ بصد شکر و انکسار زبان نیاز می کشاید کہ آلہی این چہ
احسان است و این چہ فضل رحمان است کہ طالب خود را
بطرف این فقیر حقیر فرستادہ پس بفضل خویش کارکن

نہ بکسب این درویش کسب بندہ بجوصلۂ بندہ۔ وبفضل مولی بشان مولی۔ پس ہر وقت کہ شمارا محبّت محبوب حقیقی و مقصود تحقیقی جوش زن باشد بلا تامّل تشریف فرما شوند و نتائج آن از کشف وجدانی و اعیانی دریابند و در بحر نعمت ہائے اخروی غوطہ زن باشند زیادہ محبّت پیران ما باد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

مکتوب شانزدہم [16]

بہ تراب علی مدرّس مریدِ حضرت ایشان صدور یافتہ در ترغیب و تحریص بر عدم غفلت از ذکر و فکر و تاکید مداومت رابطۂ شیخ و تازہ نمودن آموختہ خود ہر روز۔ برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون الاسلام باید کہ از ذکر و فکر غافل نباشند و حتی المقدور از کار باطن تقاعد نورزند و رابطۂ شیخ را از دست ندہند کہ مسافت بعید را بہ نتائج قرب مبدّل می سازد و آموختہ خود را ہر روز تازہ نمودہ ورق سبق را می گردانیدہ باشند و ہر چہ احوال رو دہد نویسان باشند تا توجہ غائبانہ را سبب گردد زیادہ چہ نقل

مکتوب ہفدہم

مکتوب ہفدہم ۱۷

نیز بہ تراب علی مدرس صدور یافتہ در ترغیب استغراق در سبق باطن وچند ارشادات دیگر- برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ ربہ بعد سلام و دعا واضح باد- فقیر اکثر اوقات متوجہ بآن طرف می باشد شاید گاہی اثر آن بر مرآت دل ہویدا شدہ باشد- حتی المقدور اموختہ را خواندہ در سبق باطن مستغرق باشند تا بیخودی وبیہوشی وحضور دائمی راسبب باشد وفنا فی الشیخ کار حضوری می سازد اگرچہ دوری باشد ہمیشہ موافق معمول نویسان احوال باشند تا موجب توجہ غائبانہ باشد وبیاد دھی را سبب گردد- فقیر از ان برادر نہایت خوش است اوسبحانہ شجرۂ باطن را مثمر احوالات ومقامات گرداند زیادہ والدعا-

مکتوب ہیجدہم

مکتوب ہیجدہم ۱۸

بعزیزی صدور یافتہ- در بیان آنکہ بعد حصول مقام حضور و آگاہی خطورات محسوب در لوازمات بشری اند نہ منافی نعمت باطنی- بعد سلام مسنون الاسلام مبرہن باد

نوشته بودند که افکارات زن و فرزند از دل دور نمیشوند خصوصاً درین وقت که آن از آن سوگور طعمه خود می جوید۔ و از آن سوگور چنان بحال خود مستغرق اند که گور را نمی شناسند و گور اندنمی فهمند۔ غم نیست اگر از حضور و آگاهی که بنای طریقهٔ عالیهٔ نقشبندیه رحمهم الله تعالیٰ بر واست آگاه اند که تعلقش از ابطن بطون است و این منحصر بر ظواهر مثل خاشاک بحر که مائش را مکدر نمیکند بلکه محفوظ میدارد و این آن خطورات اند که در عین حضور و آگاهی مثل اشامیدن مار بوقت تشنگی و در خواست بادکش بوقت گرمی وغیرہا محسوب از لوازمات بشری اند نه منافی نعمت باطنی لازم که باطن را در بحر حضور و آگاهی مستغرق دارند و ظاهر را بر حال او بگذارند زیاده جمعیت ظاهر و باطن باد

مکتوب نوزدهم ۱۹

مکتوب نوزدهم

به منشی غلام حسین خلیفه حضرت ایشان صدور یافته در تعزیت مرگ برادر ایشان۔ و بیان فضیلت مرگ و ارشاد طریق توجه اندرون مزار و مکاشفه قبور برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیده افعال بجمعیت پیران ما رحمهم الله تعالیٰ

راغب غلام حسین صاحب زاد اللہ محبتہٗ ۔ بعد دعا و سلام
اللہ سبحانہ تعالیٰ خلعتِ صبر بر قامت جزع و فزع شان
پوشاند آمین یارب العالمین ۔
در مقامات مظہریہ از مرزا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ
تحریر یافتہ است عجب است از کسے کہ مرگ را دوست
ندارد مرگ است کہ موجب لقای آلٰہی است مرگ است
کہ سببِ زیارتِ رسالت پناہی است مرگ است
کہ بدیدارِ اولیا میرساند مرگ است کہ بدیدار عزیزان
مسرور میگرداند تمامِ شد پس ہر کہ از دوستان
و عزیزان پیالۂ اجل را نوشید باین دولتِ عظمیٰ رسید
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَحْوَالِہٖ وَ نَوَالِہٖ چہ جائے
جزع و فزع بلکہ علیہ فرح و نیز ما ہم بر سرِ راہیم امروز
فردا ملاقی بدوستانِ گذشتہ خواہیم شد پس اِنَّا لِلّٰہِ
وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تسکین بخش محبان و عزیزان
است چرا تسکین نہ بخشد کہ افعالِ محبوب از ذاتِ
محبوب محبوب تر اند کہ دال برین اند فِعْلُ الْحَکِیْمِ
لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ سبحان اللہ عجب کار و بار

است کہ غم مبدل بنعم گشت۔ نیز طریق خواندن ختم خواجگان رحمہم اللہ تعالی دو اند یکی معمول ہر روزہ کہ خواندہ می شود دویم ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ لسانی است خواندہ رد برو ہزار بادل برابر آبر سینہ بے کینہ پشت بقبلہ کردہ دو زانونشستہ ثواب آنش بارواح طیبہ اہل مزار باعجز و انکسار رسانیدہ بطرف قلب خود متوجہ شدہ از ذکر و فکر حواس خمسہ را مسدود ساختہ فنائے مطلق حاصل کردہ نظر قلب اندرون مزار انداختہ قدرت خدا را معاینہ و اسرار خفیہ را مکاشفہ نمایند لیکن آن اسرار ہا را بسمع ہر کسے نہ رسانند بمقتضائے شعر مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ

بیت خلوت از اغیار باید نی زیار ٭ پوستین بھر دے آمد نی بھار ٭ از فقیر دریغ ندارند۔ مضائقہ نیست بلکہ احسن است زیادہ جمعیت ظاہر و باطن باد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔

مکتوب بستم

مکتوب بستم

بیکی از خلفا صدور یافتہ۔ بہدایت تعلیم ندادن سبق بمقام فوق بہ طالب بدون کامل طی کردن مقام تحت۔ بعد

حمد و صلوٰۃ اینکہ مرید اینجانب را کہ ہنوز در بحرِ وحدت
کہ کنایت از سلطان الاذکار ہست غوطہ زن نبود کہ
ایشان ذکر نفی اثبات تعلیم نمودند۔ پس ازین روشن معلوم
گشت کہ از تعلیم و تعلّم طریقہ مقصود ایشان ظہور شیخی است
نہ جز اراخروی آہ اللہ تعالیٰ ما را و شمارا ازین بلا نجات دہد
بیت ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؎ کین رہ کہ تو
میروی بترکستان است۔ فقط

مکتوب بست و یکم

بمولوی احمد خیر الدین صاحب خلیفہ حضرت ایشان صدور
یافتہ مولوی صاحب ذی کمال صاحبِ حال مقبول درگاہ
ذوالجلال مولوی احمد خیر الدین صاحب زاد اللہ قربہ
و محبتہ۔ بعد دعا و سلام واضح و لائح باد کہ الحمد للہ و المنہ
فقیر مع متعلقین بعافیت۔ و عافیت آن عزیز مع
متعلقین از درگاہ ایزدی خواہان۔ عزیزمن عرضی ایشان
کہ بدستِ جوان ارسال داشتہ بودند رسیدہ خورسند
ساخت اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب خود قبول فرماید و نظرِ خاص خود
بر آن عزیز و بر مجلسِ مبارک ہمیشہ دارد آمین ؎

مکتوب بست و یکم

و فقیر انشاء اللہ تعالیٰ تا تاریخ بست و سویم[۲۳] و یا بست و چہارم[۲۴]
داخل آنجا خواہد شد مطمئن باشند و بہ ہر دو برادران یعنے
محمد خیر اللہ صاحب و خیر المبین صاحب و محمد حسن احمدی
و ہمہ خرد کلان و خویشان و آقاربان دعا سلام برسد فقط۔
مرقوم ۱۱ رجب ۱۳۰۶ھ ہجری راقم فقیر مسکین۔

مکتوب بست و دوم[۲۲]

مکتوب بست و دوم

بہ غلام محمد شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ مشعر چند
ارشادات افاضت آیات۔

برادر عزیز القدر خوشخصال نیک کردار پسندیدہ فعال
زاد محبتہ بعد دعا و سلام مشہود خاطر باد بحمد اللہ والمنۃ کہ
اخوان طریقہ جمع آمدہ اند و ہر یک را موافق حصہ خود از
پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ فیضی میرسد بدانید و بفہمید کہ خود را
ہیچو عینک خالی دانستہ بہ پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ متوجہ باشند
کہ ہر چہ میرسد از دیا د فیض و قبول عمل خواہد شد مفہوم
میشود کہ استعداد آدمہائے آنجا بسیار خوب است
و جذبہ خاص میدارند پس درینصورت آنانکہ جذبہ خاص
میدارند او شان را بر ارشاد خاص اکتفا دارند و کسانیکہ

ماتحت او شان اند آنان را بتوجہ قلیل قلیل موافق استعداد شان متوجہ باشند مبادا در بیہوشی شان رنجی وجراحتی بر اعضای ظاہری ایشان رسد و موجب نارضای پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ گردد مریدان فرزندان حقیقی اند بر و شان شفقت از مادر و پدر شان زیادہ تر باشند زیادہ محبت باد

مکتوب بست ۲۳ و سوم

مکتوب بست و سوم

نیز بہ غلام محمد شاہ خلیفہ صدور یافتہ در بیان فاسد نشدن نماز از حرکت اضطراری۔

برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال زاد اللہ قربہ و محبتہ۔ بعد دعاے وسلام مشہود باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود فرحت بخشید تصرف پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ است کہ منتسبان خود احوال ہاے عجیب نعمتہای غریب عنایت میفرمایند بُشریٰ لھُم۔ نماز از حرکت اختیاری فاسد میشود نہ کہ از حرکت اضطراری و از کسے زبان طعن بند نمیشود۔ پس ایشان بکار خود مشغول باشند و او شان بکار خود کیفیت مفسدات صلوٰۃ۔ در کتب فقہ مفصل مسطور است ملاحظہ کنند

فاتحہ پیران آن طریقہ بخوانند پس ہر دو دست بطریق مصافحہ بگیرند و سہ بار استغفار و یک یک بار ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل بعد ازان دو بار کلمہ طیب و یکبار کلمہ تشہد از زبان او بگویانند۔ بعد ازان مقامِ دل را با و نشان دہند و بگویند که او چشم خود را بند نموده متوجہ بدل باشد۔ پس قلب خود را مقابل قلب او نموده ہمت نمایند که ذکر بکہ مرا از پیران رسیده است در دلِ این شخص برسد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید تا سہ روز توجہ نمایند بعد ازان مقابل ہر لطیفہ ہمان لطیفۂ خود را مقابل نموده برائے جاری شدن ذکر سہ سہ روز در ہر مقام توجہ فرمایند پس ازان ذکر نفی و اثبات و طرز مراقبہ احدیت با و تعلیم نمایند و توجہ کنند که در دل او توجہ بطرفِ فوق پیدا شود و این بفوق او باست نہ آن که خدا بطرف فوق است بعد ازان توجہ برائے جذبات و واردات نمایند و وقتِ القائے نسبت احدیت لطیفہ را طرفِ فوق کہ اصل اوست بہ ہمت بر دارند تا آنکہ جذبات موقوف

شود چرا کہ تا جذبات باقی است فصل باقی است چون
بخطرگی یا کم خطرگی تا چہار گھڑی حاصل شود مراقبہ
معیت تعلیم نمایند القائے فیضِ معیت بکنند و جذبات
کنانیدہ باصل رسانند تا حضور دایمی شود توجہ در مراقبہ
اقربیت بکنند ہمین طور در ہر مقام با لقائے
فیض ہر قسمے کہ خواہند آن لطیفہ و آن مقام را
در مقابلہ لطیفہ و مقام طالب نمودہ ہمت کنند
کہ برسد بفضل آلٰہی سبحانہ و بہ برکت پیران کبار خواہد رسید
و چون در باطن شیخ قوت بسیار پیدا شود بیکبار گے
جملہ لطایف جاری شدن توانند حاجت توجہ سہ روز نماند
فقط ظہورِ کیفیات بشود از بیخودی و استغراق توحید
وجودی و استہلاک و اضمحلال و توحید شہودی و فنارِ انا
و کیفیاتِ لطیفہ قالبہ ظہورِ تجلیات ذاتیہ دایمی در
کمالاتِ ثلاثہ و حقایق سبعہ و لطافت و بساطت و
وسعت و بیرنگی ہا و بکیفی ہا در نسبت باطن ہم میرسد
و قوتِ ایمانیات و عقاید حقہ کسی کہ کثرتِ مراقبات
درین مقامات عالیہ نماید بساطت و بیرنگی ہر

مقام فرق می تواند کرد و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب



خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد واضح باد کہ چون فضیلت دستگاہ نجابت و شرافت پناہ برادر دینی و محب راہ یقینی مولوی محمد عبد القادر ابو طاہر بہ توبہ و انابت چنگل ارادت بدامن فقیر زدہ کمر سعی بستہ بذکر و شغل مشغول شدند بفضل ایزدی و از برکت توجہ پیران کبار سرمدی رضی اللہ تعالی عنہم از لطیفہ قلب تا بلطیفہ قالب عالم امر را تمام کردہ عالم خلق را در ضمن آن حاصل ساختند و در بحر مراقبہ احدیت مستغرق شدند حتی کہ حرکت ذکر در ہر لطیفہ ظاہر گردید۔ بعدہ قدم در مراقبہ ثانی کہ مسمی بمراقبہ معیت و ولایت صغری و ولایت اولیا و ولایت ظلیہ است نہادہ از فیض و برکت توجہ پیران کبار احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق و اضمحلال و اتصال ظل باصل و دیدن انوار و تجلیات را در آفاق و انفس بقدر استعداد خویش حاصل کردند من بعد سیر در ولایت

کبری کہ ولایت اصلیہ و ولایت انبیاست و کنایت از مراقبہ اقربیت و مراقبات ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر است نمودند و ظل را گذاشتہ باصل ناظر گشتند و بفنای خاص بقدر استعداد خود مشرف شدند۔ بعد ازان سیر در ولایت علیا کہ ولایت ملائکہ است و عبارت از مراقبہ اسم باطن است نمودند و بقدر استعداد خویش از فیوضش سیراب گشتند بعد ازان از مراقبہ کمالات نبوت و مراقبہ کمالات رسالت و از مراقبہ کمالات اولوالعزم سرفراز شدہ بایمان حقیقی مشرف شدند و خلعت شرع بقامت باطن پوشیدند۔ بعد ازان از مراقبات حقایق الٰہیہ کہ عبارت از مراقبہ حقیقت کعبہ و مراقبہ حقیقت قرآن و مراقبہ حقیقت صلوۃ و مراقبہ معبودیت صرفہ است مشرف شدہ بفنار الفنا رسیدند بعد ازان قدم سلوک در سیر حقایق انبیا نہادہ از مراقبہ حقیقت ابراہیمی و از مراقبہ حقیقت موسوی و از مراقبہ حقیقت محمدی سرفراز شدند۔ و مثمر بہ نتایج آن مقامات گردیدند۔ از افضال الٰہی از ذکر و فکر غافل نیستند حضور و آگہی و نسبت خاص بقدر استعداد و نقد وقت خود میدارند

و نیز سعی بلیغ بحصول مقامات فوق مرعی داشته اند اللہ تعالی از برکت پیران کبار رحمہم اللہ تعالی محصل کناد بحرمة النبی و آله الامجاد کبریت احمر که کنایت از عنایت شیخ است بجا شان ل مصروف پس فقیر بار خلافت بر سر شان نهاده اجازت تعلیم طریقه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه داده هر که خواهد اخذ طریقه از ایشان نماید و مقامات موفوره را بواسطه ایشان حاصل نماید سلمه الله

اجعله هادیا و مهدیا و مستقیما علی الشریعة المصطفویة و راجلا علی قدوم الشیوخ بحرمة النبی و آله الامجاد آمین ثم آمین ثم آمین



آنان که چشم خویش بصد حیله وا کنند

خود را ولی کنند و مگس را هما کنند

وصیت شیخ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد
و آلہ وصحبہ اجمعین بعدہ النصیحۃ الاولیٰ ھو الذکر الکثیر
مع شرائطہ یعنے نصیحت اوّل ذکر کثیر ست با شرائط
آن لازم بر مریدین و خلفاء فقیر آنکہ مثل حیات فقیر تعظیم
و توقیر فرزندان فقیر ضرور و الا انقطاع نسبت موجب ضرر
آخرت ست اللّٰھم احفظ من بلائہ دیگر آنکہ غسل فقیر
از دست مریدان و خلفا باشد کہ دست اجنبی حسنی ندارد

وصیت اول

〃 دوم

〃 سوم

ــ۵ ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد * فدائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد * از لباس کعبہ لباس کفن فقیر باشد کہ آن ابیض است و نزد فقیر موجود است امید کہ بر نعش فقیر چادر گل یا چادر دیگر نیند از ندو آہستہ تا گور فقیر را رسانند تا ہمراہیان جنازہ را تکلیفے نرسد و در گور نہادہ بگویند

ــ۵ سپردم بتو مایہ خویش را * تو دانی حساب کم و بیش را

در بحر رضا و تسلیم غوطہ زن و بدعائے مغفرت آہ زن باشند بعد سیوم غلام محمد خیراتی میان کہ جانشین گردانیدہ ام اجازت نامہ او شان را بخوانند تا بسماعت ہمہ حضار برسد و توجہ از و شان بگیرند و بہ بینند کہ از غیب الغیب چہ میرسد و ہمہ عمر منقاد او باشند و ہرگز گردن از اطاعت او نہ پیچند فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم اجمعین





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلب الامراض

بہ توسل صحابہ و اہل بیت رضؓ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰانِ الرَّجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دافع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دروے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت فاروق اعظم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
علی مرتضی اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ
حضرات الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرہ طلحہ و سعد و سعید
و ابی عبیدۃ ابن الجراح و عبد الرحمٰن ابن عوف و زبیر
ابن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر حمزہ و حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرات صحابائے
اہل بدر و بحرمت حضرات صحابائے اہل احد و بحرمت
حضرات جمیع انصار و مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و
بحرمت جمیع صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و

بحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمتِ حضرت فاطمۃ الزہرا و
بحرمتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ و بحرمتِ حضرت
عائشہ صدیقہ و بحرمتِ جمیع اہلِ بیت رسول اللہ و بحرمتِ
جمیع ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم رضی اللہ تعالےٰ
عنہن لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ جمیع انبیا و اولیا و علما
و شہدا و صالحین والحجاج والمسافرین والمسلمین والمسلمات
والمومنین والمؤمنات و جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم
آمین ثم آمین ط

بوقتِ خواندنِ این شغلے مرض و دفع درد از مریض
و از صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد
داد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرۂ نقشبندیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سلمان فارسی لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد

ترتیب پیران شجرۂ نقشبندیہ

رسول اللہ صلعم وبحرمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رض
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ۔
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
خواجہ ابوالحسن خرقانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ
ابوالقاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ابو علی
فارمدی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد

رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجۂ جہان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد وے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت خواجۂ مولانا محمد عارف ریوگری رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد وے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجۂ محمود انجیر فغنوی
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ حضرت خواجۂ عزیزان علی رامیتنی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجۂ محمد بابا سماسی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رح

لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد
رسول الله صلعم و بحرمت خواجۂ خواجگان پیر پیران
امام الطریقه مشکل کشا حضرت خواجه بهاؤ الدین نقشبند
رحمته الله علیه لا اله الا الله نیست ہیچ مرضے
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجه علاؤ الدین عطار لا اله الا الله
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله
بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت
خواجه محمد یعقوب چرخی رح لا اله الا الله نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت
حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجه
ناصر الدین عبید الله احرار رح لا اله الا الله نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله
بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت
خواجه محمد شرف الدین زاهد رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم

خال خواجه محمد درویش ۱۲

بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مولانا
خواجگی محمد امکنگی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع

محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت حافظ محمد محسن لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد بدایونی
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت شمس الدین حبیب اللہ
عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جانِ جانان شہید لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ قطب الاقطاب
فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علیشاہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ سیدنا و مولانا و مرشدنا
حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللّٰہ صلعم و بحرمتِ جمیع حضرات نقشبندیہ
رحمتہ اللّٰہ علیہم ۵ بوقتِ خواندن شجرہ شفاء مرض و دفع
درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد
او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد فقط

سلب الامراض

بہ توسل پیران شجرۂ قادریہ

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و صحبہ سلّم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللّٰہ صلعم و بحرمتِ حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ

پیران شجرۂ قادریہ

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سبط
رسول اللہ حضرت امام حسنؑ مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ شہید دشت
کربلا حضرت امام حسینؑ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت
سبط رسول اللہ حضرت امام زین العابدینؑ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام محمدؐ باقرؑ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت
امام جعفر صادقؑ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت
امام موسیٰ کاظمؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ سبط رسول اللہ
حضرت امام علی موسی رضاؒ لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بحرمتِ حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری
سقطیؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید الطائفہ
حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم

وبحرمت حضرت شیخ ابو بکر عبد اللہ[۱۳] شبلی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت شیخ عبد العزیز[۱۴] تمیمی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت شیخ عبد الواحد[۱۵] بن عبد العزیز تمیمی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت شیخ ابو الفرح[۱۶] طرطوسی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت شیخ ابو الحسن[۱۷] علی الہنکاری القرشی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ ابو سعید[۱۸] مبارک
مخزومی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی

بحر شفا و بحر دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت غوث الثقلین قطب الدارین
پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر [19]
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و درد ی بحر شفا و بحر دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت شیخ عبد الرزاق ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست [20]
ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت شیخ شرف الدین قتال ؒ لا الٰہ الا اللہ [21]
نیست ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید عبد الوہاب ؒ لا الٰہ الا اللہ [22]
نیست ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت شیخ بہاؤ الدین ؒ لا الٰہ الا اللہ [23]
نیست ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید عقیل[۲۴] ہو لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید[۲۵] شمس الدین صحرائی لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید[۲۶] گدا رحمان اوّل بن ابی الحسن ہو لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید[۲۷] ابو الفضل ہو لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید[۲۸] شمس الدین عارف ہو لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید[۲۹] گدا رحمان ثانی ہو لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت

محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید شاہ فضیلؒ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت شاہ سکندرؒ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
بدر الملتِ والدین امام العارفین امام الطریقہ حضرت
شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمدؐ
سعیدؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ دلیل الرحمٰن حضرت

شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ
شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم
زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جانجانان شہید
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ قوت ارباب ایمان
و تقویت اصحاب ایقان سیدنا و مرشدنا و مولانا
حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ لا الٰہ الا اللہ

نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع
حضرات قادریہ رحمتہ اللہ علیہم۔
بوقتِ خواندنِ شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض و از
صاحب درد نصبِ عین دارد او شافی شفا خواہد داد۔

بحرمتِ النبی و آلہ الامجاد فقط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ چشتیہ رضہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
خواجہ حسن بصریؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ عبدالواحد
بن زیدؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ فضیل
بن عیاضؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم بحرمتِ حضرت خواجہ سلطان
ابراہیم ادہمؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
سدید الدین حذیفۃ المرعشیؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
امین الدین ہبیرۃ البصریؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

و ور دی بحرمت شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق ممشاد علو دینوری رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ور دی بحرمت شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و در دی بحرمت شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و در دی بحرمت شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و در دی بحرمت شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و در دی بحرمت شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ فریدالدین گنجشکر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی

بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مخدوم
عالم علاؤ الدین علی احمد صابر رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
شمس الدین ترک پانی پتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
جلال الدین پانی پتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی
رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ محمد عارف رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و

له منسوب بردولی نام موضع ۱۲
مرید و خلیفہ حضرت شیخ عبد الحق ردولوی ۱۲
من سمولات

وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوھی ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت بدر الملت والدین امام الواصلین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت خازن الرحمتہ حضرت شیخ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ - لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ عبدالاحد المعروف شاہ گل لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ

فرزند شیخ عبدالقدوس ۱۲ گنگوھی
عرف خواجہ مجدد الف ثانی
۱۲ فرزند ثالث حضرت مجدد الف ثانی
۱۲ عرف مجدد الف ثانی
فرزند ثانی حضرت خازن الرحمۃ
محمد سعید ۱۲

بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ شیخ الشیوخ
حضرت شیخ محمدؐ عابد سنامیؒ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ شمس الدین حبیب اللہ
عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جان جانان شہیدؒ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بغلام علیشاہ رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ قوت ارباب ایمان و تقویتِ اصحاب
ایقان سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت جمیع حضرات چشتیہ رحمتہ اللہ علیہم
بوقتِ خواندن شجرہ شفای مرض دفع ورد ازم یض وازصناد حسب نصب عین دار و داد شافی

شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد

سلب الامراض

بتوسل پیران سلسلہ سہروردیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت امیر المومنین خلیفۃ المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حسن بصری لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم۔ و بحرمت حضرت شیخ داؤد طائی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت معروف کرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ علو ممشاد دینوری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابو محمد بن شیخ عبد اللہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابو محمد بن شیخ عبد اللہ عمویہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ وجیہ الدین ابو الحفص عبد القادر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
محمد صدر الدین ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین شاہ رکن عالم ؒ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید جلال الدین بخاری
مخدوم جہانیان جہان گشت ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
سید اجمل بہرائچی ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید
بڈھن بہرائچی ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

فرزند شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ۱۲ سعد الات

فرزند شیخ صدر الدین ۱۲ سعد الات

ودردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ
درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ عبد القدوس گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین
ابن حضرت شیخ عبد القدوس
گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم
شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

ع م والد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

وبحرمتِ حضرت امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید رح۔
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبحرمتِ حضرت
شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
شیخ محمد عابد سنامی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت شمس الدین
حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت
میرزا مظہر جان جانان شہید رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد فرد الافراد
حضرت شاہ ابو عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ قدس سرہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
قبلہ رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت جمیع حضرات سہروردیہ
رحمتہ اللہ علیہم
بوقت خواندن شجرۂ شفائے مرض و دفع درد از مریض
و از صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد
بحرمت النبی و آلہ الامجاد مص =

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ کبرویہ رضہ
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ✱ بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و

و ر د ی بحرمت شفا و بحرمت دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و و ر د ی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر المومنین
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و و ر د ی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و و ر د ی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی
رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و و ر د ی
بحرمت شفا و بحرمت دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ داود طائی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و و ر د ی بحرمت شفا
و بحرمت دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و و ر د ی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمدِ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
خواجہ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو القاسم
جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسولِ اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو علی رودباری
رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو علی کاتب
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ عثمان مغربی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
ابو القاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت

۱ رودباری نسبت [illegible] است [illegible] ... منہ

۲ [illegible] گرگان [illegible] ... منہ

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابو بکر نساج رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت حضرت خواجہ احمد غزالی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
عمار یاسر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امام الطریقہ حضرت
شیخ نجم الدین کبری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ بابا
کمال خجندی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
وردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ احمد رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ عطایار الخالدی رح [۲۰] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ شمس الدین [۲۱]
ابی محمد ابن محمود بن ابراہیم الفرغانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
حمید الدین سمرقندی رح [۲۲] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت مخدوم
جہانیان جہان گشت سید جلال الدین بخاری رح [۲۳] لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رح [۲۴] لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

[۲۱] فرغانہ بفتح غین معجمہ و نون نام ولایتی است از ماوراء النہر کہ بین سمرقند و اندوجان ۱۲ غیاث

رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سید بڈن بھڑائچی رح[۲۵] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ وبحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی[۲۶] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی[۲۷] رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی[۲۸] رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد[۲۹] رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت بدر الملت والدین امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی امام الطریقہ حضرت شیخ احمد[۳۰] فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مجدد الف ثانی رح[۳۰]

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رح ۳۱
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ عبد الاحد المعروف ۳۲
شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی ۳۳
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان
قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید رح ۳۴
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ ۳۵

فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی رح ۱۲۰

نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی ۱۲۱

رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شیخ
شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و بحرمت جمیع حضرات کبرویہ
رحمۃ اللہ علیہم بوقت خواندن شجرہ شفاے مرض
و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد
او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد فقط تمام شد جلد ثالث

وجہ مہر و دستخط حضرت ایشان بر خاتمہ

تمت الکتاب

این فقیر مسکین مجموعہ کتاب ہذا المسمی بہ لذات مسکین مولفہ خویش را کہ
مشتمل است بر چہل رسالہ در سہ جلد من اولہا الی آخرہا حرفاً حرفاً تماماً کمر مطالعہ نمودہ بہ
تصحیح و تنقیح و ترتیب و تہذیب آن پرداخت عزیز القدر مولوی ابو طاہر محمد عبد القادر
زاد قدرہ اجازت طبع و حق تالیف آن بخشیدم و بعد طبع کتاب ورقاً ورقاً دیدم صحت
و خوبی طبع را کہ نتیجہ محنت و لیاقت شان است نہایت پسند نمودم۔ او سبحانہ تعالیٰ این خدمت شان
قبول فرماید و از این کتاب بجمیع مسلمین نفع رساند آمین پس فقیر باین حسن خدمت

و خلوص از ایشان خیلی راضی و خوشنود گردیدم جزاہ اللہ تعالیٰ فی الدارین خیر الجزاء لہذا برای سند اینہمہ معانی بر خاتمہ کتاب فقیر مہر و دستخط خود ثبت کردم بقلم خود فقط

فقیر مسکین



خاتمۃ الطبع

ـ الحمد للہ علی نعمائہ ؛ والشکر للہ علی الائہ ؛ ؛

فقولہ تعالی واما بنعمۃ ربک فحدث ؛

ـ غریق لجۂ دریای فیض بیرانم ؛ کدام شکر بجا آورم نمی دانم۔ ایک روز سبحان اللہ کیا نیک دن تہا اور ماشاء اللہ کیا نیک ساعت تھی یکایک اس سگ ناچیز کو دل مین آیا کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ کی کل تالیفات و ملفوظات متبرکہ کو جو جابجا متفرق اور منتشر تہی بکوشش جسقدر کہ دستیاب ہون فراہم اور ایک مجموعہ کی شکل مین ترتیب دیکر جمع۔ اور بغرض استفاضۂ عام طبع کری ـ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست ؛ آمد آخر زپس پردہ تقدیر پدید حضرت پیر و مرشد قبلہ نی ناچیز کے اس معروضہ کو بکمال خرسندی و رضامندی منظور فرماکر نہ صرف اجازت طبع کی بخشی بلکہ دوسرے روز صبح حلقہ مین توجہ کے بعد جنابمولوی احمد خیر الدین صاحب سے مخاطب ہوکر یہہ ارشاد فرمایا۔ ارشاد۔ ایک مدت سے ہماری دل مین یہہ بات تھی کہ کسیطرح یہہ کل تالیفات و ملفوظات ہماری ایک مجموعہ بنکر چہپ جاوین۔ مگر آج تک کسینی یہہ ہمت نہ کی۔ ادنی صوفی کا خطرۂ قلبی بلا ظہور خالی نہین جاتا۔ یہان پیران کبار کے کارخانہ مین ہمارا وہ خطرہ کیونکر ضایع جاسکتا تہا۔ آخر ہماری اوس خطرہ کا عکس (اس ناچیز کی طرف دست مبارک کے اشارہ سے بتاکر) اس کے قلب پر پڑا ـ دل را بدل رہی است درین گنبد سپہر ؛ از راہ مہر مہر و ہم از راہ مہر مہر۔ اگر اس امر کی زیادہ تشریح کیجاوی تو وحدت الوجود کا مسئلہ ابہی ثابت ہوجاتا ہے جسکی قال کی شرع اجازت نہین دیتی تہو ارشادہٗ بالفاظہٖ سیدی قلبی و روحی فداک ـ چو از صفای ارادت زنم بمہر تو دم ؛ ضمیر پاک و دل روشنت گواہ من است۔ آغاز کارروای طبع سے ختم طبع تک حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز سی مخاطب ہوکر بالمشافہ اور غائبانہ ہی کئی مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا۔

ارشاد - یہہ نعمت یہہ دولت ہماری خاص تیرے ہی حصہ کی تہی جو بالاخر تجہکو ہی ملی - آجتک یہہ نعمت امانت تہی - آجتک کوئی یہہ بار اوٹہا نہ سکا کوئی اسکی ہمت نکرسکا - اور نہ کسی سے یہان ابتک اس کام کا انصرام اسطرح ہوسکتا تہا - اسکا ثمرہ دارین مین بہت بڑا ہے - یہہ عمل بڑا ستر کہ ہے جیسا عمل ویسی جزا اسلئے اسکی جزا ہی ویسی ہی بڑی ہے

سیدی قلبی وروحی فداك — **ع** اگر زبہر نثار تو جان برافشانم ✤ ہنوز از تو بسی منت است برجانم - **ع** قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند - **ع** ای خدا قربان احسانت شوم ✤ این چہ احسان است قربانت شوم **ع** بعمر اگر سخن از فیض پیر خود رانم ✤ ہنوز شکر یکی از ہزار نتوانم -

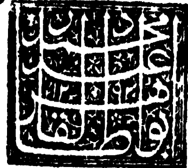
اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے ایک مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا -

ارشاد - جس روز سے کہ اسکے طبع کا کام شروع ہوا ہے کارخانہ باطنی مین مقام بسط کو عروج ہے بسط ہی بسط ہے قبض کو دخل نہین - سیدی قلبی وروحی فداك **ع** چونکہ زشکرت نتوان زد نفس ✤ چارہ این کار خموشی است بس -

لسانی عاجز فالصمت اولی اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز کو اکثر امور مین عموماً اور اس کام مین خصوصاً بہت سی دعائین فرمائین سیدی قلبی وروحی فداك **ع** چون زحد بگذشت جرات مختصر سازم سخن ✤ بیش ازین جرأت نمودن شیوۂ خدام نیست

اللّٰھم احیني فی رضاء الشیخ وحبہٖ وامتنی فی رضاء الشیخ وحبہٖ واحشرنی فی رضاء الشیخ وحبہٖ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ محمد و آلہ وصحبہٖ وسلّم

الراقم



ہیچمیرز گمنام خاکِ نعالِ صوفیانِ عالی مقام فقیر مسکین
ابو طاہر محمد عبد القادر کان اللہ لہٗ ✤

اطلاع - جس کتاب پر دار الفقرا کی مہر نہو وہ مسروقہ سمجھی جاویگی - الراقم فقیر ابو طاہر محمد عبد القادر حنفی عفی عنہ

فہرست جلد ثالث لذات مسکین

تمت

صحت نامۂ ہر سہ جلد

صحت نامہ جلد اول لذات سکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥	١٠	ہن	ہین
٨	٦	اورکسب	یاکسب
١٥	١٥	حتین	ختنین
٦٠	١٤	خلق اللہ	خلق اللہ
٧٧	١٦	وَ اُلبَغۃُ	وَ اُلعنَتہُ
٩١	٧	نقل	نعل
٩٩	٤	کہرے	کہڑے
〃	١٥	آکے	آگے
١٠٠	١٤	اونسوین	اونیسوین
١١٨	٥	لازم ہے کہ	لازم ہے
١٣٦	٥	قناعت	قناعت
١٢٧	٧	عَلبہِ	عَلیہِ
١٢٨	١٥	فَاالاَزِمُ	فَاللّازِمُ
١٢٩	٣	فَبَعدَ	فَبَعدَ
١٣١	٥	جَمیَعُ	جَمیعُ
١٣١	٦	اَجمَعِیں	اَجمَعِیْنَ

صحت نامہ جلد ثانی لذات سکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥	٧	اصل امل اصل	(اصل امل اصل)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	٥	فوس	قوس
〃	١٧	ہے جو منشار	جو منشار ہے
١٠	١	باالاتمام	باالاتمام
٢٩	٦	جُتبی	مُجتبیٰ
٣١	١٣	رامیتی	رامیتنی
٣٢	٩	گرگانی	گرگانی
٣٣	٧	اَنْ اَعرَفَ	اَنْ اُعرَفَ
〃	٩	درانہ	دروانہ
٣٧	٧	پیرمن	پیرہین
٣٩	٦	پرشان	پریشان
٤٠	٧	وجدنا	وجدانا
٤٢ 〃	برحاشیہ 〃	منزل	منزل اول
٤٣	٧	کافرہی	کافری
٤٤	٤	اَنَاً	اَنَا
٤٧	١٣	ہنرند	میزند
٥٥	برحاشیہ	نا اہد	نا امید
٥٦	١٥	متلذذ	ملتذ
٥٧	١٤	گردو	گرداو
٦١	٥	منشار	منصہ
〃	١١	مار	تار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٤	١٤	امده	نامده
٦٥	١١	نتوام	خوانم
٧٤	١٠	تتخلق	تَخَلُّق
٧٥	١٣	نَحْنُ	نحنٌ
٧٨	١٥	ملائکہ	۰
٧٩	٨	فیص	فیض
١٠٤	١٧	جبزئیت	جزئیت
١١٤	٦	بنائی	بابائی
١١٨	٢	حضرت	حضرات
١١٩	١٣	رہائی	رائی

صحت نامہ جلد ثالث لذات سکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠	٤	فتح دوم سے	فوج دوم سے
٢٠	٣	نہ وسط	بہ وسط
٢٤	٣	الکُبرَاءِ	الکُبُرَاءِ
٢٤	٧	مریدی	بغلام حسین شاہ
٢٦	٧	زیادہ	زیادہ باد
٢٧	١٣	ہذا لہنداد	ہذا الہندادِ
٣٨	٨	عسق	عشق
"	١٢	شجرر	شجر
٤١	١٧	مبیش	بیش
٤٣	١	لانّہ	لہذا
٤٤	١٣	محمد ساطان الدین	شاہ خواجہ محمد سلطان الدین
٤٤	١٦	سلہ	سلمہ
٤٥	٩	دیار	طرف
٥٠	١٤	غلام حسین	غلام حسین شاہ زر خا
٥٦	٧	زخیم	ضخیم
٥٧	١٤	ارادہ	ارادہ
٦٤	٩	ام	۰
"	"	حضّارین	حُضّارین
٧١	٦	بجر	بجز
٧٢	٦	باقی با اللہ	باقی باللہ
٧٤	٩	با اللہ	باللہ

اطلاع منجانب مالک مطبع مفید دکن۔ کتاب لذات سکین کی جلد اول و ثانی سالم اس مطبع کی مطبوعہ ہے جلد ثالث کو صاحب کتاب نے مطبع ابو العلائی مین طبع کے لئے دی تو اس طبع مین صفحہ ۲ تک طبع ہوئی من بعد باقی کل تحریر شدہ کا بیان جلد ثالث کی صفحہ ۲۷ سے آخر تک اس مطبع مین دینے کی وجہ سے طبع کر دی گئین فقط

المرقوم ۱۱ جمادی الاخری ۱۳۱۲ ہجری **الراقم** ابو رجا کان اللہ لہ مالک مطبع مفید دکن